کیفِ دل

قلم ازماہی شاہ

کیف اور گل اپنی شادی کی شاپنگ کرنے کے لیے اسلام اباد مال میں ائے تھے کیف تو بیزاری سے ہی گل کے ساتھ شاپنگ کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

کیف مجھے بتاؤ نا اپ کو کیا پسند ارہا ہے میں اپ کی پسند کا ڈریس پہننا چاہتی ہوں گل کیف کو دیکھتے ہوئے بولی جو بس اس کی ہاں میں ہاں ملاتا ہوا جا رہا تھا۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

گل تم کچھ بھی لے رہے ہو تمہیں ہر چیز سوٹ کرے گی کیف نے اپنے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا تو گل اس کی بات پر مسکرا دی۔۔۔۔

سچی کیف اپ کو میں ہر ڈریس میں اچھی لگتی ہوں گل تو اسی بات سے خوش ہو گی تھی کہ کیف کو وہ اچھی لگتی ہے گل کی بات سنتے کیف نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

کیف وہ دیکھو وہ ڈریس کیسا ہے گل نے سامنے پڑی ایک وائٹ اور گولڈن کلر کی میکسی دیکھ کر کہا تو کیف نے بھی اس کی جانب دیکھا

کیف کو گل کی پسند پسند ائی تھی وہ واقعی ہی بہت اچھی میکسی بنی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے تم یہ لے لو کیف نے گل سے کہا تو گل نے وہ میکسی پکڑی اچھا میں ٹرائی کر کے اتی ہوں اپ مجھے بتایئے گا کہ میں کیسی لگ رہی ہوں گل وہ میکسی پکڑے ٹرائی روم میں چلی گئی جب تھوڑی دیر بعد گل باہر ائے تو کیف اسے دیکھتا ہی رہ گیا ایک دم سے اس کے ذہن میں ایک چھوٹی سی بچی کا سایہ لہرایا تھا۔۔۔۔۔۔

دھندلا دھندلا سا سایہ ل لہراتے کیف کے سر میں بے شمار درد ہونے لگا تھا وہ بچی اس کے اگے پیچھے بھاگ رہی تھی اور کیف اس کے پیچھے بھاگ رہا تھا کیف اپنا سر پکڑ کر کرسی پر بیٹھا اور کیف کا سر پکڑے بیٹھے دیکھ گل جلدی سے کیف کے پاس ائی کیف کیف کیا ہوا ہے اپ کو۔۔۔۔۔۔۔

پتہ نہیں گل میرے سر میں شدید درد ہونا شروع ہو گیا ہے تم جلدی سے جب میں اکسی پے کرواؤ پھر ہم چلتے ہیں پلیز کیف نے کہا تو گل نے جلدی سے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے ٹرائی روم میں چلی گئی اور وہ میکسی پکڑے شاپ والے کو دی کہ وہ اسے پیک کر دے شاپ والوں نے اسے پیک کر کے دی تو وہ اسے لے کر چلے گئے کیف اور گل روڈ کے کنارے کسی ٹیکسے کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔۔

دل بس میں بیٹھی باہر کے نظارے دیکھ رہی تھی جب اس کی نظر اچانک سے باہر کھڑے کیف اور اس کے ساتھ کھڑی گل پر پڑی تھی دل کی انکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔۔۔۔

یہہ۔۔بب۔۔ہبی جان۔۔۔۔۔دل نے اٹکتے ہوئے الفاظ ادا کیے اس نے بس سر باہر نکال کر پیچھے کی جانب دیکھا تو وہ کیف اور گل ہی تھے ہبی جان ہبی جان۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

دل زور زور سے کیف کو پکارنے لگی اور دل کی اواز سنتے لبابہ اور طہام نے دل کو دیکھا دل کیا ہوا ہے تمہیں طہام جلدی سے دل کے پاس اتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔۔۔

طط۔۔ہی۔طہا۔۔طہام جلدی سے گاڑی رکواؤ دل جلدی سے روکیں تو دل کی اوازیں سن کے ڈرائیور نے گاڑی روکی تھی ہوا کیا ہے تم مجھے بتاؤ گے دل۔۔۔۔

طہام میں نے میں نے ہبی جان کو دیکھا وہ یہ۔ہبی جان ہی تھے وہ وہ کسی لڑکی کے ساتھ تھے طہام وہ کسی لڑکی کے ساتھ وہ میرے ہبی جان ہی تھے دل کی انکھوں سے انسو نکلنے لگے اپنے ہبی جان کو کسی اور لڑکی کے ساتھ دیکھتے ہوئے۔۔۔۔۔

طہام بھی جلدی سے گاڑی سے باہر نکل کر دیکھا جہاں دل کہہ رہی تھی لیکن وہاں اب کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔۔

اسلام و علیکم

اگر آپ لکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں

ہم آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہے ہیں

WWW.NOVELEMEHAR.ONLINE

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانا یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں

ابھی رابطہ کریں

Email　　Writers@novelemehar.com

Whatsapp------03116909338

کیا کہہ رہی ہو وہاں پہ کوئی بھی نہیں ہے اور کیف بھائی کیسے ہو سکتا ہے اگر وہ ہوتے تو وہ ہمارے پاس ضرور لوٹ کر آتے تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی۔۔۔۔

طہام تم مجھے پاگل سمجھتے ہو کہ اب میں نے کہا نا وہ ہی جان ہی تھے طہام وہ کسی اور لڑکی کے ساتھ تھے میرے پاس واپس کیوں نہیں ائے۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

دل سب لوگ ہمیں دیکھ رہے ہیں اپنے اپ کو سنبھالو وہ کوئی اور بھی ہو سکتا ہے شاید تم کیف بھائی کو زیادہ یاد کر رہی ہو اسی لیے تمہیں وہ دکھائی دے رہے ہیں لیکن وہ وہ نہیں تھے اپنے اپ کو سنبھالو طہام نے دل کو اپنے سینے سے لگاتے ہوئے کہا اور ڈرائیور کو اشارہ کیا کے گاڑی چلائے گاڑی چلتے ہی دل نے جلدی سے پھر پیچھے کی جانب دیکھا لیکن وہاں اب کوئی بھی نہیں تھا سسکتے ہوئے پھر سے طہام کے سینے سے لگی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ ہی جان ہی تھے میں انہیں کیسے نہیں پہچان سکتی دل سسکتے ہوئے اہستہ سے اواز میں بولی تو طہام اہستہ اہستہ دل کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا ریلیکس ہو جاؤ دل ٹھیک ہے سب کچھ ٹھیک ہے کچھ بھی نہیں ہوا طہام نے بھی گہرا سانس بڑھتے ہوئے دل کو کہا تو دل بار بار پیچھے دیکھ رہی تھی لیکن وہاں کوئی بھی نہیں تھا منی نے بھی لب بھیچے دل کو دیکھا گاڑی کافی آگے جا چکی تھی اور کیف اور گل وہاں سے

جا چکے تھے شاید میری ہی کوئی غلط فہمی ہوگی میں واقع ہی جان کو یاد کر رہی تھی شاید طہام بھی واپس جا کر بیٹھا تو دل نے سیٹ سے سر ٹکا لیا""""---------

----

سب ہوٹل کے گارڈن میں بیٹھے ہوئے تھے درمیان میں اگ جلائی ہوئی تھی منی، لبابہ، علیشے، عرشیہ، طہام اور دل گول دائرے میں بیٹھے تھے ایک سائیڈ پر بچے اور دوسرے سائیڈ پر سب بڑے بیٹھے تھے جب باسل کی نظر امید پر گئی وہ انکھیں پپٹاتے اسے دیکھنے لگا اور ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھا جب امید نے اس کے ہاتھ پر تھپڑ مارا۔۔

مجھے ہاتھ مت لگاؤ نہیں تو میں تمہارے منہ پر تھپڑ ماروں گی امید کو اس پہ غصہ اتا تھا۔۔۔۔

پرنسز بیلوبیری تم مجھ پر غصہ کیوں کرتی ہو مجھے تو تم اتنی پیاری لگتی ہو پلیز غصہ نہ کیا کرو۔۔وہ معصومانا چہرہ بنا کر بول رہا تھا جبکہ ساحل نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا جو ہر وقت امید کے پیچھے دم کی طرح بھاگتا رہتا تھا۔۔۔

وہ کہہ رہی ہے اسے ہاتھ نہ لگاؤ کیوں سے تنگ کر رہے ہو تم۔۔ساحل دانت پیس کے بولا تھا جبکہ زرتاش باسل کے ہاتھ کو گھور رہا تھا۔۔

ساحل وہ اس کی بہن ہے نا اس لیے۔۔

وہ میری بہن نہیں ہے میری پرنسز ہے۔۔ان کو اپس میں جھگڑتے دیکھ سب کا رخ ان دونوں کی طرف ہوا تھا۔۔۔

کیا ہو گیا ہے تم سب کو؟ زرتاش اور ساحل کو باسل کی طرف غصے سے دیکھتے پا کر لبابہ بولی۔۔

مما اسے امید کو تنگ کرتا ہے۔۔زرتاش نے باسل کو زبان دکھائی تو وہ بھی اگے سے منہ چڑھانے لگا امید دوسری طرف رخ کر کے بیٹھ گئی اور منہ بناتے عرشیہ کی طرف دیکھا۔۔

علیشے اپنے بیٹے کو باز کر لو یہ میری بیٹی کو بہت تنگ کرتا ہے۔۔

انٹی میں اسے اپنی پرنسز بناؤں گا نا۔۔باسل اپنے دانتوں کی نمائش کرتے بولا تھا جبکہ ساحل نے اس کے بازو پر تھپڑ مارا۔۔

ساحل-----دل نے اسے انکھیں دکھائی تو وہ منہ بسور کر بیٹھ گیا۔۔

NOVEL-E-MEHAR

چھوڑدو چھوٹے بچے ہیں ان کا تو چلتا رہے گا منی ان سب کو دیکھتے ہی مسکراتے بولی تھی وہ چاروں جب بھی اپس میں بیٹھے ہوتے جھگڑا کے بغیر نہیں رہ سکتے تھے۔۔

تم اج کل مجھے وقت نہیں دیتی میری محبوبہ طہام نے منی کا ہاتھ پکڑا تو منی نے اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوایا۔۔

اے بے شرم تجھے شرم نہیں اتی جب دیکھ میرے پہ ٹھرک جھارتا رہتا ہے۔۔۔۔۔۔

کیا کروں منی جان تم اتنی خوبصورت ہو کہ خود پر قابو نہیں کر پاتا۔۔لبابہ، علیشے، عرشیہ اور دل میں بمشکل اپنی مسکراہٹ ضبط کی وہ ۔۔۔۔ اب کافی اچھی دوستیں بن گی تھی

میں نئ تیری جان! منی نے چہرے کے الٹے سیدھے زاویے بنائے تھے۔۔وہ ہاتھ نچاتے بول رہی تھی۔۔

کیوں میرا دل توڑ رہی ہوں تم میری جان! طہام اس کی آنکھوں کی طرف دیکھتے ہوئے بولا جبکہ منی کو اس کے غصہ آرہا تھا۔۔

میری دوسری محبوبہ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔۔طہام نے اپنی کرسی اٹھا کر منی کے پاس کی اور اس کا بازو پکڑ کر اپنے پاس کرتے اسے اپنے بازو کے حسار میں لیتے بولا۔۔

اے ٹھرکی لڑکے اپنی پہلی محبوبہ کے پاس جا میرے ساتھ جو چپکنا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔۔

تم سے زیادہ ہاٹ بھی کوئی نہیں ہے۔۔طہام نے اس کے چہرے پر ہاتھ کی پشت پھیری تھی دل کا قہقہہ بے ساختہ تھا وہ پیٹ پر ہاتھ رکھ پہ ہنسے جا رہی تھی۔۔

NOVEL-E-MEHAR

یقین کرو بہت ہاٹ لگ رہی ہو۔۔لبابہ اور عرشیہ تو اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔جبکہ علیشے نفی میں سر ہلانے لگی۔۔

چلو آؤ ہم ڈانس کرتے ہیں۔۔طہام اس کی گردن تک اس سے پہلے ہاتھ لے کے جاتا منی نے اس کے ہاتھ پر زور سے ہاتھ مارا۔۔

آہہ ظالم محبوبہ تمہیں مجھ پر ترس نہیں اتا۔۔۔۔۔۔

تم جیسے ٹھرکی لڑکے پر کس کو ترس ائے گا میں نہیں کرتی ڈانس۔۔منی نے دوسری طرف چہرے کا رخ کیا جب طہام نے اپنا موبائل پکڑ کر گانا پلے کیا تھا۔۔

Zara zara touch me, touch me, touch me

Zara zara kiss me, kiss me, kiss me

کتنا واحیات گانا ہے پہلی بات میں ڈانس نہیں کرتی دوسرا اس گانے پہ تو بالکل بھی نہیں۔۔

پھر دوسری محبوبہ تو میرے ساتھ ڈانس کرو گی طہام اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے سائیڈ پر لے گیا وہ چاروں ہنستے ہوئے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔۔

Zara zara hold me, hold me, hold me

جیسے ہی یہ لائن چلے ہوئی طہام نے منی کی کمر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اسے اپنے پاس کیا اور اس کا بازو پکڑ کر اپنے شانے پر رکھا تھا جبکہ منی "۔۔۔ حیرت سے انکھیں پھاڑی سے دیکھ رہی تھی ایک نظر وہ سب کو دیکھتی پھر طہام کو

Zara zara o o o o o.......

Touch me, touch me, touch me

طہام کا ہاتھ منی کی کمر پر گردش کر رہا تھا جبکہ اس کی انکھیں خطرناک حد تک پھیلتی جا رہی تھی طہام کے ہاتھوں کی حرکات دیکھ کر وہ اسے دور ہونے لگی جب طہام نے اسے گھما کر اپنے پاس کیا تھا پیچھے وہ چاروں ہنس ہنس کر لوٹ پھوٹ ہو رہی تھی۔۔اور بچے بھی ہنس رہے تھے ان دونوں کو دیکھ کر۔۔

NOVEL-E-MEHAR

Zara zara kiss me, kiss me, kiss me

Zara zara hold me, hold me, hold me

طہام نے اس کی ٹھوڑی پکڑ کر اپنے قریب کیا تو منی نے اسے دور دھکا دیا تھا کیونکہ ان دونوں کا چہرہ بے انتہا ایک دوسرے کے پاس اگیا تھا۔۔۔۔

ٹھرکی خبردار تو نے مجھے اپنے پاس کرنے کی کوشش کی۔۔منی کے سانسیں پھولنے لگے تھے جب طہام نے واپس سے اس کا بازو پکڑ کر اسے گھماتے اپنے باہوں میں قید کیا۔

میری دوسری محبوبہ میں تمھیں نہیں چھوڑ سکتا۔۔

بن تیرے صنم اس جہاں میں،

بن تیرا صنم اسس

جہاں میں بے قرار ہم دم دادم

دوسری محبوبہ تمہارا کوئی غیرت میں بے قرار ہی رہتا ہوں طہام نے پھر سے اسے گھمایا اور اس کی کمر پر ہاتھ رکھتے اس کے چہرے پر ہاتھ کی پشت پھیرتے اس کی گردن تک لے کے گیا منی دانت پیستے سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

بن تیرا صنم اسس

جہاں میں بے قرار

اس نے پھر سے اسے دھکہ دیا اور دل کی طرف دیکھا۔۔

اپنے اس دیور کی شادی کرواؤر و مینس کا تر سا ہوا ہے۔۔دل کے پیٹ میں درد ہونا شروع ہو گیا تھا ہنسنے کی وجہ سے طہام کے حرکات ہی اس طرح کی تھی کہ سب ہنسنے پر مجبور ہو جاتے ان تینوں لڑکیوں کی بھی حالت مختلف نہ تھی وہ بھی ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہی تھی۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

بن تیرے صنم اس جہاں میں،

بن تیرے صنم اس جہاں میں،

بن تیرا صنم اسس

ادھر اؤمیری محبوبہ طہام نے اسے اپنے پاس کرتے اس کے ہاتھ پکڑتے دونوں اپنے شانوں پر رکھتے اس کی کمر پر ہاتھ رکھتے ہلکے پھلکے سٹیپ کیے تھے جسے منی کی کمر ملنے لگی اور لبابہ اپنی پیشانی پر ہاتھ رکھتے ہی اپنی ہنسی کو قابو کرنے کی کوشش کر رہی تھی جبکہ بہت مشکل ہو رہا تھا دوسری جانب زرتاش انکھیں پھاڑے منی کو دیکھ رہا تھا جو کیسے طہام کے قریب کھڑی تھی۔۔۔

جہاں میں بے قرار ہم دم دادم

بن تیرا صنم اسس

جہاں میں بے قرار ہم دادم

منی نے مسکراتے اس کی گردن میں بازو حائل کیے طہام اس کی حرکت پر ہکابکارہ گیا جب منی نے اس کی گردن پر زوردار چٹکی کاٹی تھی۔۔۔

Zara zara touch me, touch me, touch me

Zara zara kiss me, kiss me, kiss me

طہام میں یہ لائن پلے ہوتے ہی پھر سے اس کا چہرہ اپنے پاس کیا تو منی نے اس کے رخسار پر ہاتھ رکھ کے زوردار چٹکی اس کے رخسار پر کاٹی کہ وہ اپنا ایک ہاتھ رخسار پر رکھے حیرت سے منہ کھولے انکھیں پھاڑے سے دیکھنے لگا۔۔۔

Zara zara hold me, hold me, hold me

منی یہاں بھی نہیں رکی تھی اس نے طہام کی کمر سے پکڑتے اسے اپنے پاس کرتے زور سے دبایا اور ایک ہاتھ اس کی گردن پر رکھ دیں اپنے پاس کر کے دانت پیستے اس کی کمر پر زوردار چکی کاٹی تو طہام اسے دھکا دیتے دور ہوا۔۔اس سے اپنے رخسار اور کمر پر بے انتہا جلن ہونے لگی۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

Zara zara o o o o o.......

Touch me, touch me, touch me

اوہ میری جانِ من مجھ سے دور کیوں بھاگ رہی ہے میرے پاس آؤ۔۔

مردانہ لمس ہے قسم سے تمہارا طہام نفی میں سر ہلاتے اس سے دور جا رہا تھا ایک ہاتھ اپنی کمر پر تھا دوسرا ہاتھ اس کے رخسار پر۔۔۔

Zara zara kiss me, kiss me, kiss me

Zara zara hold me, hold me, hold me

میں تو تمہاری دوسری محبت ہوں نا میرے پاس اؤ تمہیں کس بھی کرتی ہوں ٹچ بھی کرتی ہوں اور ہولڈ بھی۔۔دل علیشت عرشیہ لبابہ چاروں گہرے سانس بھر رہی تھی۔۔

لبابہ کیا جناتی پلس مرد ہے تم نے اپنے پاس رکھا ہوا ہے۔۔طہام گہرے سانس بھرتے ہنستے ہوئے چیئر پر بیٹھا جبکہ منی اسے غصے سے گھورتی ہوئی بیٹھی تھی۔۔۔۔

چلو بہت تماشے کر لیے ہے سب نے اب سب جا کر ریسٹ کرتے ہیں۔۔لبابہ نے نفی میں سر ہلاتے ہیں ان سب کی طرف دیکھا تو سب نے حامی میں سر ہلایا تھا سب لڑکیوں نے اپنے اپنے بچوں کی طرف دیکھا جو تھکے ہوئے انداز میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

وہ سب اپنے بچوں کو لے کر ہوٹل کے اندر گئیں بچے اور طہام ایک کمرے میں رکے تھے جبکہ سب لڑکیاں اور منی ایک کمرے میں گئی۔۔

جیسے ہی بچے اور طہام کمرے میں داخل ہوئے بچے بیڈ پر چڑتے اچھل کود کرنے لگے طہام نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا بچوں کو سنبھالنا سب سے زیادہ مشکل کام تھا اور یہاں پر تو چار بچے تھے اس بیچارے کی حالت خراب ہونے والی تھی۔۔

چلو خاموشی سے سب لیٹ جاؤ کسی نے مجھے تنگ نہیں کرنا دو سائڈ پر سوئیں اور دو میرے ساتھ اس بیڈ پر۔۔تہام نے دونوں بیڈ کی طرف اشارہ کیا۔۔

NOVEL-E-MEHAR

ایک بیڈ سنگل بیڈ سے تھوڑا سا بڑا تھا اور ایک ڈبل بیڈ تھا۔۔

ہمیں ابھی نیند نہیں ارہی ہم نے کھیلنا ہے۔۔

نیچے تو تم لوگ سوئی ہوئی صورت لے کر بیٹھے تھے اور کمرے میں اتے تم لوگ کی نیند اڑ گئی ہے طہاام نے حیرت سے ان چاروں کو دیکھا جو بیڈ پر بیٹھے ٹانگیں ہلا رہے تھے اور نیچے سوئی صورت بنا کر بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

ساحل اٹھا اور طہام کا ہاتھ پکڑ کر اسے بیڈ پر بٹھایا۔۔

بھائی یہاں پر دل آپی یا پھر کوئی بھی نہیں ہے ہمیں مذاق کرنے دیں ہمیں تنگ نہ کریں۔۔طہام نے اسے انکھیں دکھائی جو دل کے جاتے ہی اچھلنا شروع ہو چکا تھا۔۔

کیا کرنا ہے تم چاروں نے۔۔

ہم نے؟زرتاش نے اپنے سینے پر شہادت کی انگلی رکھتے پوچھا تو طہام نے گھورتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔

ہم نے یہ کرنا ہے اس نے پلو پکڑ کر باسل کے سر پر مارا۔۔

اوئے تم نے مجھے پیلو کیوں مارا۔۔ باسل نے بھی پکڑ کر اس کے سر پر مارا۔۔

وہ چھوٹا بچہ ہے تم نے اسے کیوں مارا امید نے بھی پکڑ کر باسل کے سر پر مار دیا۔۔

پرنسز تم اس کی سائیڈ کیوں لے رہی ہو باسل کو برا لگا تھا کہ وہ زرتاش کی سائیڈ لے رہی ہے جبکہ باسل کا امید کو پھر سے پرنسز بولنا ساحل کو غصہ دلا گیا اس نے بھی پیلو پکڑ کر باسل کے سر پر مارا۔۔ وہ تینوں مل کر باسل کے سر پر پلو مارنے لگے جب باسل نے زوردار چیخ ماری تھی۔۔

اس نے دونوں ہاتھ میں ایک ایک پلو پکڑا اور ساحل اور زرتاش کے سر پر مارا طہام اپنا سر پکڑ کر ان چاروں کو دیکھنے لگا۔۔

اس نے یہ بات غور کی تھی کہ امید اسے مار رہی تھی جبکہ اس میں امید کو نہیں تھا مار ازرتاش اور ساحل کو مارنے میں مصروف تھا اس """۔۔۔۔ حرکت پر طہام نے مسکرا کر باسل کی جانب دیکھا

تم چاروں ارام سے بیٹھ جاؤ اب تو جوتا پکڑوں گا میں اور سب سے پہلے تم تینوں کو ماروں گا اس نے باسل ساحل اور زرتاش کو دیکھا جواب ایک دوسرے کے بال پکڑنے لگے تھے۔۔

NOVEL-E-MEHAR

امید خاموشی سے اچھی بچی بن کر بیڈ پر چونکری مار کر بیٹھ گئی۔۔ طہام کو غصے میں اتے دیکھا وہ بھی ارام سے بیٹھ گئے۔۔۔۔۔

چپ کر کے سو جاؤ کوئی تنگ نہیں کرے گا ساحل ارام سے بیڈ پر بیٹھ کر زرتاش کے پاس بیٹھا اور باسل ڈبل بیڈ پر بیٹھا تھا۔۔

امید بیڈ کراؤن کے ساتھ ٹیک لگا کر انکھیں بند کر گئی۔۔

بھائی اپ کو اتنا غصہ کیوں ارہا ہے ساحل نے انکھیں پٹپٹاتے اس سے پوچھا تھا طہام نے گھور کر اسے دیکھا اس کے سر میں درد لگ گئی تھی ان کی چیخیں سن کر۔۔۔۔۔۔

صبح ہونے دے سب کچھ دل کو بتاؤں گا پھر جو تمہاری سروس ہوگی نا اس سے پھر چپ کر کے بیٹھ جاؤ گے۔۔۔ ساحل کا منہ بن گیا طہام کی باتیں سن کر وہ منہ بسورتے رخ دوسری طرف کر گیا۔۔

چلو سب چپ کر کے لیٹ جاؤ میں لائٹ بند کرنے لگا ہوں۔۔

جیسے ہی طہام نے کہا باسل بیڈ پر لیٹ گیا تھا ایک سائیڈ پر امید کی اور دوسری سائیڈ پر باسل اور چھوٹے بیڈ پر زرتاش اور ساحل تھے جبکہ اسے امید والے بیڈ پر لیٹ سے دیکھ وہ دونوں اٹھ کر بیٹھے۔۔

یہ اس کے پاس سوئے گا۔۔زرتاش ساحل کے پاس ہوتے رازداری سے بولا تھا۔۔

نہیں اسے نہیں وہاں سونے دینا ہم میں سے ایک سوتا ہے۔۔ساحل اس کے کان میں رازداری سے بولا تھا جبکہ طہام ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔

طہام بھائی میں نے اپ کے ساتھ بیڈ پر سونا ہے۔۔ساحل طہام کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔۔

میرے ساتھ امید اور باسل سو رہے ہیں۔۔

طہام بھائی میں اپ کا بھائی ہوں نا تو اس باسل کو ساتھ کیوں سلا رہے ہو کسی دوسرے بیڈ پر زرتاش کے ساتھ سلاؤ۔۔طہام نے حیرت سے اسے دیکھا ساحل کی زبان اج کچھ زیادہ ہی کھل گئی تھی۔۔

نہیں میں یہیں پہ لٹوں گا باسل نے لحاف اپنے اوپر لیا اور امید کے اوپر بھی دیا جو سو چکی تھی۔۔

نہیں میں بیڈ پہ سونا ہے ساحل کو برا لگ رہا تھا حالانکہ ان دونوں کے درمیان میں طہام نے سونا تھا۔۔۔۔

ساحل چپ کر کے بیڈ پر لیٹو فضول میں مجھے تنگ نہ کرو۔۔ساحل نے دانت پیسے تھے اور باسل کے زور سے بال کھینچے وہ رونے والا منہ بنا کر اٹھ کر بیٹھا وہ ماما پکارتے اونچی اواز میں رونے لگا تھا طہام نے اپنا سر تھام لیا اور دانت برے طریقے سے پیستے ہوئے ساحل کی طرف رخ کیا۔۔۔۔۔۔

تم میرے ہاتھوں سے ضائع نہ ہو جانا چپ کر کے سو جاؤ میرے سر میں درد لگا دی ہے۔۔طہام ان سب کے بیچ پاگل ہونے لگا تھا جب زرتاش اٹھا اور اس نے پھر سے باسل کے بال کھینچے جس کا سپیکر پہلے ہی بند نہیں ہو رہا تھا وہ مزید اونچی اواز میں رونے لگا طہام کا دل کیا اس کمرے سے چلا جائے جی بھر کر انہیں رونے دے دوسری جانب امید پر سکون ہو کر سوئی تھی جیسے وہ اس نے نیند کی گولیاں کھالی ہوں۔۔۔۔۔۔

باسل چپ کر جاؤ رونا بند کرو۔۔طہام نے اس کے انسو صاف کیے لیکن وہ ماما ماما کہتے روئے جا رہا تھا۔۔

NOVEL-E-MEHAR

زرتاش ساحل چپ کر کے بیڈ پر لیٹ جائیں تو ایک ایک تھپڑ مار کر لٹاؤ گا وہ دونوں اسے مزید غصے میں اتے دیکھ پاؤں پٹکتے ہوئے بیڈ پر جا کر لیٹ گئے جبکہ انہیں ہنسی ارہی تھی اور خوشی بھی تھی کہ اب وہ سکون سے سوئے گا امید کی طرف نہیں دیکھے گا۔۔۔۔۔

چلو چپ کر جاؤ تم ہی بیڈ پر سو گے وہ دونوں یہاں پر نہیں ائیں گے طہام کے کہنے کی دیر تھی باسل کا رونا غائب ہوا تھا اس کا حیرت سے منہ کھل گیا۔۔

مجھ سے زیادہ تو یہ ٹھرکی ہے۔۔بے ساختہ اس کے منہ سے نکلا تھا۔۔اسے حیرت ہو رہی تھی اس چھ سالہ بچے پر۔۔

وہ ان دونوں کے درمیان میں لیٹ گیا کچھ دیر میں اسے بھی نیند اگئی کیونکہ وہ تھکا ہوا تھا اور کچھ بچوں نے اسے تھکا دیا تھا باسل کو نیند نہیں ارہی تھی وہ کبھی دائیں جانب کروٹ لیتا تو کبھی بائیں جانب۔۔۔رات کا ایک بج گیا وہ اٹھ کر بیٹھا اور طہام اور امید کی طرف دیکھنے لگا۔۔امید کی سائٹ کا لیمپ ان تھا اس کے چہرے پر روشنی پڑ رہی تھی اسے بہت کیوٹ اور پیاری لگی تھی۔۔

وہ اٹھ کر اس کے پاس جا کر بیٹھ گیا اور ٹانگیں ہلانے لگا امید نے کروٹ لی اپنے پاس کسی کو موجود پا کر وہ ہڑبڑاتے اٹھ بیٹھی۔۔

کیا تکلیف ہے تمہیں! وہ پہلے تو بے انتہا ڈر گئی پھر کچھ لمحے بعد بولی تھی۔۔۔۔۔

پرنسز مجھے نیند نہیں ارہی ہم دونوں باتیں کریں۔۔امید نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا اور گھڑی کی طرف دیکھا۔۔

ایک بج گیا اور مجھے سونا ہے جاؤ اپنی جگہ پر جا کر لیٹو تمہیں نیند اجائے گی۔۔

میں کب سے لیٹا مجھے نہیں نیند ارہی وہ ضدی انداز میں بولا۔۔جبکہ امید یہ گہرا سانس لیا اس کا سر بے انتہا بھاری ہو گیا تھا اس نے اپنی پونی اتار کر سائیڈ پر پھینک دی اس کے بال چھ سال کی عمر میں کمر تک لمبے تھے۔۔اور حد سے زیادہ وزنی تھے۔۔۔۔۔

پرنسز تمہارے بال کتنے پیارے ہیں باسل اس کے بالوں کو دیکھتا رہ گیا جو ابشار کی طرح پھیلے تھے۔۔

مجھے پتا ہے میرے بال بہت پیارے ہیں میرے بابا کو بھی میرے بال بہت پسند ہے اور تم جا کر سو جاؤ وہ اہستہ اواز میں بولی تھی اس نے سائیڈ پر لیٹے طہام کی طرف دیکھا جو گہری نیند سویا ہوا تھا۔۔

میں نے کہا نا مجھے نیند نہیں ارہی مجھے باتیں کرنی ہے۔۔امید کا دل چاہ رہا تھا لمپ پکڑ کر اس کے سر پر مارے۔۔

وہ تلملاتے ہوئے اسے گھور کر اپنے اوپر سے الحاف اتار کر فرش پر ننگے پاؤں کھڑی ہوئی۔۔

سو جاؤ وہ غصے سے بولی اور اس کی جگہ کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔

مجھے نیند نہیں ارہی پرنسس باسل کو واقع ہی نیند نہیں ارہی تھی۔۔

اگر تم نہ لیتے تو میں یہاں سے چلی جاؤں گی۔۔ باسل کا منہ بن گیا۔۔

مجھے نہیں سونا وہ اپنی ضد پر قائم تھا امید نے اپنا جوتا ڈھونڈنا چاہا جبکہ اسے نہ ملا اور ننگے پاؤں دروازے تک گئی جب باسل اس کے پاس گیا۔۔

اوکے اوکے میں سو جاتا ہوں اسے واقعی ہی باہر کی طرف جاتے دیکھ باسل ارام سے بولا تھا کیونکہ زرتاش اور ساحل کسمسائے تھے۔۔

مجھے جانا ہے یہاں نہیں سونا تم سب لڑکے یہاں سے میں اپنی ماما پاس جارہی ہوں اسے پیچھے کی طرف دھکیلتے ارام سے دروازے کا لاک کھول کر وہ باہر چلی گئی جبکہ باسل منہ بسورتے واپس بیڈ پر بیٹھا اسے رونا ارہا تھا اس نے کیوں اسے تنگ کیا۔۔۔۔۔۔

امید کمرے سے باہر نکلی اور ارد گرد دیکھنے لگی کہ اس کی ماما کا کمرہ کون سا ہے اسے تو ذرا سا بھی اندازہ نہیں تھا۔۔ پھر اسے یاد ایا کہ اس کی مما نے بتایا تھا کہ تمہارے کمرے کے سامنے والا کمرہ میرا ہے۔۔۔

وہ دروازے کے باہر کھڑی ہو کر سوچنے لگی اگر اس نے اس ٹائم دروازہ کھٹکھٹایا اور اس کی مما نے غصہ کیا تو۔۔۔۔

اگر کمرے کے اندر دیکھا جائے تو وہ سب ابھی جاگ رہے تھے تھک تو وہ بے انتہا گئی تھیں لیکن انہیں نیند نہیں ارہی تھی اور وہ سب اپس میں باتیں کرنے میں مصروف تھی ان کی کافی اچھی دوستی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔

دل تم نا اپنے دیور کی شادی کرواؤ مجھے بہت تنگ کرتا ہے منی دل کی جانب رک کر کے بیٹھی ہوئی تھی دانت پیستے ہوئے اسے کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔

منی وہ تمہیں ویسے ہی تنگ کرتا ہے تم چڑ جاتی ہو پھر اسے مزہ اتا ہے تمہیں تنگ کرنے میں۔۔۔۔۔۔

یعنی تم اس کی شادی نہیں کرواؤ گی وہ اس طرح ہی مجھے تنگ کرتا رہے گا۔۔ دل ہنسنے لگی تھی۔۔

بے فکر ہو وہ تمہارے ساتھ شادی نہیں کرے گا اس کے پاس اس کی محبوبہ ہے دل کی بات پر وہ تینوں ہنسنے لگی۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ چندہ تم بھی ہنس رہی ہو اس نے لبابہ کا بازو پکڑ کر اپنے پاس کیا اور اس کی انکھوں میں دیکھا

ارے نہیں میں اپنی منی پر کیوں ہنسوں گی اس نے منی کا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر اس کے دونوں رخسار کھینچے تھے۔۔۔۔۔۔۔

میری چندہ کہتے ہوئے منی نے اسے اپنے ساتھ لگایا علیشے کو پہلے تو منی کو کمرے میں رکھنا عجیب لگا تھا لیکن اس کا پیار بڑا لہجہ دیکھ کر اس کی باتیں سن کر اسے وہ اچھی لگی تھی۔۔۔۔۔

ویسے علیشے اپنے بیٹے کو باز کر لو وہ میری بیٹی کو بہت تنگ کرتا ہے۔۔

عرشیہ وہ امید کو کی پرنسس بنانا چاہتا ہے ویسے برا نہیں سوچتا میں بھی چاہتی ہوں وہ میرے بیٹے کی پرنسس بن جائے علیشہ مسکراتے ہوئے بول رہی تھی اسے امید بہت پیاری لگتی تھی اور اس کی خواہش بھی تھی۔۔

علیشے ابھی اس بارے میں بات مت کرو ابھی بچے چھوٹے ہیں دل اور لبابہ نے بھی اس کی بات پر حامی میں سر ہلایا تھا اب اس بار میں بات کرنا ٹھیک نہ تھا۔۔

ہاں یہ تو ہے بچے جب بڑے ہوتے ہیں تو ان کے خیالات بدل جاتے ہیں۔۔ علیشے ان کی بات پر متفق تھی۔۔۔۔

ویسے عرشیہ امید بہت پیاری ہے۔۔۔۔۔ دل عرشیہ کی جانب دیکھتے بول رہی تھی دل کو امید بہت ہی کیوٹ لگتی تھی۔۔

ظاہر سی بات ہے اپنی ماں پر گئی ہے لیکن دل ہی دل میں عرشیہ نے دل کی جانب دیکھا امید بالکل دل پر گی تھی بے حد خوبصورت لیکن اوپر اوپر سے وہ اتراتے ہوئے بولی تو سب ہنسنے لگی امید نے ہمت کرتے دروازہ کھٹکھٹایا دروازے پر دستک محسوس کر کے ان سب کا رخ دروازے کی طرف ہوا تھا۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

اسلام وعلیکم

اگر آپ لکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں

ہم آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہے ہیں

www.novelemehar.online

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانا یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں

ابھی رابطہ کریں

Email Writers@novelemehar.com

Whatsapp...........03116909338

میں دیکھتی ہوں منی بیڈ سے اٹھی اور دروازے کے پاس جاتے لاک کھولتے دروازہ کھولا سامنے امید کو کھڑے دیکھ وہ ب

میں دیکھتی ہوں منی بیڈ سے اٹھی اور دروازے کے پاس جاتے لاک کھولتے دروازہ کھولا سامنے امید کو کھڑے دیکھ وہ بامید کو کھڑے دیکھ وہ بھی ننگے پاؤں وہ حیرت سے منہ پر ہاتھ رکھ گئی۔۔۔۔

ارے لڑکی تم ادھی رات کو یہاں کیا کر رہی ہو منی نے اسے گود میں اٹھا لیا اس کے لمبے بال دیکھ منی نے اس نے بالوں پر بے اختیار ہی لب رکھے تھے کتنے پیارے بال ہے اس کے اس نے بات سنتے امید کا منہ بنا ہوا تھا اس نے واپس دروازہ بند کیا اور لاک کرتے بیڈ پر آ کر بیٹھی جبکہ عرشیہ حیرت سے امید کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

میری بیٹی کو کیا ہوا ہے عرشیہ نے اس کے رخسار پر ہاتھ رکھا تو وہ اپنی ماما کی جانب لپکی تھی عرشیہ نے اس کو اپنی گود میں بٹھایا۔۔

ماما باسل تنگ کرتا ہے میں سوئی ہوئی تھی وہ میرے پاس آ کر بیٹھ گیا اس نے مجھے ڈرا دیا اور کہتا ہے مجھے نیند نہیں آ رہی مجھ سے باتیں کرو اس کی بات سن کر سب کے حیرت سے منہ کھلے اور سب نے علیشے کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔

باسل نے تم سے ایسا کہا وہ حیرت سے امید سے پوچھنے لگی تو اس نے عرشیہ کو دیکھتے ہاں میں سر ہلایا۔۔

انٹی اپ کا بیٹا بہت گندا ہے مجھے بار بار پرنسس کہہ کے بلاتا ہے اور مجھے ڈراتا ہے پھر مجھے کہتا ہے تمہارے بال بہت پیارے ہیں وہ تمام باتیں انہیں بتا رہی تھی جبکہ وہ چاروں باسل کی باتوں پر حیرت میں مبتلا ہو رہی تھی کہ وہ چھ سالہ بچہ کیسی باتیں کر رہا ہے۔۔

اسے اپ پیاری لگتی ہو نا اس لیے علیشے نے بات کو گول کرنا چاہا۔۔

لیکن وہ مجھے زیادہ تنگ کرتا ہے۔۔امید کا منہ بن گیا اس نے اپنی ماں کی گردن میں چہرہ چھپایا۔۔

ویسے یہ بات تو میں نے بھی نوٹ کی ہے علیشے تمہارا بیٹا بہت تنگ کرتا ہے بچی کو لبابہ نے امید کے لمبے بالوں پر ہاتھ پھیرا تھا۔۔۔

بال تو تمہارے واقعی بہت پیارے ہیں لبابہ تو اس کے بال بہت پیارے لگے تھے عموماً بچوں کے اتنے بھاری اور لمبے بال نہیں ہوتے۔۔۔

میرے بابا کو میرے لمبے بال پسند ہیں اس لیے میں نے رکھے امید ضمار کے بارے میں سوچتے ہوئے بولی تھی اور مسکرائی جب کہ اچانک وہ اداس بھی ہوئی تھی اسے اپنے بابا کی بہت یاد آ رہی تھی سب کو لگا کہ وہ عرشیہ کے شوہر کی بات کر رہی ہے جبکہ امید کی بات ۔۔۔۔۔۔۔ سنتے منی کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی

دل مسکراتے اسے دیکھ رہی تھی اسے وہ بالکل اپنی جیسی لگی معصوم سی اور پیاری سی حتیٰ کہ اسے اس کے نقش بھی اپنے جیسے لگ رہے تھے۔۔۔۔۔

اسے اپنی بہن یاد آئی اس کی آنکھیں بالکل امید کی طرح تھی نیلی گہری آنکھیں جب وہ پیدا ہوئی تھی دل کو اپنی بہن کی آنکھیں بہت پسند آئی تھی لیکن پھر وہ اس سے بچھڑ گئی امید کو دیکھتے دل کو اپنی بہن یاد آئی ۔۔۔""

تم بہت پیاری ہو امید بالکل اپنے نام کی طرح دل نے اس کے رخسار کھینچے پتا ہے میری بہن بھی تھی اس کی آنکھیں بھی نیلی تھی لیکن جب وہ پیدا ہوئی تھی اسے کوئی لے گیا اس کے بعد وہ نہیں ملی دل اداس ہوتے ہوئے بولی دل کی باتیں سنتے عرشیہ نے امید کو اور زور سے اپنے سینے میں میچا تھا جیسے دل بات کرتے کرتے امید کو اس سے چھین لے گی ۔۔۔۔۔"""""

NOVEL-E-MEHAR

ٹائم کافی ہو گیا ہے میرے خیال سے ہمیں سو جانا چاہیے صبح پھر بچوں نے گھومنے بھی جانا ہے پھر وہ فریش نہیں ہوں گے اور نہ ہم فریش ہوں گے پھر انہیں انجوائے کیسے کرائیں گے علیشے نے ان سب کی جانب دیکھا جو ایک بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھیں۔۔۔

ہاں چلو سوتے ہیں۔۔۔سب نے کہا۔۔

میرا پاؤں بہت درد ہو رہا ہے شاید ٹھنڈ کی وجہ سے ہلا بھی نہیں جا رہا دل کہتے ہوئے بیڈ سے اٹھی اور ایک پاؤں کے سہارے چلتی دوسرے بیڈ پر جا کر لیٹ گئی جبکہ عرشیہ لبابہ اور علیشے ایک بیڈ پر لیتی تھی امید بیڈ سے نیچے اتری اور واش روم چلی گئی وہ 15 منٹ بعد باہر آئی اور دیکھنے لگی کہ وہ کہاں سوئے۔۔۔

ماما میں کہاں پر سووں وہ عرشیہ کی جانب دیکھتے پوچھنے لگی۔۔

عرشیہ تم اس بیڈ پر امید کے ساتھ سو جاؤ میں وہاں اجاتی ہوں ہمت کرتے ہیں وہ ٹھیک پاؤں میں درد زیادہ ہونا شروع ہو گیا تھا ٹھنڈ کی وجہ سے۔۔۔۔۔۔

نہیں تم لیٹی رہو تمہاری پاؤں پہلے ہی درد ہو رہا ہے ابھی گرم ہوا ہے پھر ٹھنڈا ہو گا پھر مزید درد ہو گا۔۔ عرشیہ نے دل سے کہتے لمبا سانس لیا اور امید کی طرف دیکھا۔۔

امید بیٹا اپ دل انٹی کے پاس سو جاؤ۔۔ امید نے اس طرح لب دانتوں میں دباتے دل کی طرف دیکھا تو وہ مسکرا کر اس کی طرف دیکھنے لگی اسے دل پیاری لگی اور وہ چپ کر کے اس کے پاس جا کر لیٹ گئی وہ دونوں ایک لحاف میں لیٹی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اوہو کیوٹ پائی بھی میرے پاس سونے کے لیے ریڈی ہو گئی دل نے اس کے رخسار پر بوسہ دیا تو امید میں ہاں میں سر ہلایا۔۔

کیونکہ اپ بہت کیوٹ اور پیاری ہو مجھے بہت پیاری لگی ہو اپ عرشیہ کا رخ ان دونوں کی طرف تھا ان دونوں کی باتیں سن کر مسکرائی ۔۔ لیکن دل ہی دل میں ڈر بھی تھا

اور مجھے بھی اپ بہت پیاری لگتی ہو دل نے اس کے دونوں رخسار کھینچ کر اس کے سر کے نیچے اپنا ہاتھ رکھا۔۔ لبابا نے سائیڈ لیمپ آف کر دیے اب سب سو گئے تھے ۔۔۔۔۔""

NOVEL-E-MEHAR

Kaiff Dil

By mahi shah

Episode 81❤️❤️

گل اپنے اپ کو ائینے میں دیکھ رہی تھی دو فل ریڈی ہو گئی تھی سفید کلر کی میکسی جس میں گولڈن کلر کا کام ہوا تھا گل کے خوبصورت سرخ و سفید رنگت بدبے حد جچ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

عالم گل کے کمرے میں داخل ہوا تو اسے تیار ہوتے دیکھ عالم کی انکھوں میں انسو ائے تھے میری بیٹی کتنی پیاری لگ رہی ہے ناصدا تمہیں اللہ پاک ایسے ہی خوش رکھے عالم اپنی بیٹی کے پاس جاتے ہوئے اس کی پیشانی پر بوسہ دیا تو گل عالم کے سینے سے لگ گئی۔۔۔۔۔

تھینک یو سوچ بابا اپ نے میرے لیے کیف سے بات کی اور اس سے شادی کے لیے راضی کیا اپ کو پتہ ہے نا میں کیف سے کتنا پیار کرتی ہوں گل بی اپنے انکھوں میں ائی نمی صاف کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔۔

گل بیٹا مجھے بھی کیف بہت پسند ہے اسی لیے تمہیں جلدی سے شادی کے لیے مان گیا ہوں تمہاری شادی کیف سے ہو جاتی ہے تو میں سکون سے مار سکتا ہوں اج صبح سے ہی عالم کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی تھی عالم کو پہلے بھی ایک دفعہ ہارٹ اٹیک اچکا تھا اور ابھی پھر سے اسے صبح سے دل میں درد ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

کیسی باتیں کر رہے ہیں بابا اپ اپ کو پتہ ہے نا میں اپ کے بغیر نہیں رہ سکتی ہوں پھر اپ ایسے باتیں کیوں کر رہے ہیں اللہ نہ کرے اپ کو کچھ ہو اپ کو کچھ ہو گیا تو گل پہ زندہ نہیں رہے گی بابا میں اپ سے بہت پیار کرتی ہوں گل پھر سے روتے ہوئے بولی تو عالم نے اس کی سر پر ہلکی سی چپٹ لگائی۔۔۔۔۔۔

پاگل ہو گئی ہو کیا گل میری جان میری بچی مجھے کچھ بھی نہیں ہو گا اور اج سے تم مت رونا تمہاری شادی کا دن ہے تمہیں تمہاری محبت ملنے والی ہے عالم نے اپنے دل میں ہوتی درد کو ایک اگنور کرتے ہوئے اپنی گل نور کو پ

سینے سے لگایا تھا۔۔۔۔۔۔

ویسے بھی میری بیٹی لگ ہی اتنی پیاری رہی ہے اچھا چلو ٹھیک ہے تم جب میں باہر تمہیں بلانے اؤں تم جلدی سے باہر اجانا عالم پھر سے اپنی بیٹی کو دیکھتے ہوئے باہر چلا گیا جب گول نے گہرا سانس بڑھتے ہوئے اپنے میک اپ کو اخری ٹچ دینے لگی اس نے اپنا میک اپ خود ہی کیا تھا کیونکہ سمپل سا نکاح تھا اور گل کو اچھے سے میک اپ کرنا اتا تھا اور ویسے بھی اتنی خوبصورت تھی کہ اس سے زیادہ میک اپ کرنے کی ضرورت ہی نہیں تھی""۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سب اپنے بچوں کو لے کر کھڑی تھی جب زرتاش کو سفید رنگ کی بلی نظر ائی جو پہاڑی کے اوپر کو دوڑ رہی تھی۔۔بلی پہاڑ کی جانب چل پڑی زرتاش اس کے پیچھے جانے لگا جب ساحل نے اس کا ہاتھ پکڑا۔۔۔۔

زرتاش کہاں جا رہے ہو؟ ۔۔۔۔

مجھے وہ بلی چاہیے وہ اپنا ہاتھ چھڑواتا ہے اس کے پیچھے بھاگا تھا۔۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

زرتاش سنوا سے پکارتے ہوئے ساحل اس کے پیچھے گیا جبکہ امید ان دونوں کو بھاگتے ہوئے دیکھ ان کے پیچھے گئی باسل جو وہاں کھیل رہا تھاامید کو دوسری جانب جاتے دیکھ وہ بھی اس کے پیچھے چلا گیاوہ چاروں بچے ایک دوسرے کے پیچھے پہاڑ کی اندرونی جگہ کی جانب نکل گئے تھے۔۔۔۔۔۔

بلی نہ جانے کہاں غائب ہو گئی اور چاروں بچے پہاڑ کے درمیان میں کھڑے تھے اور ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔۔۔۔۔

یہ ہم کہاں اگئے ہیں؟امید چاروں طرف نظر دراتی بول رہی تھی کسی کو اندازہ نہ ہوا کہ وہ کتنی دور اچکے ہیں۔۔۔

ہم واپس کیسے جائیں گے باسل پریشانی سے بولا تھا جبکہ زرتاش اور ساحل کو بھی پریشانی ہونے لگی۔۔۔

کچھ نہیں ہے ہم چلے جائیں گے واپس ہم اس راستے سے ائے تھے۔۔زرتاش کو پکا تو یاد نہیں تھا لیکن اس نے دائیں جانب اشارہ کر دیا تینوں نے اس کی طرف دیکھا اور پھر کچھ سوچتے ہوئے اس جانب چلنے لگے۔۔۔۔۔۔

اگر ہم اپنے ماما بابا کو واپس نہ ملے تو امید اداسی سے بولی تو باسل نے اس کا ہاتھ پکڑا۔۔۔۔۔

پرنسس ایسے نہیں بولتے ہم اپنے ماما باباپاس واپس چلے جائیں گے۔۔دوسری طرف سے ساحل کا ہاتھ پکڑا زرتاش کا ہاتھ باسل نے ہاتھ پکڑا وہ چاروں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے چل رہے تھے۔۔۔۔۔

دوسری جانب ان کی مائیں اپس میں باتیں کرنے میں مصروف تھی انہیں اندازہ ہی نہ ہوا کیونکہ بچے وہاں سے چلے گئے ہیں۔۔

NOVEL-E-MEHAR

یہاں سے جانے کے بعد جب ہوٹل جائیں گے اس کے بعد ہم شاپنگ کرنے جائیں گی عرشیہ بولی تو علیشے نے ہاں میں سر ہلایا جب اس کی نظر اپنے دائیں جانب گئی تو باسل وہاں موجود نہیں تھا۔۔۔اس نے ارد گرد دیکھا تو سکول کے سب بچے وہاں تھے سوائے ان کے چار بچوں کے۔۔۔۔۔

عرشیہ بچے کہاں ہے وہ پریشانی سے بولی توان تینوں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا بچے کہیں پر بھی نہیں تھے وہ سب اپنے پیشانی پر ہاتھ رکھ کر دل نے طہام اور منی کو بلایا۔۔

طہام،منی ادھر آؤ۔۔ان چاروں کو پریشان دیکھ کر وہ دونوں ان کی طرف آئے۔۔۔۔۔

دل کیا ہوا؟

طہام بچے نہیں ہیں یہاں پر چار ہی چلے گئے ہیں۔۔دل کا چہرہ ایک پل میں ہی زرد پڑ گیا تھا۔۔۔۔۔

دل بچے انہوں نے کہا جانا ہے وہ یہیں کہیں گے شرارت کر رہے ہوں گے منی کو پتہ تھا چاروں بہت شرارتی ہے تو ان کے ساتھ کوئی شرارت کر رہے ہوں گے۔۔۔۔۔۔

ہم دیکھ کر آتے ہیں وہ دونوں کہہ کر چاروں طرف دیکھنے لگے انہوں نے کونا چھان مار لیا لیکن انہیں بچے نہ ہوں گے۔۔واپس ان چاروں کے پاس آئے۔۔

منی بچے ملے ؟لبابہ اس کے پاس گئے اس کا ہاتھ پکڑتے پوچھا۔۔

نہیں چندہ ہمیں بچے کہیں پر بھی نہیں ملے منی کو سانس چڑھ چکا تھا جبکہ طہام اپنے چہرے پر بار بار ہاتھ پھیر رہا تھا۔۔۔

منی میرا بیٹا لبابہ سانس سوکھ گئے تھے مم۔۔یں۔۔مین نے کہا تھا مم۔۔جج۔۔ھھ۔مجھے اسلاما باد نہیں جانا وہاں اپنے کھو جاتے ہے لبابہ روتے ہوئے بولنے لگی نن۔۔ہہ۔نہں۔۔۔ہہ۔۔بب۔ہی جان کی طرح۔۔ساحل کو الگ نہیں ہونے دوگی دل بھی روتے ہوئے بولی تھی ۔۔۔۔۔""

وہ چاروں ہی اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرنے لگی۔۔وہ سب ارد گرد پھیلتے ڈھونڈنے لگے جب منی کو مٹی کے اوپر بچوں کے پاؤں کے نشان نظر ائے تھے منی کو ایک جگہ روکے دیکھ سب اس کے پاس ائے اور مٹی کے نشان کی طرف دیکھتے ہیں سب نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا انہوں نے سکول والوں کو نہ بتایا اور اس راستے پر چلنے لگے وہ پہاڑی کے درمیان میں پہنچ گئے تھے جہاں پر بچے تھے۔۔

مجھے ڈر لگ رہا ہے منی اگر میرے بیٹے کو کچھ ہو گیا تو؟ہاتھ پکڑا وہ ماں تھی اس کے دل میں ڈر بیٹھ گیا تھا کہ اگر اس کی اولاد کو کچھ ہو گیا ۔۔۔۔۔۔ ایک وہی تو تھی راج کی نشانی اس کے پاس وہ اسے نہیں کھونا چاہتی تھی اگر زرتاش کو کوچھ ہو جاتا تو لبابہ بھی مر جاتی

ریلیکس ہو جاؤ چندہ کچھ نہیں ہو گا۔۔وہ سب جس جانب بچے گئے تھے پھر سے ان کے پاؤں کا پیچھا کرتے سی جانے دو کر گئے۔۔۔۔۔

چار بچے ایک چھوٹے سے گاؤں میں جا پہنچے وہاں پر لوگوں کو دیکھ کر ان سب نے سختی سے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑا۔۔

ساحل بھائی ہم کہاں آ گئے ہیں امید ڈرتے بولی۔۔ساحل نے اس کے بھائی پکارنے پر اس کو اپنے پاس کرتے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔

وہ چاروں جھیل کے پاس کھڑے تھے انہیں فکر ہو رہی تھی کہ وہ اپنے ماں باپ کے پاس کیسے واپس جائیں گے جبکہ سامنے بیٹھے جھیل کے پاس ایک ادمی پر ساحل کی نظر گئی وہ غور سے اسے دیکھنے والا۔۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

"""۔۔۔۔۔ چلوان سے مدد لیتے ہے کیا پتاوہ ہمیں وہاں پہنچادے جہاں سے ہم آئے ہے ساحل نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

"""۔۔۔ ہاں چلو کیا پتاوہ ہماری مدد کر دے امید نے بھی کہا تو چاروں اس طرف چل پڑے

بات سنے بھائی۔۔۔۔ساحل نے ڈرتے ڈرتے اس آدمی کو پکارا کسی بچے کی آواز سنتے وہ کیف جو وہاں بیٹھا تھا اس کا تیار ہونے کے بعد

"""۔۔۔۔۔ دل گھبرا رہا تھا تو وہ اپنے گھر کے سامنے والی جھیل کے پاس آکر بیٹھ گیا تھا کیف نے پیچھے مڑ کر دیکھا

"""۔۔۔۔ ان چاروں بچوں کو دیکھ کر کیف حیران ہوا کون ہو تم لوگ کیف نے پوچھا

"""۔۔۔ ساحل نے عجیب نظروں سے کیف کو دیکھا انہیں کہی دیکھا دیکھا لگ رہا تھا ساحل اپنے دماغ ہر زور دینے لگا

ارے ے ے ے ے ۔۔۔۔۔۔یہ تو کیف بھائی لگ رہے ہیں؟ اس نے دل میں سوچا وہ ٹکٹکی باندھے اسے دیکھنے میں مصروف تھا

جب زرتاش نے اس کا بازو پکڑ کر ہلایا۔۔

زرتاش وہ مجھے کیف بھائی لگ رہے ہیں! ساحل تو کیف کو اچھے سے جانتا تھا وہ اکثر طہام اور دل کے پاس کیف کی تصویریں دیکھتا رہتا تھا

"""۔۔۔۔

جبکہ زرتاش نے بھی کیف کی تصویر دیکھی ہوئی تھی کیونکہ وہ کافی مرتبہ دل کے گھر گیا تھا اور اپنی ماں کے پاس بھی دیکھی تھی

"""۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

ہاں یہ تو کیف ماموں ہی لگ رہے ہیں زتاش بھی دیکھ کو بالا لگا جب امید اور باسل کی نظر بھی کیف پڑ گئی۔۔۔۔

تو تم ان سے بات کرنی ہے تم نے کہنا گھر واپس چلو میری اپی بہت روتی ہیں ان کی تصویر دیکھ کر ساحل نے زرتاش کو کہا ان کی باتیں

"""۔۔۔۔ سنتیں کیف سب کو دیکھ رہا تھا

کیف بھائی!۔۔۔۔۔ساحل نے اسے پکارا تو کیف کو حیرت ہوئی تھی کہ اس سے کیسے اس کا نام پتا ہے۔۔۔۔۔

تم کون؟ کیف نے مسکرا کر اور خیرت میں اتے اس سے پوچھا۔۔

کیف بھائی۔۔۔مین ساحل دل آپی کا بھائی ساحل نے اسے خوش ہو کر بتایا کے اس نے اپنے کیف بھائی کو ڈھونڈ لیا ہے ساحل نے اسے

بتایا تو کیف اجنبی نظروں سے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔۔"""""

میں کسی دل اور ساحل کو نہیں جانتا۔۔ چلو جاؤ شاباش اپنے مما بابا پاس جاؤ چاروں لگتا ہے کہی کھو گئے ہے کیف نے ان چاروں کو واپس جانے کا اشارہ کیا۔۔

کیف ماموں اپ کو شرم نہیں اتی ہمیں واپس جانے کا کہتے ہوئے زرتاش غصے سے اسے دیکھ رہا تھا کیف نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا نہ ----- جانے یہ بچے کون تھے جو اس کے پاس اگئے تھے اسے تو بالکل بھی یاد نہ تھا لیکن نام ٹھیک سے پکار رہے تھے

دیکھو بچو میں تم سب کو نہیں جانتا فضول میں مجھے تنگ نہ کرو اور اپنے ماں باپ کے پاس واپس جاؤ۔۔ کیف نے انہیں ہری جھنڈی دکھا دی ان چاروں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا جبکہ ساحل گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا وہ کیف ہی تھا تو وہ پھر کیوں اسے پہچان نہیں رہا تھا دل تو کہتی تھی کہ وہ اس سے بہت پیار کرتا ہے------

کیف بیٹا اجاؤ اس سے پیچھے سے اواز ائی تو وہ اٹھ کر جھیل کے پیچھے موجود گھر میں چلا گیا جب کہ وہ چاروں اسے دیکھ رہی تھی سب سے زیادہ پریشان ساحل تھا---------

کچھ تو گڑ بڑ ہے زرتاش کیف بھائی نے مجھے نہیں پہچانا یہ کیسے ہو سکتا ہے ساحل نے منہ بناتے ہوئے کہا ہمیں دل آپی کو بتانا ہے لیکن واپس کیسے جائے گے امید نے روتے ہوئے کہا ----"""

چلو ہم بھی اندر جا کے دیکھتے ہیں کیف بھائی کہاں گئے ہے اور انہوں سے دلہوں کی طرح کا سوٹ کیوں پہنا ہوا تھا ساحل نے کہا تو سب نے ہاں میں سر ہلایا اور اس گھر کی جانب چلے گئے -----"""

پیچھے پیچھے دل اور باقی سب بھی وہاں ہی اگیے تھے یار دیکھو جھیل کتنی پیاری ہے نا علیشے نے سامنے بنی جھیل کو دیکھ کر کہا تو سب نے اس کی طرف گھور کر دیکھا تمہیں جھیل کی پڑی ہے ہمارے بچوں کی نہیں دل نے ڈانٹتے ہوئے کہا تو علیشے نے دل کی جانب دیکھا یہاں تک تو اگیے ہے بچے بھی مل جائے گے ----

اس سے پہلے کہ دل یا کوئی اور کچھ کہتا ان کے پاس ہی امید نے جو بریسلٹ پہنا تھا وہ نیچے گرا تھا عرشیہ نے جلدی سے وہ بریسلیٹ اٹھایا دیکھو یہ تو امید کا ہے اس کا مطلب بچے یہیں پہ ہے لیکن کہاں پر وہ سب ادھر ادھر دیکھ رہے ہیں نا کہ جب دور کہیں ان کو ایک گھر نظر ایا جو بالکل سجا ہوا تھا کہیں بچے اس گھر میں تو نہیں چلے گئے عرشیہ نے کہا تو سب اس جانب جانے لگے ہاں ہاں چلتے چلو چلتے ہیں بچے ادھر ہی گئے ہوں گے---------

NOVEL-E-MEHAR

کیف بھائی اپ نے دلہوں والا سوٹ کیوں پہنا ہوا ہے اپ تو میرے دل اپی کے ہسبینڈ ہے نا ساحل نے پھر سے کیف کے پاس جاتے ہوئے کہا تو سب نے حیرانگی سے ان بچوں کی جانب دیکھا جو کیف کے پاس اکر یہ سب کہہ رہے تھے۔۔۔۔

دیکھو بچو میں تمہارے دل اپی کو نہیں جانتا تم لوگوں کو غلط فہمی ہوئی ہو گی چلو جاؤ یہاں سے اپنے ماما پاپا کو ڈھونڈو۔۔۔۔۔۔

ایسے کیسے ہم اپنے ماما پاپا کو ڈھونڈیں اپ ہی کیف بھائی میں نے اپ کو تصویروں میں دیکھا ہے اپ ہی میرے دل اپی کے شوہر ہیں ساحل نے بھی غصے سے کہا تو عالم نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھر کہیں اس گھر والے تو نہیں مل گئے عالم نے دل ہی دل میں سوچا پھر میری بیٹی کا کیا ہو گا کیف کو اس گھر والے مل گئے تو۔۔۔۔

کیف نکاح کے لیے دیر ہو رہی ہے چلو چلتے ہیں عالم نے کیف کو کہا تو کیف سر ہلاتے ہوئے اٹھ کر عالم کے پیچھے پیچھے چلا گیا جب بچے بھی اس کے پیچھے پیچھے ایک کمرے میں چلے گئے ایک کمرے میں صوفے پر پہلے ہی گل بیٹھی تھی اس کے پاس جا کر کیف بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لگتا ہے بچے اسی گھر میں چلو چلتے ہیں وہ اب بھی گھر کے اندر داخل ہوئے تو بچوں کو اوازدینے لگے ساحل زرتاش امید کہاں ہو تم لوگ لبابہ سب کو اوازیں دینے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مولوی صاحب نکاح شروع کریں عالم نے کہا تو بچوں نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا میں تو کیف بھائی کی شادی کسی اور سے نہیں ہونے دوں گا ساحل نے اپنے کمر پر ہاتھ رکھا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا جب اسے لبابہ کی اواز ائی ۔۔۔۔۔۔۔

لگتا ہے لبابہ آپی ائی ہیں ساحل نے زرتاش کو دیکھ کر کہا تو دونوں باہر کو بھاگے تھے۔۔۔۔۔

کیا اپ کو کیف ملک ولد کمال ملک 10 ہزار روپے حق میں ہے اپنے نکاح میں قبول ہے۔۔۔۔

گل سے ہی مولوی نے کہا کیف کا دل زوروں سے دھڑکنے لگا تھا جبکہ گل تو بے حد خوش تھی وہ جلدی سے قبول ہے کہہ گئی۔۔۔۔

کیا اپ کو کیف ملک ولد کمال ملک میں 10 ہزار روپیہ ک مہر اپنے نکاح میں قبول ہے۔۔۔۔

قبول ہے۔۔۔۔۔

کیا اپ کو کیف ملک وکد کمال ملک حق مہر 10 ہزار اپنے نکاح میں قبول ہیں۔۔۔۔

قبول ہے۔۔۔۔۔۔گل نے تینوں دفعہ قبول ہے کہہ کر مسکراتے ہوئے کیف کی جانب دیکھا جوزبردستی اپنے لبوں پر مسکراہٹ لارہا تھا پتہ نہیں اس کا دل کیوں گھبرا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

دل آپی جلدی چلے وہاں پر کیف بھائی کی شادی ہو رہی ہے ساحل جلدی سے لبابہ کے پاس آکر بولا تو دل نے ساحل کی بات ہوتے اپنے دل پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

ہہہ۔۔بب۔ ہبی۔۔۔۔جان۔۔۔۔۔۔دل انکھیں پھاڑے ساحل کو دیکھا ساحل تم کیا کہہ رہے ہو ہبی جان کی شادی کسی اور سے۔۔۔۔

ہاں ہاں دل اپی میں نے خود دیکھا ہے وہ جلدی چلے کہی شادی نا ہو جائے گی ساحل نے جلدی سے دل کا ہاتھ پکڑا اور اندر کی جانب چلا گیا باقی سب بھی اس کی جانب چلے گئے۔۔۔۔۔۔

کیا اپ کو گل نور ولد عالم خان اپنے نکاح میں حق مہر 10 ہزار قبول ہے۔۔۔۔

ق۔۔۔۔۔۔

ہہبیبی۔۔۔۔۔جان۔۔۔۔ابھی اس سے پہلے کہ کیف قبول ہے کہتا دل نے سامنے اپنے ہبی جان کو بیٹھے دیکھ زور سے پکارا تھا کہ سامنے کسی لڑکی کی اواز سنتے کہ اپنے سامنے کی جانب دیکھا اور اتنے زیادہ لوگوں کو دیکھ کر سب حیران ہوئے تھے جبکہ کیف حیرانگی سے دل کی جانب دیکھ رہا تھا جو انکھیں پھٹی اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

گل نے سب کو ڈرتے ہوئے دیکھا اور پھر کیف کو دیکھا جو اس کے پاس اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔

""کون ہو تم لوگ۔۔۔۔۔۔عالم نے سب کو غصے سے دیکھ کر کہا باقی سب لوگ بھی وہاں اب تماشہ دیکھنے لگے تھے۔۔۔

دل چلتے ہوئی کیف کے پاس ائی دل کی انکھوں سے مسلسل انسو نکل رہے تھے پانچ سالوں بعد پانچ سالوں بعد وہ اپنے جبی جان کو دیکھ رہی تھی اور اپنے ہبی جان کی انکھوں میں اپنے لیے اجنبیت دیکھ کر اس کے دل جیسے ٹوٹ سا گیا تھا جبکہ باقی سب بھی کیف کو دیکھ رہے تھے جو انہیں پہچان ہی نہیں رہا تھا۔۔۔۔۔۔

ہبی جان۔۔۔۔۔۔دل نے پھر سے ہبی جان کہہ کر پکارا تو کیف نے حیرت سے پہلے گل کو دیکھا اور پھر عالم کو اور پھر باقی سب لوگوں کو جو دل کے پیچھے پیچھے اس کے پاس اکر کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔۔۔۔

دیکھیں میں اپ لوگوں کو نہیں جانتا ہوں میری تو بس گل کے ساتھ شادی ہونے والی ہے کیف کو نہ جانے سامنے کھڑی لڑکی میں کیا کشش نظر ارہی تھی کہ وہ اسے نظریں نہیں ہٹا پارہا تھا اور کیف کو مسلسل دل کی جانب دیکھتے گل کو بھی رونا انے لگا۔۔۔۔

کیف ہماری شادی ہونے والی ہے آپ بیٹھے۔۔۔گل نے بھی اٹھ کر کیف کا ہاتھ پکڑا تو دل نے گل کا ہاتھ دیکھا جو اس نے کیف کے بازو سے لپیٹا ہوا تھا اس نے جلدی سے گل کے ہاتھ چھڑوا کر الگ کیا۔۔۔

کون ہو تم جو میرے ہی جان سے شادی کرنا چاہتی ہے دور رہو میرے ہی جان سے دل نے گل کو دھکہ دیا تو گل پیچھے کی جانب گرنے لگی جب کیف نے گل کا ہاتھ پکڑ کر اسے گرنے سے بچایا۔۔۔۔

تم کون ہو اور جو میرے دوست میرے ہونے والی بیوی کو دھکہ دے رہی ہو کیف نے گل کو ڈانٹتے ہوئے کہا جب تہام جلدی سے کیف کے پاس گیا۔۔۔

کیف بھائی اپ کیسی باتیں کر رہی ہیں یہ اپ کی بیوی ہے دل اور اپ اس کے شوہر اور اپ کو کیوں سب کچھ یاد نہیں ارہا ہے ہم تو اپ کے اپنے ہیں۔۔۔۔۔

تہام کے بھائی کہنے پر کیف کو کچھ بھی سمجھ میں نہیں ارہا تھا یہ سب کیا کر رہے ہیں یہ کون لوگ ہیں کیا یہ اس کے واقعے گھر والے ہیں یا جس کی شادی نہیں ہونے دینا چاہتے یا کوئی رکاوٹ ڈالنا چاہتے ہیں اسے کچھ بھی سمجھ میں نہیں ارہا تھا۔۔۔۔۔

دیکھو تم لوگ جو کوئی بھی ہو یہاں پر میری بیٹی کی شادی ہونے والے تم لوگ جاؤ یہاں سے کیف میری بیٹی سے شادی کرے گا عالم نے بھی غصے سے سب کو کہا تو منی اگئی ائی۔۔۔۔۔

دیکھو انکل میں نا اپنی گڑیا کی نہ شوہر کی شادی تو کسی اور سے ہونے نہیں دوں گی چل میں بھی دیکھتی ہوں تیری بیٹی کی شادی کیسے میری گڑیا کے ہی جان سے ہوتی ہے منی ہاتھ نچا نچا کر بولتی سب کو حیران کر گئی تھی۔۔۔۔۔۔

دیکھو کیف یہ جھوٹ بول رہی ہیں تمہارے گھر والے نہیں ہیں چلو ہماری شادی کو دیر ہو رہی ہے گل نے اپنے دھڑکتے دل کے ساتھ دوبارہ سے کیف کو کہا تو کیف نے دوبارہ سے دل کو دیکھا جو روتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

کیف بھائی اپ مجھے بھول گئے ہیں میں اپ کا چھوٹا بھائی طہام اور اپ کو ماما کتنا یاد کرتی ہیں اپ اتنا عرصہ کہاں تھے اگر اپ زندہ تھے تو ہمارے پاس کیوں نہیں ائے۔۔۔۔۔

دیکھو مجھے کچھ بھی یاد نہیں ارہا ہے تم لوگ کون ہو ہاں بس مجھے اتنا پتہ ہے کہ میرا نام کیف ہے اور مجھے کچھ بھی یاد نہیں کہ میرا ماضی کیا تھا اور میں کون ہوں یا میرے گھر والے کون تھے جب مجھے بچایا تو مجھے عالم انکل نے بچایا تو میں ان کا ہی گھر رہنے لگ گیا اور اج میری اور گل کی شادی ہے کیف نے کہا۔۔۔۔۔۔

میں بھی دیکھتی ہوں ہبی جان کہ اپ کی شادی اس لڑکی سے کیسے ہوتی ہے دل نے اپنے انسو صاف کیے اور اپنے بازوں کی استین کو اوپر ۔۔۔۔ کیا چلیں ہبی جان گھر چلتے ہیں دل نے کیف کا ہاتھ پکڑا تھا دل کے ہاتھ پکڑنے سے کیف کے دل کو کچھ ہوا تھا

ایسے کیسے گھر جانا ہے کیف میرا ہے صرف میرا ہی سمجھی گل نے غصے میں اتے ہوئے دل کو دھکا دیا تو دل نے حیرانگی سے گل کو دیکھا دل نے اؤ دیکھا نہ تاؤ ایک زوردار تھپڑ گل کے منہ پر مارا تھا میں نے کہا کہ میرے ہبی جان سے دور رہو تمہیں سمجھ نہیں اتی ہے یہ صرف میرے ہبی جان ہے تم ہوتی کون مجھے ہبی جان سے دور کرنے والی دل تو کو غصہ بے حد ارہا تھا اور اس نے غصے سے اپنے ہبی جان کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری دوست کو تھپڑ مارنے کی اس سے پہلے کہ کیف دل کو تھپڑ مارتا طہام نے کیف کا ہاتھ پکڑا تھا جبکہ سب بچے اور عرشیہ علیشے سے یہ سب دیکھ رہے تھے عرشیہ علیشہ نے سب بچوں کو اپنے سینے سے لگا کر رکھا تھا۔۔۔۔۔

کیف بھائی کیا کر رہے ہیں اپ دل پر اپنی بیوی پر ہاتھ اٹھا رہے ہیں طہام نے جھٹکے سے کیف کا ہاتھ چھوڑا تو دل نے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے حیرانگی سے کیف کی جانب دیکھا اس کا ہبی جان جس نے کبھی اسے کانٹا تک نہیں چبنے دیا تھا وہ اج اس پر ہاتھ اٹھانے والا تھا وہ بھی اس لڑکی کی وجہ سے۔۔۔۔۔۔۔

نہیں نہیں یہ میرے ہبی جان نہیں ہو سکتے یہ میرے ہبی جان نہیں ہو سکتے انہوں نے مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی دل نے سسکتے ہوئے کہا جب لبابہ نے دل کو اپنے سینے سے لگایا۔۔۔۔۔۔۔

عالم کے دل میں مزید درد شروع ہوا تھا کیف مجھے درد ہو رہا ہے دل میں پلیز تم میری بیٹی سے شادی کر لو مجھے لگتا ہے میں زندہ نہیں بچوں گا تو میری بیٹی کا کیا ہوگا پلیز عالم اپنے چہرے پر تکلیف کے تاثرات لاتے ہوئے کیف سے بولا تو کیف نے گل کی جانب دیکھا جو پتھرائی انکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی پلیز کیف میں اپ سے محبت کرتی ہوں مجھے ایسے مت چھوڑیے گا یہ سب جھوٹ بول رہے ہیں۔۔۔۔۔

نی گل سن کڑیئے یہ میرے چھوٹے گڑیا کا بندہ ہے تو تو نا میری چھوٹی گڑیا کے بندے سے دور رہ منی تالیاں مارتے ہوئے گل اور کیف کے درمیان اتے ہوئے بولے تو منی کو دیکھ کر گل ڈرتے ہوئے پیچھے ہوئی طہام چھوٹی گڑیا کے بندے کو لے کے جا باہر میں دیکھتا ہوں

------- یہ کیسے تمہیں روکتے ہیں طہام نے کیف کا ہاتھ پکڑا تو کیف نے اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا

چھوڑو مجھے میں تم لوگوں کے ساتھ نہیں جانے والا میں کیسے یقین کر لوں کہ تم لوگ میرے اپنے ہو یہ میری بیوی ہے یا تم میرے بھائی ہو مجھے تم لوگوں کی باتوں پر یقین نہیں ہے کیف نے اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے کہا------

آپ ہمارے ساتھ گھر چلیں گے ناتب اپ کو سارے ثبوت بھی دوں گا اور سے بات کا بھی ثبوت دوں گا کہ جس لڑکی کو اپ تھپڑ مارنے والے تھے نا یہ لڑکی اپ کے کون لگتی ہے طہام کو اپنے کیف بھائی پر بے حد غصہ ارہا تھا لیکن اپنے غصے کو کنڑول کیا وہ کیف سے

----- بولا

اس سے پہلے کے طہام کیف کو لے کر نکلتا عالم دھرم سے نیچے گرا تھا گل نے جلدی سے اپنے باپ کو دیکھا---

بابابابا اپنے بابا کو دیکھتے ہوئے جلدی سے عالم کے پاس گئی انہیں ہوش دلانے لگی کیف بھی جلدی سے عالم کی جانب بھاگا-----

سب خیرانگی سے کیف کو دیکھ رہے تھے ان لوگوں کے ساتھ اچھا خاصا گل مل گیا تھا اور اپنے لوگوں کو بھول گیا تھا----

انکل انکل اٹھے پلیز انکل اٹھے کیف عالم کے سینے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے اٹھانے لگا لیکن عالم بے ہوش ہو چکا تھا منی نے طہام کو اشارہ کیا تو طہام نے جلدی سے عالم کو اٹھایا کہاں لے کر جا رہے ہو میرے بابا کو گل نے ڈرتے ہوئے کہا-----

ہاسپٹل لے کر جا رہا ہے میں نے ہاسپٹل جانے کی ضرورت ہے طہام نے کہا تو وہ لے کر باہر باقی سب بھی اسے پیچھے پیچھے بھاگے تھے گل ایسے ہی دلہن والے جوڑے میں کیف کا ہاتھ پکڑے باہر بھاگ گئی تھی جبکہ دل نے پھر غصے سے کیف کا ہاتھ ہے دیکھا جو گل کے

----- ہاتھ میں تھا ہی جان اپ کو تو میں بالکل بھی نہیں چھوڑوں گی اور اس چڑیل کو بھی

""--------------

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 82 ❤□❤□

طہام اور باقی سب عالم کو لے کر ہاسپٹل اگئے تھے جو کہ اسلام اباد میں ہی تھا عالم کو سیدھا اپریشن تھیٹر میں لے جایا گیا تھا جبکہ گل باہر بیٹھی مسلسل رو رہی تھی اور دل تو بس اپنے ہبی جان کو دیکھ رہی تھی جو پریشانی سے گل کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔

گل تم پلیز مت رو انکل ٹھیک ہو جائیں گے کیف گل کے پاس جاتا ہوا اسے اپنے حصار میں لیتے اسے اپنے سینے سے لگا گیا جب دل نے گھور کر اپنے ہبی جان کو دیکھا اور غصے سے گل کی جانب دیکھا جو اس کے ہبی جان کے سینے سے لگی پتہ نہیں اپنے اپ کو کیا سمجھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

کیف۔۔۔ بابا ٹھیک تو ہو جائیں گے نا مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے اپ کو پتہ ہے نا نہیں پہلے بھی دل کی بیماری تھی پلیز اپ دعا کریں نا وہ ٹھیک ہو جائے گل شو شو کرتے ہوئے کیف سے بولی تو کیف نے گل کے انسو صاف کیے تم پریشان مت ہو گل میں ہوں نا تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔

ہبی جان دل سے اور مزید نہ برداشت ہوا تو وہ کیف کے پاس جاتے ہوئے اسے گل سے الگ کر گئی وہ ہبی جان اپ اس کے ساتھ کیوں اپ میرے ساتھ ہیں اس کے ساتھ اور بھی بہت سارے لوگ ہیں اور گل تمہارے پاپا ٹھیک ہو جائیں گے ٹھیک ہے نا تو میرے ہبی جان کے ساتھ چپک کر بیٹھنے کی ضرورت نہیں ہے گل کو زبردستی پیچھے کرتے ہوئے دل درمیان میں بیٹھی تو کیف نے گھور کر دل کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔۔

دل جو بھی تمہارا نام ہے کیف میرا ہونے والا شوہر ہے تو میں اس کے ساتھ چپک کر کیوں نہیں بیٹھ سکتی ہوں اور ویسے بھی میں کیف سے پیار کرتی ہوں اور ابھی تک یہ یقین نہیں ایا کہ تم کیف کی بیوی ہو گل بھی کہاں پیچھے رہنے والی تھی وہ بھی دل کو سنانے لگی۔۔۔۔۔۔

ہونے والا شوہر ہے ہوا تو نہیں ہے نا جو چپک کر بیٹھ رہی ہو اور رہی شادی کی تو تمہیں اتنی خوش فہمی پالنے کی ضرورت نہیں ہے گل میرے پاس سارے ثبوت ہیں کہ ہبی جان میرے ہبی جان ہیں اور میں ان کی چھوٹی چار فٹی بیوی ہوں ٹھیک ہے نا تو اتنی ہی خوش

ہونے کی ضرورت نہیں ہے ابھی تمہارے پاپا ٹھیک ہوتے ہیں تو پھر ساری بات کلیئر ہو جاتی تب تک میرے ہی جان سے دور ہو کر بیٹھو۔۔۔۔۔۔

اور ہی جان اپ خبر دار اپ کسی اور کے پاس گئے بچپن میں اپ مجھے کسی اور کے پاس نہیں جانے دیتے تو میں ابھی اپ کو کسی اور کے پاس کیوں انے دوں دل نے اپنی گرے انکھوں سے کیف کو گھور کر دیکھا تو کیف کو ان گرے انکھوں میں اپنا ڈوبتا ہوا محسوس ہوا اس نے شاید کبھی اتنی خوبصورت لڑکی زندگی میں دیکھی ہو گل خوبصورت تھی لیکن کیف کی دل سے خوبصورت نہ تھی یا شاید کیف کے "دل میں دل بھی اس لیے وہ زیادہ پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

گل بھی دل کی باتیں سن کر خاموشی سے بیٹھ گئی اور اپنے باپ کے لیے دعائیں کرنے لگی۔۔۔۔۔

وہاں پر علیشے عرشیہ بچے منی طہام سب ہی بیٹھے اپس میں باتیں کر رہے تھے۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر باہر ایا تو کیف ان کے پاس گیا ڈاکٹر انکل کی طبیعت کیسی ہے اب۔۔۔۔۔

ائی تھنک انہیں پہلے بھی ہارٹ اٹیک اچکا ہے اور اس دفعہ بھی انہیں کسی پریشانی کی وجہ سے میجر ہارٹ اٹیک ایا ہے تو ابھی تو ہم نے ان کی جان بہت مشکل سے بچائی یعنی کہ انہیں کچھ دنوں کے لیے ابزرویشن میں رکھا جائے گا ابھی ان کی طبیعت بالکل ٹھیک نہیں ہوئی تو انہیں کچھ دن ہاسپٹل میں رکھا جائے گا۔۔۔۔۔

کیف کے ساتھ ساتھ یہ بات طہام دل اور منی نے بھی سنی تھی لیکن ڈاکٹر ہم لاہور میں رہتے ہیں تو ہم اسلام اباد اتنے دن تک نہیں رہ سکتے ہیں تو کیا ہم انہیں لاہور میں ٹرانسفر کر سکتے ہیں طہام نے بات کی۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے اپ میرے ساتھ ائیں میں اپ کو پر اپر ان کی رپورٹس وغیرہ چیک کر کے دیتا ہوں اور اگر ان کا ٹرانسفر لاہور ہو سکتا ہے تو اپ کروا سکتے ہیں ڈاکٹر کی بات سنتے کیف اور طہام ڈاکٹر کے پیچھے چلے گے باقی سب وہاں ہی رہ گئے۔۔۔۔۔۔

کیف کے جاتے ہی سب وہاں پر گل اس پاس کھڑے ہو گئے گل تو اپنے اس پاس سب کو دیکھ کر اور ان چھوٹے چھوٹے بچوں کو دیکھ کر ڈر کر سب کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔؟؟ اپ سب لوگ میری طرف ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔۔

ہم دیکھ رہے ہیں کہ تم کیسے کسی کے شوہر کو اپنے قابو میں کر سکتی ہو کیسے اس سے شادی کر سکتی ہوں لبابہ نے اپنے سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے گل کو دیکھا۔۔۔۔۔

پلیز اپ میرے ساتھ ایسی باتیں مت کریں مجھے نہیں پتہ تھا کیف کی شادی ہوئی ہو یا نہیں جب وہ ہمیں ملے تھے تو وہ بے ہوش تھے اور ہم نے بڑی مشکلوں سے انہیں ٹھیک کیا تھا تو ان کی یادداشت چلی گئی ہمارے پاس اتنے پیسے نہیں تھے کہ ہم ان کا علاج کروا سکتے ہیں تو ۔۔۔۔۔ کب تک اکیلے رہتے اسی لیے بس میں

سب سے پہلے تو گل تم کیف کو کیف کہنا بند کرو بھائی کہو میرے ہی جان ہے وہ اور وہ تمہارے کیف بھائی ہیں سمجھی کیف بھائی کہو خبر دار کیف سے کہا۔۔۔۔!!!دل اس کے سامنے کھڑی ہو کر کمر پر ہاتھ رکھے لڑاکا عورتوں کی طرح بولی کہ لبابہ تو دل کو ایسے دیکھ کر اپنی ہنسی کنٹرول کرنی مشکل لگ رہی تھی پانچ سالوں بعد وہ ایسے زیادہ بولی تھی کہ سب ہی خوش ہو رہے تھے دل کے چہرے سے ہی ۔۔۔۔ خوشی جھلک رہی تھی

ابھی کیف نے منع نہیں کیا کہ وہ مجھ سے شادی نہیں کر سکتے جب کیف کہیں گے تو میں مان لوں گی گل بھی اپنی محبت کو اتنی جلدی چھوڑنے والی نہیں تھی۔۔۔۔۔

ویسے کتنی گندی انٹی ہے نا ہمارے کیف ماموں کی جان ہی نہیں چھوڑ رہی زرتاش گل کو دیکھتے ہوئے منہ بناتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

ویسے گندی تو نہیں ہے پیاری ہے لیکن تھوڑی بڑی ہے ورنہ میں شادی کر لیتا ساحل بھی اپنی بتیسی نکالتے ہوئے بولا تو باسل نے اس سے کمر پر مکا مارا شرم کرو تمہاری امی کی عمر کی ہے تم ایسے باتیں کر رہے ہو باسل نے کہا تو ساحل کا بھی منہ بن گیا۔۔۔۔۔۔۔

یہ ہمارے دل مامی کے ساتھ ایسا کر رہے ہیں اس کو مزہ چکھاتے ہیں زرتاش نے سب کو دیکھ کر کہا تو زرتاش نے اپنا ہاتھ اگے کیا اور پھر امید ساحل باسل نے زرتاش کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔۔

امید تمہارے سر میں جو سوئی لگی ہے نا وہ مجھے دو زرتاش نے امید کے سر پر سوئی لگی دیکھی تو امید نے وہ سوئی اتار کر زرتاش کو دی۔۔۔۔۔۔

پر تم کرنا کیا چاہتے ہو امید نے کہا تو زرتاش نے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ کے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

گل کے ارد گرد بھی سب لوگ کھڑے تھے وہ الگ الگ ہو کر اب بیٹھ گئے تھے اور طہام اور کیف کا انتظار کرنے لگے جب بچے گل کے پاس جا کر کھڑے ہو گئے گل نے ان کو دیکھا۔۔۔۔

ویسے گل انٹی اب بہت بری ہیں ہماری دل مامی کو رلا رہی ہیں زرتاش نے بولا تو گل اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔۔۔

ہاں میری دل آپی بہت اچھی ہیں اور اپ میرے کیف بھائی کو ان سے چھین رہی ہیں ساحل نے کہا تو زرتاش گل کے پاس جا کر بیٹھ گیا اور اپنے ہاتھ میں پکڑی سوئی اس نے زور سے گل کے بازو میں چبوئی تھی گل کی چیخ نکلی تھی طہام اور کیف جوا رہے تھے گل کی چیخ سنتے کیف جلدی سے بھاگ کر گل کے پاس ایا اور زرتاش جلدی سے اٹھ کر ساحل کے پاس کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

کیا ہوا ہے گل تم ٹھیک تو ہو نا تم چیخی کیوں گل کی انکھوں میں انسو نکلنے لگے تھے گل نے اس جگہ پر دیکھا جہاں پر درد ہو رہی تھی وہاں سے خون کی بوند نکلی تھی اور گل کی چیخ سنتے باقی سب بھی وہاں پر اا گئے۔۔۔۔

یہ کیا ہوا ہے تمہیں گل اس کے بازو سے خون نکلتا ہوا دیکھ کیف پریشانی سے بولا۔۔۔۔

یہ اس بچے نے مجھے سوئی چبوئی ہے گل نے زرتاش کی جانب دیکھ کر کہا تو زرتاش نے اپنے دونوں ہاتھوں پر کھڑے کر دیئے نہیں تو کیف ماموں میں نے تو نے کچھ کیا میں تو معصوم سا بچہ ہوں دیکھو میرے ہاتھ میں تو کچھ بھی نہیں ہے یہ جھوٹ بول رہی ہیں زرتاش نے اپنے جھوٹے انسو بہاتے ہوئے کیف کو کہا۔۔۔۔۔۔

گل کبھی جھوٹ نہیں بولتی تم لوگوں نے کچھ کیا ہو گا ورنہ یہ کیسے خون نکل سکتا ہے کیف نے ذرا غصے سے زرتاش کو کہا تو زرتاش کا مزید منہ بن گیا اور پیچھے ہی لبابہ کھڑی تھی اور اپنی ماں کے طرف دیکھتا ہوا ہے زور زور سے رونے لگا اس سے پہلے کے لبابہ اسے اٹھاتی منی نے اکر زرتاش کو اٹھا کر اپنے سینے سے لگا یا تھا۔۔۔۔۔

اوئے چکنے کاکے۔۔!! گل سن خبردار تو نے میرے زی کو کچھ بھی بولا تو ہوتا کون ہے میرے زی کو بولنے والا میرے ذی کی انکھوں میں تیری اس گل کی وجہ سے انسوائے نا میں نے اسے گل کی بتی بجھا دینی ہے یہ یاد رکھنا ایا بڑا میرے ذی کو باتیں سنانے والا چل ہٹ زی کو اپنے سینے سے لگاتے ہوئے منی نے غصے سے کہا تو کیف تو اس نمونی کو دیکھ کر گھبرا ہی گیا تھا۔۔۔۔۔

وے وے گل سن مجھے دیکھ کر گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے سمجھ ائی ناں اور تو میری چھوٹی گڑیا کا بندہ ہے اس لیے تجھے میں چھوڑ رہی ہوں کہ تو نے میرے زی کو رلایا ہے ورنہ ابھی تک چانٹا مار کے ناتیرا منہ لال کر دیتی میں چل میرا بچہ میرے زی چپ کر جا منی زی کو چپ کروانے لگے تو لبابہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کے اپنی ہنسی کو کنٹرول کر رہی تھی۔۔۔۔

ویسے بھی ہبی جان بچے من کا سچے ہوتے ہیں تو وہ سچ ہی بول رہے ہوں کیا پتا گل جھوٹ بول رہی ہو ویسے بھی اسے عادت ہے نا شاید کسی کی چیزیں چرانے کی اور جھوٹ بولنے کی دل نے بھی تنزیہ مسکراتے ہوئے گل کو کہا تو گل کو دکھ تو ہوا لیکن وہ خاموشی سے کیف کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیف میرے بابا کیسے ہیں ٹھیک تو ہے ناسب کی باتیں اگنور کرتے ہوئے اس نے کیف سے پوچھا۔۔۔۔۔

ہاں ہم نے ڈاکٹر سے بات کر لی ہے رات تک انہیں لاہور میں ٹرانسفر کر دیا جائے گا اور ان کچھ دن ہاسپٹل میں رکھا جائے گا۔۔۔۔۔۔

دل نے طہام کی جانب دیکھا تو طہام نے کندھے چکا دیے کیا کہہ سکتا ہوں میں دل کیف بھائی کی بات تو میں ڈال نہیں سکتا۔۔۔

ٹھیک ہے اگر انکل وہاں رہیں گے تو پھر گل کہاں پر رہے گی لبابہ نے بھی کیف سے پوچھا۔۔۔۔

کیا مطلب کہاں رہے گی گل میری دوست ہیں اور وہ میرے ساتھ ہی رہے گی جب تک انکل ٹھیک نہیں ہو جاتے کیف نے حتمی لہجے میں کہا تو دل نے غصے سے پہلے گل کی جانب دیکھو اور پھر رونے والا منہ بنا کر کیف کی جانب دیکھا ہبی جان کبھی تو اس گل کی جان چھوڑ دیں۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

دیکھو لڑکی میں تمہیں ابھی جانتا نہیں اور ابھی جو ثبوت میرے ہاتھ میں نہیں ہے کہ تم میری بیوی ہو جب تک ثبوت ہاتھ میں اجائیں گے تم میری بیوی ہو تب تم میرے سے بات کرنا کیف نے کہا تو دل بھی منہ بنا کر وہاں بیٹھ گئی ۔۔۔۔۔

""""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رات کا وقت تھا اور عالم کو اسلام اباد سے لاہور ٹرانسفر کر دیا گیا تھا اب عالم کو انڈر ابزرویشن میں رکھا گیا تھا بچے بہت زیادہ تھک گئے تھے اسی لیے لبابہ زرتاش کو لیے گھر چلی گئی تھی اور منی بھی اپنے گھر چلی گئی تھی علیشے اپنے گھر اور عرشیہ امید کو لیے اپنے گھر چلی گئی باقی رہ گئی تھی دل ساحل اور طہام وہ کیف کے پاس ہی ہاسپٹل میں تھے۔۔۔۔

ہبی جان گھر چلیں بہت دیر ہو گئی میں بہت زیادہ تھک گئی ہوں اور ویسے بھی اپ مجھے پانچ سالوں بعد ملے مجھے اپ سے بہت بہت ساری باتیں کرنی ہیں دل خوش ہوتے ہوئے بولی تو گل نے دل کیف کی جانب دیکھا۔۔۔

لیکن کیف بابا کے پاس کون رہے گا گل نے پریشانی سے کہا۔۔۔۔۔

گل کوئی بات نہیں یہاں پر ان کا خاص خیال رکھا جائے گا اور بہت اچھا ہاسپٹل ہے میں بھی یہاں پر ہی کام کرتا ہوں تو اس بات کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے کہ تمہارے بابا کا خیال کون رکھے گا طہام نے کہا تو گل نے ہلکی سی مسکراہٹ سے طہام کو دیکھا اور ۔۔۔۔ کیف میں کہاں پر رہوں گی گل پھر سے دیکھ کر بولی

کیا مطلب گل تم کہاں پہ رہو گے تم بھی ہمارے گھر ہی رہو گی جب تک انکل ٹھیک نہیں ہو جاتے۔۔۔۔۔۔

نہیں ہبی جان گل ہمارے ساتھ نہیں رہے گی ہمارا گھر میں جگہ نہیں ہے دل جلدی سے بول گی تو طہام نے گھور کر دل کی جانب دیکھا

ہاں طہام میرا مطلب ہے کہ کمرے نہیں ہے نا مطلب تمہیں پتہ تو ہے نا دل نے اشاروں سے طہام کو منع کرنا چاہا کے گل کو اپنے گھر میں نہیں رکھنا۔۔۔۔۔۔

گل ہمارے ساتھ ہی رہے گی اگر کسی کو اعتراض ہے تو مجھے ابھی بتا دے ورنہ میں گل کو کہیں اور لے کر چلا جاتا ہوں کیف نے کہا تو دل تو پیر پٹخ کر رہ گئی۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔!! اگر جب تک انکل ٹھیک نہیں ہوئے تو تب تک ہمارے پاس رہے گی پھر وہ چلی جائے گی اپنے بابا کے ساتھ دل منہ کے مختلف ڈیزائن بناتے ہوئے کیف سے بولی تو پھر وہ سب لوگ گھر کی جانب چلے گئے۔۔۔۔۔۔۔۔

اپ میرا کمرہ بتا دیں مجھے وہاں جا کر نماز بھی پڑھنی ہے گل نے کہا تو دل نے ایک کمرے کی جانب اشارہ کیا کہ وہ وہاں چلی جائے گل نے گہرا سانس بڑھتے ہوئے کیف کو دیکھا اور پھر اس کمرے کی جانب بڑھ گئی طہام بھی اپنے بھائی سے کیف سے گلے ملتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔""""

چلیں ہبی جان میں نا اپ کو اپنے کمرے میں لے کے چلتی ہوں پتہ ہے جب سے اپ یہ ہے نا میں نے اپنا کمرہ ویسے کا ویسے رکھا ہوا ہے ذرا سی بھی تبدیلی نہیں کی دل کیف کا بازو پکڑتے تھے کھینچتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب لے جاتے تھے باتیں کرنے لگی۔۔۔۔۔

لیکن تم میرا بازو تو چھوڑ دو نا کیف نے دل کے ہاتھوں سے اپنا بازو چھڑوایا تو دل نے دوبارہ سے پکڑ لیا یہ اب میں بازو کبھی بھی نہیں چھوڑوں گی اپ مجھے مل گئے ہیں نا میں اپ کو کہیں نہیں جانے دوں گی اب ہبی جان دل اپنے کمرے کے دروازے کے سامنے کیف کو کھڑا کرتے بولی اور دروازہ کھول دیا۔۔۔۔

یہ دیکھیں ہبی جان یہ ہے ہمارا کمرہ کیف نے جیسے ہی اندر قدم رکھا اس کا دل زور سے دھڑکنے لگا تھا اسے ایسا محسوس لگ رہا تھا جیسے اس کمرے سے اس کی کئی یادیں جوڑی ہوں اس نے سارے کمرے کو دیکھا اور ہر طرف کمرے میں کیف کی اور دل کی تصویریں لگی ہوئی تھیں۔۔۔۔

کیف خیرانگی سے ایک ایک تصویر کے پاس جاکر دیکھنے لگا دیکھا ہبی جان میں نے کہا تھا نا میں اپ کی چھوٹی سی پیاری سی بیوی ہوں لیکن اب میری بات ہی نہیں مان رہے تھے یہ دیکھیں اپ ہی ہیں نا ایک تصویر پر دل نے ہاتھ رکھ کر کہا جہاں پر کیف نے دل کو پیار سے اپنے بازو میں اٹھایا ہوا تھا اور اس کی پیشانی پر بوسہ دے رہا تھا۔۔۔۔۔

کیف نے ایک نظر تصویر میں اس بچی کو دیکھا اور پھر دل کو دیکھا سیم سیم تھی بالکل ہاں لگ تو میں تمہارا شوہر ہی رہا ہوں۔۔۔۔۔

اوہو ہبی جان اپ لگ نہیں رہے اپ ہیں میرے ہبی جان یہ دیکھیں یہ تصویر اپ نے پتہ ہے میرے سالگرہ والے دن اپ نے مجھے دی تھی اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے دل کیف کو بیڈ کے پیچھے تصویر دکھانے لگی جو کہ کیف نے اتنے پیار سے بنوا کر دی تھی کیف وہ تصویر چھٹی پھٹی انکھوں سے دیکھنے لگا جہاں پر دل بے حد خوبصورت بلیک فراک میں لگ رہی تھی ۔۔۔۔۔۔

ہبی جان میں نے اپ کو بہت بہت یاد کیا اپ کہاں چلے گئے تھے آپ بالکل بھی مجھ سے پیار نہیں کرتے نا ایک دم سے دل کیف کو دیکھتے ہوئے اس کی انکھوں سے انسو نکلنے لگا اور کیف کے سینے سے لگ کر روتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔۔

دل کے سینے لگنے کی دیر تھی کیف کا دل ایسے تھا جیسے پسلیاں توڑ کر باہر اجائے گا دھک دھک اتنا تو کبھی کی کا دل زوروں سے نہیں دھڑکا تھا ۔۔۔۔۔۔"""""

ہبی جان اپ ہی کہتے تھے نا میں اپ کی چار فٹی کی چھوٹی سی بیوی ہوں اب مجھے کبھی ناراض نہیں کر سکتے تھے تو کبھی میری انکھوں میں انسو نہیں دیکھ سکتے پتہ ہے پانچ سالوں میں کتنا روئی ہوں لیکن اپ کو میں ذرا بھی یاد نہیں ائی نا اپ اس چڑیل کے ساتھ شادی کرنے جا رہے تھے اگر میں وہاں نہ اتی تو پھر۔۔۔!!

دل شوشو کرتے ہوئے پیار سے بول رہی ہوں ساتھ میں روتی ہوئی جا رہی تھی اسے سمجھ نہیں ارہا تھا اس کی انکھوں سے انسو کیف کی یا داشت جانے کی وجہ سے نکل رہے ہیں یا اس کے ہبی جان کے مل جانے کے خوشی سے نکل رہے ہیں۔۔۔۔۔۔

دیکھو لڑکی ذرا تھوڑی دور ہو کر بات کرو میں مانتا ہوں یہ تصویریں ہم دونوں کی ہے لیکن اب بھی فی الحال تھوڑا دور ہو کے بات کرو

کیف نے دل کو اپنے سے دور کر کے کھڑا کیا تو دل اپنے بلائی لب کو باہر نکالتے ہوئے معصومیت سے کیف کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

ہبی جان میرا نام لڑکی نہیں ہے میرا نام دل ہے اور اپ مجھے پیار سے دل ہی کہا کرتے تھے نا لڑکی نا کہا کرے دکھ ہوتا ہے اور پتہ ہے وہ ۔۔۔۔۔۔۔ ہبی جان دل دوبارہ سے کیف کا ہاتھ پکڑ لگی تو کیف نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا

دل کہا نا اب میرا ہاتھ مت پکڑو ایسا کرو تم نا ابھی دوسرے کمرے میں جا کے سو جاؤ ٹھیک ہے ابھی مجھے بہت سخت نیند ائی ہوئی ہے۔۔۔۔۔۔

کیا مطلب ہبی جان دوسرے کمرے میں جا کے سو جاؤں یہ میرا بھی کمرہ ہے اور میں یہاں پر ہی سوؤں گی۔۔۔۔۔۔

نہیں میں نے کہا یہ میرا کمرہ ہے تو میں نے یہاں سونا ہے تم جاؤ یہاں سے ابھی میرا دل نہیں کر رہا تمہارے ساتھ ایک ساتھ رہو جاؤ یہاں سے کیف نے دل کا ہاتھ پکڑ کر کمرے کے باہر لے جانے لگا جب دل نے اپنے ہاتھ چھڑوایا۔۔۔۔۔۔

نہیں ہبی جان اپ مجھے پانچ سالوں بعد ملے ہیں میں کیسے ایسے اپ کو اس کمرے میں کیلے چھوڑ دوں۔۔۔۔۔۔

پانچ سالوں بعد ملا ہوں تمہیں کوئی بچہ نہیں ہوں میں جو اس کمرے میں اکیلا نہیں رہ سکتا چلو جاؤ یہاں سے دل کی بات سنے بغیر کیف نے دل کو کمرے سے باہر نکال کر دروازہ اس کے منہ پر بند کر دیا۔۔۔۔۔

ہاااااااا۔۔۔۔۔دل منہ کھولے اپنے منہ پر دروازہ بند ہوتے دیکھا اس کا تو منہ بند ہی نہیں ہو رہا تھا ہبی جان میں اپ کو چھوڑوں گی نہیں اپ نے مجھے اپنے اپ سے پھر سے الگ کر دیا کمرے سے ہی باہر نکال دیا دروازہ کھولیں دل دروازہ بجاتی جا رہی تھی لیکن کیف ڈیٹھ بنا ارام سے جا کر ایک تصویر کے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

دل بھی دروازہ بجا بجا کر تھک گی پھر وہ اپنے کیف کے کمرے کے ساتھ والے کمرے میں جا کر لیٹ گئیں جہاں اس نے ڈھیر سارے ٹیڈی بیئر رکھے تھے لگتا ہے اس گل چڑیل کو میں نے ان سے الگ کمرے میں رکھا ہے اسی وجہ سے میرے ناراض ہو کر نا مجھے میرا کمرے سے نکال دیا ہے۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

سامنے ہی دل کی نظر ٹیڈی بیئر پر پڑی انہہ صبح بتاؤ گی میں ابھی میں بہت بہت خوش ہو دل ایک ٹیڈی بیئر اٹھا کر گول گول گھومنے لگی

---""

تم سب لوگوں کو پتہ ہے میرے ہبی جان واپس اگئے ہیں دل اتنے زیادہ ٹیڈی بیئر کو دیکھ کر بولی جیسے وہ اس کو سن رہے تھے ہاں پانچ سالوں سے وہ دل کو ہی تو سن رہے تھے اور دل جب بھی اپنے دل کا غبار نکالنا ہوتا یا رونا ہوتا تو وہ یہاں اسی کمرے میں اکر روتی تھی۔۔۔۔۔

اب میرے ہبی واپس اگیا ہے اب تم لوگوں کی اور بھی دوست ائیں گے لیکن ان کو تو کچھ یاد ہی نہیں ہے پتہ نہیں انہیں یاد ہو گا کہ لیکن مجھے ٹیڈی بیئر پسند ہے لیکن کوئی نہیں میں بھی ہوں ہبی جان کی چار فٹی بیوی ہوں چھوٹی سی پیاری سی بیوی دیکھنا میں ان کی یاداشت واپس لے کراؤں گی کیسے وہ اپنی دل کو بھول سکتے ہیں اور اپ لوگوں نے میرا ساتھ دینا ہے اس گل کو اس گھر سے نکالنے کا مجھے بالکل بھی اچھی نہیں لگتی میرے ہبی جان سے چپکتی رہتی ہے ایک ٹیڈی بیئر کو اٹھا کر دل اس سے باتیں کرنے لگی۔۔۔۔۔

اچھا اچھا تم لوگ بھی سو جاؤ میں بھی سوتی ہوں صبح اٹھ کے میں نے اپنے ہبی جان کے لئے نا اپنے ہاتھوں سے ناشتہ بنانا ہے دیکھنا وہ کیسے ان کو میرے ہاتھوں کا ناشتہ پسند اتا کتنا اچھا ہو گا نا دل کی انکھوں سے پھر سے انسو نکلنے لگے تھے اللہ اپ کا شکر ہے کہ اپ نے میرے ہبی جان کو میرے پاس واپس بھیج دیا آپ بہت بہت اچھے ہے اللہ جی اپنا ہمیشہ میری دعا سنی بس ہبی جان کو میرے پاس ہی رکھیے گا دل اس ٹیڈی بیئر کو گلے لگاتے ایک ٹیڈی کو سر کے نیچے رکھتے ہوئے ادھر ہی لیٹ گئی سوتے ہوئے بھی اج پانچ سالوں بعد دل کے لبوں پر مسکراہٹ تھی جو اس کے ہبی جان کے واپس انے پر اس کے لبوں پر ائی تھی۔۔۔۔۔۔۔

""""-------------

دل کو کمرے سے باہر نکالنے کے بعد کیف بیڈ پر جا کر لیٹا اور سامنے لگی تصویر کو یک تک دیکھنے لگا اس نے یاد کرنے کی بہت کوشش کی لیکن اسے کچھ بھی یاد نہیں ارہا تھا مسلسل اپنے دماغ پر زور ڈالنے سے اس کے سر میں درد ہونے لگا اور وہ سامنے لگی تصویر کو دیکھتے دیکھتے انکھیں موند گیا۔۔۔۔۔۔""""""

""------------

NOVEL-E-MEHAR

صبح طہام اٹھا اسے جاب پر بھی جانا تھا اسی لیے صبح صبح ڈائننگ ٹیبل پر اکے بیٹھ گیا جب اس نے دل کو دیکھا جو اپنے ٹیڈی بیر والے کمرے سے نکل رہی تھی پھر ساتھ والے کمرے میں دیکھا جو کہ دل اور کیف کا کمرہ تھا لیکن اس کا دروازہ بند تھا۔۔۔۔

دل تم اس کمرے سے باہر کیوں نکلی ہو تم کیف بھائی کے کمرے میں کیوں نہیں تھی طہام نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

کیونکہ تمہارے کیف بھائی نے مجھے بیوی ماننے سے انکار کر دیا ہے نا اس لیے انہوں نے مجھے ہاتھ پکڑ کر کمرے سے باہر نکال دیا طہام دیکھ لو اپنے بھائی کے ظلم دل جان بوجھ کر انکھوں سے انسو نکالتے ہوئے طہام کے سامنے بولی۔۔۔۔۔

اتنے میں کیف بھی کمرے سے باہر ایا تو ان دونوں کے پاس اکر کھڑا ہو گیا کیف بھائی اپ نے دل بھابھی کو اپنے کمرے سے باہر کیوں نکالا۔۔۔۔

طہام کے پوچھنے پر کیف نے گھور کر دل کی جانب دیکھا کہ صبح صبح ہی اس کی شکایت لگا دی کیونکہ مجھے ابھی تک یقین نہیں ایا کہ میری بیوی ہے کیف نے بھی غصے سے کہہ دیا تو گل بھی کمرے سے باہر نکلتی ان کے پاس اکر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔

کیف مجھے بابا کے پاس جانا ہے کیا تم مجھے لے جاؤ گے پتہ نہیں وہ کیسے ہوں گے گل نے اپنے ہاتھ مروڑتے ہوئے اپنی خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا تو دل نے منہ کے ڈیزائن بناتے ہوئے گل کو دیکھا گئی صبح صبح میرے ہی جان کو چپکنے۔۔۔۔۔۔

ہاں چلتے ہیں گل مجھے بھی انکل کو دیکھنا ہے کہ ان کی طبیعت کیسی ہے۔۔۔۔

کیف بھائی میں بھی ہاسپٹل جا رہا ہوں انکل کی طبیعت ٹھیک ہی ہو گی پہلے تو اپ کی میں یہ غلط فہمی دور کرے نا کہ دل اپ کی بیوی نہیں ہے اور گل اپ بھی سن لیں کہ دل ہی کیف بھائی کی بیوی ہے اور کیف بھائی ماما کب سے اپ کا انتظار کر رہے ہیں پانچ سالوں سے وہ اس اس میں ہیں کہ اپ زندہ ہیں اور لوٹ کر ان کے پاس ائیں گے ناشتہ کرنے سے پہلے پہلے اپ کو ماما سے ملنے جانا ہے طہام نے کہا تو کیف حیران رہ گیا کہ بیوی اور بھائی کے ساتھ ساتھ اب اس کی ماں بھی تھی کیف گہرا سانس بڑھتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا اور طہام کے ساتھ کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔

ماما دیکھے کون ایا ہے دل امنہ کے پاس جا کر کھڑی ہوئی تو امنہ جو انکھیں بند کر کے لیٹی تھی انکھیں کھول کر دل کو دیکھا اور دل نے جس طرف اشارہ کیا امنہ نے دیکھا تو امنہ انکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔۔۔۔۔

ککلکی۔۔ییی۔۔کی۔۔کیف۔۔۔۔۔۔امنہ اٹکتے ہوئے کیف کا نام لیا اور اپنے کانپتے ہاتھوں کو اوپر اٹھانے لگی کہ کیف جلدی سے اگے بڑھا اور امنہ کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔۔۔۔۔

ت۔۔مم۔۔۔۔تم۔۔۔اا۔۔گگ۔۔ئ۔۔۔اگئے امنہ اب اہستہ اہستہ بولنے لگی تھی وہ اٹک اٹک کے الفاظ ادا کرتے ہوئے کیف کی انکھوں میں بھی ہلکی سی نمی لے ائی جبکہ امنہ کی انکھوں سے لگاتار انسو نکلنے لگے تھے اس نے دل کی جانب دیکھا تو دل نے ہاں میں سر ہلایا کہ ہاں اپ کا بیٹا واپس اگیا ہے۔۔۔۔۔۔

کیف بھائی یہ ہماری ماما ہے پتہ ہے جب سے اپ ہمیں چھوڑ کے گئے تھے نا تب انہیں ہارٹ ٹیگ اگیا تھا اور فالج کا اٹیک ایا تھا تب سے یہ ایسے ہی ہیں اپ کو دیکھ کر یہ کچھ بولنے کی کوشش کر رہی ہیں مجھے لگتا ہے اپ جلدی ہی ہماری ماما کو ٹھیک کر دیں گے طہام نے کیف کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو کیف نے طہام کی جانب پیچھے مڑ کر دیکھا جب اچانک سے کیف کی نظر دیوار پر لگی تصویر پر گئی جہاں پر کیف اور امنہ کی تصویر لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔

کیف کو تو اب یقین ہونے لگا تھا کہ یہی اس کے گھر والے ہیں اور گل بیچاری تو وہ سب کا منہ دیکھ رہی تھی بس لگ رہا تھا کیف اب اس کے ہاتھ سے نکلنے والا ہے۔۔۔۔۔

ن۔۔اا۔۔شش۔۔تی۔۔۔۔ناشتہ۔۔۔۔امنہ نے دل کو اشارہ کیا کہ ناشتہ کرنا ہے تو دل سمجھ گئی کہ اج وہ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ کے ناشتہ کرنے والی ہیں کیف کے انے پر ان کا سب گھر والے اج پھر سے اکٹھے ہونے والے تھے طہام اور دل نے امنہ کو اٹھایا اور اس سے پہلے اور لڑکھڑا کر گرتی کیف نے اپنی ماں کو گرنے سے بچایا تھا امنہ جلدی سے کیف کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی لیکن وہ زیادہ بول نہیں پا رہی تھی کیف نے انہیں سہارا دے کر باہر لے جانا چاہا اور ڈائننگ ٹیبل پر بٹھا دیا تب تک ناشتہ بھی ریڈی ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔

""""_______________

Kiaff E DIL

Writer mahi shah

Episode 83 ❤❤

امنہ بیگم ناشتہ کرنے بیٹھی اج وہ اپنے بیٹے کیف کو اپنے پاس بیٹھے تھے ان کا دل خوش ہو رہا تھا امنہ کے ساتھ والی کرسی پر کیف بیٹھا تھا اور اس کے ساتھ اس سے پہلے کہ دل بیٹھتی کہ گل جلدی سے بیٹھ گئی دل منہ بناتے ہوئے کیف کو دیکھنے لگے لیکن کیف کندھے اچکا گیا اور اس کے ایسا کرنے سے دل کیف کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئی طہام بھی دل کے پاس ہی بیٹھ گیا اور ساحل بھی امنہ کے ساتھ والی """"کرسی دوسری طرف سائیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔۔

ویسے ہی جان اپ کو اپنا گھر میں ناشتہ کر کے کیسا لگ رہا ہے پانچ سالوں بعد دل مسکراتے ہوئے پوچھا تو گل نے دل کی جانب دیکھا۔۔۔۔

کیف نے بھی ایک نظر امنہ کو دیکھا اور پھر دل کو اچھا لگ رہا ہے لیکن مجھے کچھ یاد نہیں ارہا ہے۔۔۔۔

او ہی جان اپ کو بھی اچھے سے یا سب کچھ یاد اجائے گا پریشان مت ہوں اپ بس میرے ساتھ رہیے گا نا لوگوں کے ساتھ مت چپکیے گا تو میں اپ کو اہستہ اہستہ سب کچھ یاد کروا دوں گی اور اپ کا اچھے سے علاج بھی کرواؤں گی۔۔۔۔۔۔

جی کیف بھائی اپ کو میرے ساتھ ڈاکٹر کے پاس جانا ہے تا کہ اپ کا مکمل پراپر علاج کروایا جا سکے اور اپ کی یادداشت جلد سے جلد واپس اسکیں۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے ویسے بھی میں چاہتا ہوں مجھے سب کچھ یاد اجائے کہ شادی کیسے ہوئی تھی اپ لوگوں کے ساتھ رشتہ کیسا تھا مجھے کچھ بھی یاد نہیں ہے کیف اپنے دماغ پر زور ڈالتے ہوئے انہیں بولا اور یہ باتیں سن کر گل کو تو ناشتہ ہضم ہی نہیں ہو رہا تھا ایک دم سے گل کو کھانسی کا دورہ پڑا تھا کیف اپنی باتیں چھوڑ کر جلدی سے پانی کا گلاس اٹھا کر اس نے گل کی جانب بڑھایا اور اس کی کمر کو رب کرنے لگا ایسا کرنے سے دل کو غصے سے ہاتھ کانپنے لگے تھے اس کا ہی جان کیسے کسی اور لڑکی کو ہاتھ لگا سکتا تھا۔۔۔۔۔۔

گل تم ٹھیک ہو۔۔۔؟؟ کھانسی رکنے پر کیف نے گل سے پوچھا تو گل ہاں میں سر ہلایا ہاں کیف میں ٹھیک ہوں بس ایسے ہی اپ کو تو پتہ ہے نا مجھے پراٹھا پسند نہیں ہے تو بس اسی لیے پراٹھا کھاتے مجھے کھانسی اگئی گل نے سر جھکاتے ہوئے کہا تو کیف نے دل کی جانب دیکھا

دل گل کو پراٹھا پسند نہیں اس نے کبھی نہیں کھایا اور مجھے بھی بس اپ لوگوں کی باتوں کی وجہ سے یاد نہیں رہا تو اس کے لیے کوئی اور ناشتہ بنا کر لے اؤ۔۔۔۔۔

میں۔۔۔؟؟ ہی جان میں گل کے لئے ناشتہ بنا کے لاؤ لیکن میں نے کبھی ناشتہ نہیں بنایا دل نے جان بوجھ کر جھوٹ بولا اور اپنے سینے پر ہاتھ باندھ کر کر کے بیٹھ گئی۔۔۔۔

دل کیسی باتیں کر رہی ہو مہمان ہے یہ ہمارے اگر تم بنا دو گے تو کوئی مسئلہ نہیں ہو جائے گا کیف نے ذرا سخت لہجے میں کہا تو دل کی انکھوں میں ہلکی ہلکی سی نمی ائی تھی لیکن میں ناشتہ نہیں بناتی مجھے ناشتہ نہیں بنانا اتا دل بھی ضد کرتے ہوئے وہاں ہی بیٹھے رہیں۔۔۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں کیف میں خود بنا لیتی ہوں لیکن مجھے پتہ نہیں نا کہ یہاں پر چیزیں کہاں پڑی ہوئی ہیں گل اپنے چہرے پر معصومیت سجاتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں ہے گل تمیں یہاں پر کام کرنے کی تم پہلے ہی اپنے بابا کی وجہ سے پریشان ہو میں خود بنا کر لے کر تم مجھے بتاؤ چیزیں کہاں پر پڑی ہوئی ہیں میں بریڈ اور انڈا فرائی کر لاتا ہوں اس سے پہلے کیف وہاں سے اٹھتا دل جلدی سے کرسی سے اٹھی۔۔۔۔۔

نہیں ہبی جان اپ بیٹھے میں بنا کر لے کراتی ہوں اپ کو ضرورت نہیں ہے پہلے ہی کیف اس کی اتنی خدمت کر رہا تھا اوپر سے اس کے لیے خود ناشتہ بھی بنائے گا یہ دل کو کہاں منظور تھا دل نے غصے سے گل کی جانب جا کر پیر پٹکتے ہوئے کچن میں چلی گئی تو طہام نے بھی غصے سے ایک نظر گل کو دیکھا جس کے لبوں پر مسکراہٹ تھی لیکن سر جھکائے وہ اپ اپنا ناشتے کا انتظار کرنا لگے۔۔۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد دل ناشتہ بنا کر گل کے سامنے رکھا تو گل ناشتہ کرنے لگے لیکن دل کا اب ناشتہ کرنے کا دل نہیں کر رہا تھا اس لیے وہ بغیر ناشتہ کی ہے کمرے میں چلی گئی امنہ یہ سب دیکھ رہی تھی لیکن وہ کچھ بول نہیں پاتی تھی اس لیے وہ چپ تھی۔۔۔۔۔۔

ناشتہ کرنے کے بعد گل کیف کی جانب متوجہ ہوئی کیف اپ مجھے بابا کے پاس لے جائیں گے پلیز مجھے ان سے ملنے جانا ہے۔۔۔۔

گل میں بھی ہاسپٹل جا رہا ہوں تو اپ ایسا کریں اپ میرے ساتھ چلیں میں اپ کو لے چلتا ہوں۔۔۔

نہیں طہام میں ساتھ چلتا ہوں گل کو واپس تو لے جاؤں گا نا کیف کی بات سنتے طہام نے ہاں میں سر ہلایا ٹھیک ہے کہتے اٹھ کر کمرے میں چلا گیا کیف دل کے بارے میں سوچنے لگا جس نے ناشتہ نہیں کیا تھا۔۔۔۔۔

لیکن پھر گل کے پکارنے سے اٹھ کر اپنے کمرے میں تیار ہونے چلا گیا اور گل بھی اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔

کیف کمرے میں گیا تو بیڈ پر بیٹھی تھی اس کا منہ سوجا ہوا تھا اس کا گول مٹول سوجا ہوا منہ دیکھ کر کیف کو ہنسی بھی ائی لیکن پھر وہ اگنور کرتا المار ی سے اپنے کپڑے لیے اور واش روم چلا گیا۔۔۔۔۔۔

دل نے حیرانگی سے کیف کی پشت کو دیکھا جس نے اتے ہوئے اس کو ناشتے کا بھی نہیں پوچھا تھا اس کی انکھوں میں پھر سے انسو بہنے لگے ہی جان اب ایسے تو نہیں تھے یاداشت چلی گئی لیکن دل تو اپ کا میرے پاس تھا نا اور میرا اپ کے پاس پھر اپ کیسے مجھے بھول سکتے ہیں کیسے اپ کو کوئی فرق نہیں پڑ رہا کہ میرے ناشتہ نہیں کیا دل اپنے انسو صاف کرتے ہوئے بڑبڑا رہی تھی جب کیف واش روم سے نکلا اور دل کو دیکھا جو رو رہی تھی۔۔۔۔۔

دل تم پھر میرے کمرے میں اگئی۔۔۔۔۔۔

ہی جان یہ میرا بھی کمرہ ہے اور میں اسی کمرے میں رہوں گی میرے سے بات مت کریں میں ناراض ہوں اپ سے سمجھ ائی دل پھر سے منہ کے ڈیزائن بناتے بولی تو کیف دل کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا دل نے انکھیں جھپکاتے ہوئے اپنے ہی جان کو دیکھا۔۔۔۔

میری وجہ سے ناشتہ چھوڑنے کی ضرورت نہیں ہے اٹھ کر ناشتہ کر لینا ورنہ جس نظروں سے تمہارا وہ دونوں بھائی دیکھ رہے تھے نا مجھے لگتا ہے میری یاداشت واپس ائے نہ ائے لیکن وہ مجھے قتل ضرور کر دیں گے اس لیے ناشتہ کر لینا بھوکی مت بیٹھی رہنا کیف نے گہرا سانس بڑھتے ہوئے دل کو کہا تو دل نے ایک ائیبرو اچکا کر کیف کو دیکھا۔۔۔۔۔

اپ کو پھر بھی یہیں پریشانی ہے کہ میرے بھائی اپ کو کچھ نہ کر دے یہ نہیں کہ میں نے ناشتہ نہیں کیا نہیں کروں گی ناشتہ نہیں کروں گی ناشتہ جائیں اپ یہاں سے جس کے ساتھ آپ جا رہے ہیں ہاسپٹل دل وہاں لیٹتے ہوئے کمبل منہ تک لے گئی تو کیف گہرا سانس بڑھ کر کندھے اچکا کر باہر نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔

کر لے گی ناشتہ جب اسے بھوک لگی تو اپنے اپ سے کہتے ہوئے گل کے پاس گیا تو گل اور طہام پہلے کھڑے تھے تو تینوں ہاسپٹل کے لیے نکل گئے۔۔۔۔۔۔۔"""

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

ضمار صبح اٹھا فریش وغیرہ ہو کر وہ امید کے کمرے میں چلا گیا کیونکہ دو دن تو اس نے امید کو نہیں دیکھا تھا اور اس کا دل ہی نہیں لگ رہا تھا جلدی سے وہ امید کے کمرے میں گیا تو دیکھا امید سوئی ہوئی ہے۔۔۔۔۔۔

امید میری جان میری شہزادی طبیعت تو ٹھیک ہے نا 10 بج گئے ہے ابھی تک تم اٹھی نہیں ہو امید کے پاس جاتے ہو اس کا سر میں ہاتھ چلاتے ہوئے ضمار پیار بھرے لہجے میں بولا لیکن امید نے حرکت نہیں کی تھی۔۔۔۔

امید اٹھو نا میں نے تمہیں کتنا یاد کیا لیکن تم نے اپنے بابا کو بالکل بھی یاد نہیں کیا ہے نا اکیلے ہی ٹور سے ائی ہوا اٹھ جاؤ نا میری جان اور امید کو زبردستی اپنی گود میں بٹھاتے ہوئے ضمار بولنے لگا تو امید نے اپنی ہلکی ہلکی انکھیں کھول کر ضمار کو دیکھا۔۔۔۔۔

بابا مجھے ابھی نیند ائی ہے نا مجھے سونا ہے امید اپنی انکھیں مسلتے ہوئے ضمار کو بولی اور پھر سے اپنا سر ضمار کے سینے پر رکھ دیا۔۔۔۔۔۔

میری شہزادی میرا بچہ 10 بج گئے ہیں بھوک نہیں لگی میرے بچے کو اٹھ کے ناشتہ کر لو پھر سے سیدھا کرتا ہوا اس کے پیشانی پر لب رکھے تو امید نے اپنی انکھیں کھول کر ضمار کو دیکھا بابا میں نے بھی اپ کو بہت مس کیا کاش اپ بھی میرے ساتھ جاتے نا ضمار کے ڈمپل والے گال پر لب رکھتے ہوئے امید نے ہنستے ہوئے کہا تو ضمار نے اس کے پیٹ میں گدگدی کی اچھا جھوٹ بول رہی ہو ویسے تم ادھر اپنی ماما کے ساتھ انجوائے کرتی رہی مجھے بالکل بھی یاد نہیں کیا ۔۔۔۔

نہیں بابا میں نے یاد کیا ہے اپ کو میں اچھا بابا اپ مجھے بھوک لگ گئی ہے۔۔۔

لیکن ابھی تو میری شہزادی کہہ رہی تھی کہ اسے نیند ائی ہے۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

لیکن اپ نے اٹھا دیا ہے نا بابا مجھے بھوک لگ گئی ہے اب میرا منہ دھلا کے لے لائے نا میرا دل نہیں کر رہا خود دھونے کا امید نے ضمار کی گردن کے گرد باہیں ڈال کے کہا تو ضمار نے امید کو گود میں اٹھاتے ہوئے واش روم کی جانب جانا چل پڑا اس کا منہ دھلا کر اس دوبارہ سے بیڈ پر بٹھایا اور الماری اس کپڑے نکال کر دیا یہ لو جلدی سے چینج کرو تب تک میں تمہارے باتھ روم سے کپڑے اٹھا کر اتا ہوں۔۔۔۔۔

میرے کپڑے چینج کر دیے نا امید پھر سے منہ بناتے ہوئے بولی تو ضمار امید کا گھورا نہیں امید اپنے کپڑے خود چینج کرو میں جاتا ہوں ٹھیک ہے اور عرشیہ کو کہہ کر اتا ہوں ناشتہ بنائیں پھر ہم دونوں بیٹھ کر اج اکٹھا ناشتہ کرتے ہیں ضمار یہ کہتے ہوئے باہر چلا گیا تو امید نے بھی منہ بناتے ہوئے اپنے کپڑے چینج کیا۔۔۔۔۔۔۔

پانچ منٹ میں ہی ضمار واپس کمرے میں ہے تو امید ویسے کپڑے پہنے منہ بناتے ہوئے بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی امید کنگی بھی کرونا۔۔۔۔

باباآج میں نے کچھ بھی نہیں کرنا اپ نے ہی مجھے تیار کرنا ہے امید ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کر بیٹھ گئی اور ضمار کو انکھیں پٹپٹاتے ہوئے دیکھنے لگی تو زمار کے لبوں پر مسکراہٹ ائی کیوں نہیں میری جان اج میں تیار کرتا ہون ضمار نے وہاں سے کنگی پکڑی۔۔۔۔۔

بابا میرے سر میں بہت درد ہوتا ہے پلیز تھوڑے سے کٹوا کٹوا دے ناامید رونے والا منہ بنا کر ضمار سے بولی تو ضمار نے ایک دفعہ امید کے بالوں کو دیکھا ٹھیک ہے امید تمہارے بالوں کی کٹنگ نہ میں اپنے سامنے کرواؤں گا رات کو تیار رہنا میں پالر والی کو یہاں ہی لے اؤں گا ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔

ہاں بابا ٹھیک ہے صحیح بات ہے ان کی وجہ سے سر میں درد ہوتا ہے نا۔۔۔۔۔۔ بابا اپ کو میرے بال اتنے پسند ہیں میں کچھ کہتی بھی نہیں ہوں پھر اپ کو امید لاڈ سے اپنے سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے مسکراتے ہوئے بولی ۔۔۔۔۔۔

س لیے تو میرا بچہ میری جان ہے میری شہزادی میری ساری باتیں مانتی ہے اس کے گال پر زور سے اپنے دانت گھاڑتے ہوئے ضمار کو اس پر کچیچاں ارہی تھی کہ اپنے گال پر جلن محسوس کرتے ہوئے امید زور زور سے رونے لگے۔۔۔۔

اچھا اچھا سوری سوری میری جان میں نے تو بس مذاق میں کاٹا تھا تم تو رونے لگ گئی ہو امید کو پھر سے اپنے گود میں اٹھاتے ہوئے وہ اسے چپ کروانے لگا تو امید نے بھی ضمار کے گال پر تو اپنے دانت گھاڑے ۔۔۔۔۔۔۔

بدلہ لینے خوب اتے ہیں میری بیٹی کو ابھی چھوٹی سی ہے لیکن باپ سے بدلہ لیتی ہوں۔۔۔۔۔۔

ہاں تو بابا اپ نے زور سے کاٹی کی ہے نا اب میری پونی کر دیے نا ضمار نے اپنے گال صاف کرتے ہوئے امید کو کرسی پر کھڑا کیا اس کے بالوں کی چٹیاں بنانے لگا اس کے بالوں چھٹیاں بنا کر وہ امید کو کریم وغیرہ لگا کر باہر کمرے سے لے گیا تو عرشیہ ناشتہ لگا چکی ۔۔۔۔۔۔ باپ بیٹی اگر تیار ہو گئے ہوں تو کب کا ناشتہ لگ چکا ہے اکر کر لیں عرشیہ نے بھی طنز کرتے ہوئے کہا تو ضمار نے اسے دیکھا تم کیوں جیلس ہو رہی ہو باپ بیٹی کے پیار سے دو دن میری بیٹی کے ساتھ رہ کر ا ئے نا سکون نہیں ایا کیا تمہیں ضمار نے بھی طنز سے کہا۔۔۔۔۔

ہاں جی تمہاری بیٹی وہاں بھی تمہیں ہی یاد کرتی رہی ہے ضمار تمہیں پتہ ہے وہاں پہ کیا ہوا۔۔۔۔

کیا ہوا عرشیہ سب ٹھیک تو ہے ناامید کو کرسی پر بٹھاتے ہوئے خود اس کا ساتھ ہی کرسی پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

وہاں پر دل کو کیف بھی مل گیا ہے لیکن اس کی یادداشت چلی گئی پتا ہے اس کی شادی ہونے والی تھی اور ہم ٹائم سے پہنچ گئے پھر عرشیہ نے ساری بات ضمار کو بتائی تو ضمار نے سنجیدگی سے عرشیہ کی جانب دیکھنے لگا ہمم میری میڈم زندہ ہے ٹھیک شکر ہے کیف بھی زندہ ہے------

لیکن میں نے سنا ہے پولیس والے تمیں پھر سے پکڑنے لگے ہیں یعنی کے بلیک شیڈو کو عرشیہ نے ناشتہ کرتے ہوئے کہا تو ضمار نے اپنے ہونٹ پر انگلی رکھ چپ کر کہا کہ وہ امید کے سامنے ایسی باتیں مت کریں----

لیکن پھر بھی ضمار تم لبابہ کو سب کچھ سچ کیوں نہیں بتا دیتے اگر تم اس سے واقعی پیار کرنے لگے ہو تو تمیں اس سے معافی مانگنی ہے تمیں سچائی نہیں چھپانی چاہیے وہ تمہیں بہت یاد کرتی ہے اور تمہارا بیٹا بھی بہت پیارا اور شرارتی ہے عرشیہ زرتاش کی شرارتیں یاد کرتے ہوئے بولی --------

میرا بدلہ ابھی پورا نہیں ہوا ہے----

تم اب کس چیز کا بدلہ لینا چاہتے ہو ضمار تم مجھے یہ بتا دو دائد بھی وہاں پر آتا ہے وہ غصے سے ضمار سے بولا تو ضمار نے دائد کو دیکھا-----

دیکھو دائد یہ کام تو میں کبھی چھوڑ نہیں سکتا تم بھی اس بارے میں جانتے ہو اور رہی بات بدلے کی تو بدلا مجھے اپنی میڈم سے نہیں نہ ہی کیف سے لینا ہے بدلہ مجھے اپنی ماں اور باپ کے قاتلوں سے لینا ہے مجھے انہیں ڈھونڈنا ہے اور رہی بات اس کام کی تو بلیک شیڈو کبھی مر نہیں سکتا یہ بات پولیس والوں کو بھی جان لینی چاہیے بلیک شیڈو ان پاکستانی لڑکیوں کا ایک امید ہے کہ جو ان کے ساتھ نہ انصافی ہوتے ہیں اور ان کو انصاف دلاتا ہے کیا تم نہیں جانتے کیا بلیک شیڈو کبھی مر نہیں سکتا وہ موت کی انکھوں میں انکھیں ڈال کر بات کرتا ہے-----

اور رہی بات تمنا کہ تو پولیس والوں سے مجھے نفرت تھی نفرت ہے اور نفرت رہے گی وہ نفرت وہ اب میں اپنی میڈم سے میں اب نفرت نہیں کرتا لیکن پولیس والوں سے تو مجھے بدلہ لینا ہے نا-----

کب تک بدلہ لیتے رہو گے پولیس والوں سے-----

جب تک تمنا کو انصاف نہیں مل جاتا----

NOVEL-E-MEHAR

تمنااٹھ سال پہلے ہم سے بچھڑ گئی تھی ضمار تم اسے بھول کیوں نہیں جاتے دایدنے کہاتو ضمار نے حیرانگی نے داید کی جانب دیکھا یہ تم کہہ رہے ہو کہ میں تمنا کو بھول جاؤں خود بھول پائے ہو تمنا کو۔۔۔۔۔۔

دایدنے عرشیہ کی جانب دیکھاہاں دل کے کونے میں دفن کردیاہے میں نے تمنا کو کیونکہ جب سے عرشیہ میری زندگی میں ائی ہیں نا مجھے کسی اور کی ضرورت ہی نہیں پڑی ہے ضمار تو میں بھی لبابہ کے پاس چلے جاناچاہیے اور حقیقت بتادینی چاہیے۔۔۔۔۔۔۔۔

میں اس بارے میں مزید بحث نہیں کروں گاداید جو چل رہاہے ویسے چلنے دو اگر پولیس والے بلیک شیڈو پہ پیچھے پڑے ہیں تو پڑھنے دو مجھے اس لیے کوئی پرواہ نہیں ہے کیونکہ بلیک شیڈو کبھی پکڑا نہیں جاتااور اگر کبھی پکڑا بھی گیااور مارا بھی گیاتو مجھے اس بات میں کوئی افسوس نہیں ہوگا کے نہ تو میں غلط کام کرتاہوں نہ ہی مجھے ضرورت ہے۔۔۔۔۔۔۔

تو اگر مارے گئے تو لبابہ اور زرتاش کے بارے میں کبھی سوچاہے۔۔؟؟عرشیہ نے کہاتو اس کی بات سنتے ضمار نے لب میچے تھے

""۔۔۔

باباکیاباتیں کررہے ہیں بس بھی کریں نامجھے ناشتہ کرناہے اپ لوگ باتیں ختم نہیں کررہے ہوامید سب کو باتیں کرتے ہوئے دیکھا رونے والامنہ بنا کر بولی تو ضمار نے سب کواشارہ کیاسب چپ کر جاؤاب اس کی بیٹی کو ناشتہ کرناہے اب ضمار اور امیداپس میں باتیں کرتے ہوئے ناشتہ کرنے لگے جبکہ عرشیہ نے ناراضگی سے داید کی جانب دیکھاداید حیران ہوا کہ عرشیہ اس سے ناراض کیوں کررات بھی واپس انے کے بعد عرسیہ نے اس سے بات نہیں کی تھی۔۔۔۔۔۔۔""""""

""""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

""""۔۔۔ سراپ نے اے ایس پی میر کا ذکر کیاتھاہم نے کیس ڈسکس کرناہے لبابہ ڈی ایس پی کے پاس اتے ہوئے بولی

یس مس لبابہ۔۔۔۔میں نے کال کی وہ آتے ہی ہوگے کواگئے اس سے پہلے کے وہ کچھ کہتے سامنے کھڑے میر کو دیکھ کرانہوں نے لبابہ کو کہا ۔۔۔""""

لبابہ نے گردن مڑ کر دیکھاجہاں ایک لڑکا گندمی رنگت پولیس کی وردی بالوں کواچھے سے سیٹ کرتے انکھوں پر چشمہ لگائے کھڑا تھا

""""۔۔۔

۔۔۔۔ اسلام وعلیکم سر۔۔۔میر ایک نظر لبابہ کو دیکھ کرڈی ایس پی کو سلام کیا

۔۔۔۔۔۔ واعلیکم السلام۔۔۔۔بیٹھے میر

جی سر۔۔۔میر لبابہ کے پاس اکر کرسی پر بیٹھ گیااور مسکرا کر لبابہ کو دیکھالبابہ بھی اس کے مسکرانے سے مسکرائی تھی میر نے اپناچشمہ اتارتے ہوئے سر کو دیکھا ۔۔۔""

یہ مس لبابہ ہیں جس کے ساتھ اپ کو بلیک شیڈو کا مشن دیا گیا ہے اپ کو اس کیس میں ان کی ہیلپ کر دی ہیں۔۔۔

جی سر میں پوری کوشش کروں گا کہ مس لبابہ کی مدد کر سکوں۔۔۔

ٹھیک ہے اپ لوگ جائیں اور اس کیس کے بارے میں ڈسکس کریں ڈی ایس پی کے کہنے پر دونوں اٹھ کھڑے ہوئے تو دونوں ہی لبابہ کے کیبن میں چلے گئے اب جہاں پر کیف کا کیبن ہوا کرتا تھا وہ اے ایس پی میر شاہ کا کیبن ہونا تھا۔۔۔۔۔۔۔

لبابہ اپنی چیر پر جاکر بیٹھے تو اس کے سامنے ہی میر بیٹھ گیا سب سے پہلے تو اپ اپنا انٹروڈکشن کروائیں اے ایس پی میر شاہ لبابہ نے میر کو دیکھا گندمی رنگت بالوں کو اچھے سے جیل سے سیٹ کیے اور ہلکی سی براؤن انکھیں لی ہیں وہ کافی خوش شکل انسان لگ رہا تھا ۔۔۔۔

مائی نیم از میر شاہ اور میں اے ایس ایس پی ہوں اور مجھے اس نوکری میں پانچ سال ہو گئے ہیں تو ڈی ایس پی نے مجھ سے بلیک شیڈو کے کیس کے بارے میں ڈسکس کیا تھا بلیک شیڈو کو پکڑنے تو اج کل ارمی والے بھی اس کے پیچھے لگی ہوئی تو میں نے کہا ضرور کیوں نہیں ویسے بھی مجھے اس طرح کے کیس ہینڈل کرنے میں بہت مزہ اتا ہے جو بہت ہی کرٹیکل ہوں۔۔۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

اچھی بات ہے مسٹر میر ائی ہوپ کہ ہمارا جو مشن ہے سکسیس فل رہے گا۔۔۔۔۔

جی جی ضرور مس لبابہ ویسے میں نے سنا ہے کہ اپ نے بلیک شیڈو کو مار بھی دیا تھا لیکن پھر وہ زندہ ہو گیا ہے اگر میں وہاں ہوتا تو اس اتنے گولیاں مارتا کہ زندہ بچنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا۔۔۔۔۔

اے ایس پی میر شاہ ہم نے بھی اسے اپنی طرف سے مار ہی دیا تھا لیکن وہ کیا ہے جسے اللہ رکھے اسے کون چھکے تو وہی بات اجاتی ہے لیکن ابھی وہ میرے سامنے ہے تو وہ بالکل بھی زندہ نہیں بچے گا۔۔۔۔۔

اس دفعہ میں اپ کے ساتھ ہوں زندہ چھوڑوں گا بھی نہیں میر نے اپنا لبوں پر مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا تو لبابہ بھی زبردستی کی مسکراہٹ لبوں پر سجائی۔۔۔۔۔۔

ویسے اس وردی میں اپ کافی اچھی لگ رہی ہیں میر نے کہا تھا لبابہ نے حیرانگی سمیت میر کی جانب دیکھا۔۔۔

تھینک یواے ایس ایس پی میر شاہ پھر دونوں ہی کیس کے بارے میں ڈسکس کرنے لگے اور میر بار بار لبابہ کو دیکھ رہا تھا لبابہ کو بھی میر کی نظریں اپنے اوپر اچھے سے محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

سارا کیس ڈسکس کرنے کے بعد میر نے لبابہ کو دیکھ کر کہا ویسے اپ کافی سمجھدار ہیں اپ کے ساتھ کام کر کے مزہ ائے گا۔۔۔۔

جی جی تھینک یو سوچ اگر اپ مجھے دیکھنے کے بجائے کیس کی طرف دھیان دیتے ہیں تو زیادہ اچھا ہوتا لبابہ نے بھی طنز کرتے ہوئے کہا تو میر نے ہنستے ہوئے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا میں اپ کی طرف دیکھ کر کیس سمجھ رہا تھا یہ سارا کیس سمجھ اگیا ہے اپ اس بات کا ٹینشن مت لیں""""""اس کی بات سنتے لبابہ چپ ہی کر گئی تھی۔۔۔۔۔۔

""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

طہام اور کیف اور گل ہاسپٹل سے واپس اگئے تھے اور ابھی اس سب گارڈن میں بیٹھے تھے اور دل سب کے لیے چائے بنا رہی تھی طہام اور ساحل ایک کرسی پر بیٹھے تھے جبکہ گل کیف کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔۔

طہام ساحل کے لیے ائس کریم لے کرایا تھا اور وہ دونوں ائس کریم کھا رہے تھے ویسے طہام بھائی ائس کریم کتنے مزے کی ہے نا ساحل ائس کریم کھاتے ہوئے بولا تو طہام مسکرایا۔۔۔۔۔۔

ہاں ہاں مزے کی ہے فری کی جو ہے میرے پیسوں کی کھا رہے ہو اس لئے تمہیں مزے کے لگ رہی ہے طہام نے اس کا سر پر چپ لگاتے ہوئے بولا تھا ساحل ہنسنے لگا۔۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

ویسے کیف بھائی کے ساتھ گل اپی بالکل بھی اچھی نہیں لگ رہی ویسے پیاری تو ہے لیکن بڑی ہے ناورنہ میں پٹا لیتا اور دل آپی کیف بھائی ساتھ رہ لیتی دل آپی کی ظا اس گل سے جان چھوٹ جاتی ساحل اپنے بتیسی دکھاتے ہوئے طہام کو رازداری سے بولا طہام نے گھور کر ساحل کے جانب دیکھا۔۔۔۔۔۔

شرم کرو شرم بچے ہو تم ابھی چھ سال کے اور تم گل کو لائن مار رہے ہو شرم نہیں اتی کیا تمہیں۔۔۔۔۔

اوہو ساحل بھائی اپ سمجھے نہیں نا میں تو دل آپی کی جان چھڑوانے کے لیے کہہ رہا ہوں ناورنہ مجھے کیا میں تو اتنا پیارا ہوں مجھے کتنی لڑکیاں مل سکتی ہیں ساحل انکھیں پٹپٹاتے ہوئے بولا تو وہاں پر طہام کا قہقہ گونجا تھا طہام کو ہنستے ہوئے دیکھ کیف اور گل نے خیرانگی سے طہام کی طرف دیکھا ۔۔۔۔

کیا ہوا ہے طہام تمہیں تم ہنس کیوں رہے ہو کیف نے اسے کہا تو طہام نے نفی میں سر ہلایا نہیں نہیں کیف بھائی کچھ بھی نہیں وہ ہم اپنی باتیں کر رہے تھے اپ بتائیں اپ کیسے ہیں اور اپ کو کل میرے ساتھ ہاسپٹل بھی جانا ہے ٹھیک ہے نا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے چلا جاؤں گا ہاسپٹل اتنے میں دل بھی چائے بنا کر لے کر ائی تو اس نے دیکھا گل کیف کے ساتھ بیٹھی ہوئی ہے۔۔۔۔۔

گل اگر اپ اتنی سمجھدار ہیں تو اپ کو اتنا تو معلوم ہونا چاہیے کہ شوہر کے ساتھ ہمیشہ بیوی ہی بیٹھتی ہے کوئی نا محرم نہیں بیٹھتی تو اپ کیوں میرے شوہر کے ساتھ چپک کر بیٹھ جاتی ہیں ٹرے میز پر پٹختے ہوئے دل نے دانت کچکچاتے ہوئے کہا تو گل نے کیف کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

گل اپ میرے ہبی جان کی طرف نہ ہی دیکھیں تو اچھی بات ہے چلو اٹھو یہاں سے مجھے یہاں پر بیٹھنا ہے۔۔۔۔

دل تم کتنی بد تمیز ہو گئی تمہیں نہیں پتہ کہ وہ ہماری مہمان ہے اگر وہ میرے ساتھ بیٹھ ہی گئی ہے تو کوئی بات نہیں پچھلے پانچ سالوں سے وہ میرے ساتھ ہی بیٹھ رہی ہے اور اگر اج بیٹھ گئی ہے تو کوئی قیامت نہیں اجائے گی طہام ساتھ بیٹھ جاؤ کیف نے ذرا سخت لہجے میں کہا تو گل نے مسکراتے ہوئے چائے کا کپ اٹھایا اور لبوں سے لگا لیا جبکہ کیف کے اس طرح کہنے سے دل کی انکھوں میں نمی سی آئی تھی وہ چپ چاپ کر کے طہام کے ساتھ بیٹھ گئیں اور کیف کے ڈانٹنے پر ساحل کے ساتھ ساتھ طہام بھی غصے سے گل کی جانب دیکھا گل سب کی نظریں اپنے اوپر محسوس کر سکتی تھی لیکن وہ خاموش تھی۔۔۔۔۔۔۔

کیف کے ایک دم سے دل پر نظر پڑی تو اسے کے ہاتھ کانپتے ہوئے دکھائی دیے دل کانپتے ہاتھوں سے چائے کے گھونٹ بھر رہی تھی اس کا زرہ بھی دل نہیں کر رہا اس کا دل کر رہا تھا وہ اٹھ کے یہاں سے دور چلی جائیں یا اس گل کو اٹھا کر کہیں باہر پھینک دیں۔۔۔۔۔۔

دل اٹھنے لگی تو طہام نے دل کا ہاتھ پکڑ لیا اور نفی میں سر ہلایا دل تمہیں پتہ ہے نہ کہ بھائی کی طبیعت ایسی نہیں ہے نہ ہی انہیں سب یاد ہے اگر انہیں یاد ہوتا کہ تم ان کے لیے کیا ہو اور بچپن میں وہ تم سے کتنا پیار کرتے تھے تو وہ تمہارے ساتھ کبھی ایسا رویہ نہیں اپناتے طہام نے اہستہ اواز میں کہا تو دل گہرا سانس بڑھتے ہوئے وہیں بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔۔

لیکن طہام مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا ہے اس گل کو اپنے ہبی جان کے پاس بیٹھتے دیکھ کر دل روتے ہوئے بولی تو طہام نے اسے خاموش رہنے کا کہا۔۔۔۔۔

کیف بھی دیکھ رہا تھا کہ دل اس کی وجہ سے رو رہی ہے اسے ذرا بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا لیکن اس نے ایک نظر گل کی جانب دیکھا اور پھر ------ اٹھ کر جانے لگا تو گل نے بھی کیف کا ہاتھ پکڑ لیا کیف کہاں جا رہے ہیں اپنی چائے تو پیئے ٹھنڈی ہو جائے گی

نہیں گل میرا دل نہیں کر رہا ہے وہ اتنا کہتے ہوئے اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے وہاں سے چلا گیا کیف کمرے کی جانب نہیں گیا تھا لیکن وہ دوسری جانب گارڈن کی جانب گیا تھا جہاں پر بچپن میں دل اور کیف کو بیٹھنا پسند ہوا کرتا تھا------

گل نے سب کو غصے سے بھری نظر سے دیکھا اور اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی------

دل اپنے انسو صاف کرتے اٹھ کر کیف کے پاس چلی گئی تو ساحل اور طہام ایک دوسرے کی جانب دیکھ کر وہ بھی اٹھ کر کمرے میں چلے گئے-------

---------------"""".

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 84 ❤ ❤

دل کیف کے پاس گئی تو کیف ایک گلاب کے پھول کو ہاتھ میں پکڑے دیکھ رہا تھا----

ہبی جان اپ کو شاید یاد نہ ہو لیکن یہ باغ اپ نے اور میں نے اپنے ہاتھوں سے لگایا تھا دل بھی کیف کے پاس جاتے ہوئے کیف کا ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے اسے پھول کو دیکھنے لگی اور مسکراتے ہوئے کیف سے بولی-----

کیف نے جلدی سے اپنا ہاتھ دل کے ہاتھوں سے نکالا دل کو دیکھنے لگا جس کی انکھوں میں کچھ دیر پہلے نمی تھی لیکن ابھی اس کے پاس کھڑی ایک چمک تھی------

ہبی جان اپ کو بالکل بھی یاد نہیں ناپ نے اپنی چھوٹی سی پیاری سی دل سے کتنا پیار کرتے تھے لیکن مجھے سمجھ میں نہیں ارہا میں اپ کو کیسے سب کچھ یاد دلاؤں کیسے میں اپ کو اپنا پہلے والا ہبی جان بناؤں دل جلدی سے کیف کے سینے سے لگی تو کیف کی دل کی دھڑکن منتشر ہونے لگی تھی یہ لڑکی اسے مارنے پر تلی رہتی تھی۔۔۔۔۔

دل میں جانتا ہوں مجھے کچھ بھی یاد نہیں ہے لیکن ایک دفعہ گل کے پاپا کی طبیعت ٹھیک ہو لیں پھر ہم اس معاملے میں بات کریں گے۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے ہبی جان لیکن اپ مجھے اپنے اپ سے دور کیوں کرتے رہتے ہیں مجھے اپنے پاس رکھا کریں نااور اس گل سے دور رہا کریں مجھ سے برداشت نہیں ہوتا میرا دل کرتا ہے اس چڑیل کو۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ دل کچھ کہتی کیف کی گھوری نے دل کی زبان کو بند کیا تھا مطلب کہ گل اپ کے پاس ہوتی ہے تو مجھے برداشت نہیں ہوتا نا سمجھا کرے نا بیوی ہو ناپ کی میں چھوٹی سی پیاری سی بیوی ہوں دل اپنا نچلا لب باہر نکالتے ہوئے معصومیت سے بولی تو کیف کا دل کیا وہ سامنے کھڑی لڑکی کو اپنے سینے میں میچ لے وہ لگ ہی اتنی خوبصورت رہی تھی فروزی کلر کے سوٹ میں اپنے چھوٹے بال کھولے گلے میں دوپٹہ پہنے وہ بے حد معصوم سی گڑیا لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

ہبی جان چلیں میں پورا گارڈن دکھاتی ہوں اپ کے جانے کے بعد نا میں نے اس کا بہت بہت سارا خیال رکھا تھا اور دیکھیں ابھی بھی ویسے کا ویسا ہی جیسے پانچ سال پہلے اپ چھوڑ کے گئے تھے اور ہبی اپ نے کہا تھا نا کہ اپ رات کو واپس ائیں گے تو ہم ائس کریم کھانے جائیں گے لیکن اپ واپس نہیں ائے نا میں نے اس ٹائم کا بہت انتظار کیا ہبی جان لیکن اب اپ مجھے ملے ہیں اپ کو کچھ یاد نہیں میں کیا کروں مجھے پہلے والا ہبی جان چاہیے نہ پہلے والے ہبی جان بن جائے نا دل کیف کے بازو سے اپنا سر ٹکائے اپنے دل کا غبار نکالنے لگی اپنے دل کی باتیں کیف سے کہنے لگی۔۔۔۔۔""""

میں اپنا علاج شروع کروانے والا ہوں میں بھی چاہتا ہوں کہ میری یادداشت واپس اجائیں اور تمہارے ساتھ گزرے جو پل میں نے بتائے ہیں مجھے یاد ائی۔۔۔۔

ہبی جان میرے پاس جو ہم نے پانچ سال پہلے ویڈیوز وغیرہ بنایا کرتے تھے ساری میرے پاس ساری پڑی ہوئی ہے میں اپ کو دکھاؤں۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

نہیں دل ابھی میرا دل نہیں کر رہا ابھی میرے سر میں بہت شدید درد ہو رہا ہے تو ابھی مجھے سونا ہے پلیز مجھے کوئی ڈسٹرب نہ کریں اپنے بازو سے دل کا بازو نکالتے ہوئے کیف وہاں سے چلا گیا تو دل وہاں ہی کھڑی کیف کی پشت دیکھ کر رہ گئی کوئی بات نہیں ہبی جان میں ہوں نا اب اپ کے ساتھ اپ کو کہیں نہیں جانے دوں گی بچپن میں اپ نے مجھ سے پیار کیا تھا نا میرا خیال رکھا تھا تو اب میری باری ہے اپ کا خیال رکھنے کی اپ سے پیار کرنے کی اپ میرے پاس ہے مجھے اتنا ہی بہت ہیں دل بھی گہرا سانس بڑھتے ہوئے مسکراتے اپنے """"""کمرے کی جانب چلی گی تاکہ اپنے ہبی جان کا جا کر سر دبا سکے------

"""""-------------

رات کا وقت تھا لبابہ اور زرتاش ایک مسجد میں ائے تھے لبابہ اکثر اس مسجد میں ایا کرتی تھی کیونکہ اس مسجد میں زرتاش کی عمر کے بچے """---- سپارہ پڑھا کرتے تھے اور لبابہ کچھ نہ کچھ کبھی نہ کبھی بانٹنے کے لیے اس مسجد میں اجایا کرتی تھی

اور اج تو زرتاش بھی اپنی ماں کے ساتھ ایا تھا-----

جان یہاں پر ہم جو بھی مانگتے ہیں کہ اللہ پاک ہمیں دیتے ہیں زرتاش اپنی ماں کو دیکھتے ہوئے بولا تو لبابہ نے حامی بھری ہاں میری جان اپ اللہ پاک سے جو بھی مانگتے ہو نا اللہ پاک اپ کو ضرور دیتا ہے---

ٹھیک ہے جان پھر اج میں نا اپنے اللہ پاک سے ایک سپیشل والی چیز مانگوں گا زرتاش خوش ہوتے ہوئے بولا تو لبابہ نے حیرانگی سے زرتاش کی جانب دیکھا-----

NOVEL-E-MEHAR

ایسا بھی کیا مانگنا ہے میرے بیٹے کو کیا چاہیے مجھے بولو-----

نہیں جان وہ میں اپ سے نہیں مانگوں گا وہ میں اپنے اللہ پاک سے مانگوں گا نا اللہ پاک دیتے ہیں نا تو میں اپنے اللہ پاک سے مانگوں گا زرتاش جلدی سے ان بچوں کی جانب چلا گیا جو کہ نماز پڑھ رہے تھے زرتاش بھی ان میں جا کر بیٹھ گیا زرتاش چھوٹا تھا لیکن وہ بچوں میں جا کر ایسے ہی بیٹھ گیا-------

لبابہ نے گہرا سانس بھرتے ہوئے اپنے بیٹے کو دیکھا اور مسکرائی اس کا بیٹا بے حد خوبصورت ہونے کا ساتھ ساتھ خوبصورت دل کا مالک بھی تھا لبابہ نے اپنے سر پر دوپٹہ سے اچھے سے جمایا اور سامنے بیٹھے بزرگ کے پاس چلی گئی وہ بھی تو اپنے اللہ سے کچھ نہ کچھ مانگنے کے

لیے ائی تھی اس کے پاس سب کچھ تھا اور ایک چیز جو نہیں تھی وہ تھی اس کا راج اپنے راج کو ہی تو اپنے اللہ پاک سے مانگنے اتی تھی اج بھی وہ سامنے بیٹھے بابا جی کے پاس گئی تو بابا جی لبابہ کو دیکھ کر مسکرائے۔۔۔۔۔۔

بیٹا تم پھر اگئی بابا نے اس کا سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو لبابہ کے لبوں پر ایک پیاری سی مسکراہٹ ائی جی بابا اپ ہی تو کہتے ہیں نا کہ ہمیں اپنے اللہ پاک سے مانگنا چاہیے تو میں اپنے اللہ پاک سے مانگنے اتی ہوں اور ان بچوں کو کچھ کھانا دینا تھا تو وہ دینے ائی تھی۔۔۔۔

ہاں بیٹا وہ سب کی سنتا ہے اور تمہاری بھی وہ بہت جلد سننے والا ہے لیکن ایک بات بیٹا ہمیشہ یاد رکھنا جو ماضی میں ہو چکا وہ بھی ٹھیک تھا کیونکہ اللہ پاک جو بھی کرتے ہیں وہ بہتر کرتے ہیں اسے بھول جانا اور جو اگے ہونے والا ہے وہ بھی بہت اچھا ہونے والا ہے وہ سب کی سننے والا ہے اور اس نے تیری بھی سن لی ہے بابا جی اپنے لبوں پر شفقت بڑی مسکراہٹ لاتے ہوئے ہاتھ میں تسبیح پکڑے ہوئے لبابہ سے بولے تو لبابہ نے حیرانگی سے اس بزرگ کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔۔

ہاں سچ کہہ رہا ہوں اس نے تیری سن لی ہے کوئی اس کے سوا نہیں سن سکتا کوئی اپنے بندے پر رحم نہیں کرتا اس کے سوا بیٹا تو کبھی اپنے اللہ سے ناامید مت ہونا بیٹا وہ کبھی اپنے بندوں کو نہیں چھوڑتا کبھی اپنے بندوں کا ہاتھ نہیں چھوڑتا کبھی ساتھ نہیں چھوڑتا اتنے سالوں سے تم یہاں پر آتی ہو دعائیں مانگتی اتنا انتظار کیا ہے کوئی نہ کوئی اس نے بہتری ہے بیٹا تمہاری اس نے یہ اللہ نے تمہیں انتظار کروایا ہے اب تمہارا انتظار ختم ہونے والا ہے بیٹا وہ سنتا ہے سب کہ اس نے سن لی ہے۔۔۔۔۔۔۔

لیکن بابا جس کا انتظار میں کر رہی ہوں اگر وہ اگیا تو کیا میں اسے معاف کر دوں لبابہ نے دل میں تکلیف سموئے بزرگ سے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔

جس کا اتنا انتظار کیا ہے جس کے لیے تم اتنی دعائیں مانگ رہی ہو سامنے اگیا اگر اللہ پاک اسے معاف کر دیتا ہے تو تم بھی معاف کر دینا بیٹا۔۔۔۔

لیکن بابا اس نے میرا دل دکھایا ہے۔۔۔۔۔

دل دکھایا ہے لیکن واپس بھی تو مڑ کر ائے گا نا۔۔۔۔۔

ایسی واپسی کا کیا فائدہ بابا جب مجھے اس کی ضرورت تھی وہ نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

تمیں ابھی بھی اس کی ضرورت ہے بیٹا اور وہ ائے گا تمیں تھامے گا ہاتھ مت چھڑوانا لبابہ نے بزرگ کی بات سنتے ہوئے اپنے بیٹے کی جانب دیکھا جو اپنے ہاتھوں کو اٹھائے اپنے اللہ سے دعائیں مانگ رہا تھا۔۔۔۔۔

اللہ جی ماما کہتی ہیں کہ اپ سب کی سنتے ہیں نا اللہ جی پلیز میرے بابا کو بھی میرے پاس لے ائے نا۔۔۔۔۔

اللہ جی میں اپنے بابا کو نا بہت مس کرتا ہوں اپ بھی تو میرے سے پیار کرتے ہیں نا تو اپ میرے بابا کو میرے پاس بھیج دو اللہ جی

زرتاش اپنی انکھوں میں انسو لائے اللہ سے اپنے باپ کو مانگ رہا تھا لبابہ جو اسے دعا مانگتا دیکھ اس کے پاس ائی تھی اس کے زبان سے ایسی دعائیں سن کر لبابہ کی ہچکیاں بندھی تھی اسے اپنے بیٹے پر جی بھر کر پیار ایا تھا اور راج پر راج پر بے حد غصہ جو اسے چھوڑ کر چلا گیا تھا اور اس کا بیٹا اس سے ملنے کے لیے ترس رہا تھا لیکن اسے ان پر ترس نہیں ارہا تھا لیکن دل میں ایک لبابہ کے بھی دعا تھی کہ کاش راج واپس ا جائے اس کے سامنے اجائے۔۔۔۔

زرتاش میری جان چلو اٹھو گھر چلتے ہیں لبابہ نے زرتاش کے سر پر پیار دیتے ہوئے کہا تو اس نے جلدی سے اپنے ہاتھ اپنے چہرے پر پھیرے اور مسکراتے ہوئے اپنی ماں کی جانب دیکھا ماما میں نے نا اللہ پاک سے سپیشل چیز مانگی ہے اللہ پاک دیں گے نہ مجھے وہ۔۔۔۔

ہاں میری جان اللہ پاک تمہیں ضرور وہ چیز دیں گے تم نے مانگی ہے اللہ پاک سب کی سنتے ہیں ٹھیک ہے چلو ؤ ہم گھر چلتے ہیں لبابہ نے ایک مسکراتے ہوئے اس بزرگ کو دیکھا تو اس بزرگ نے اشارے سے اسے پیار دیا اب پھر لبابا اس مسجد سے زرتاش کو لے کر باہر نکل گئی""""۔۔۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عرشیا تمہیں کیا ہوا ہے تم صبح سے میرے سے ناراض ہو میں دیکھ رہا ہوں مجھ سے بات بھی نہیں کر رہی ہو داعید عرشیہ کے پاس اتا ہوا بولا جو امید کے کپڑے اس طرح کر کے رکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

ہاں میں تم سے ناراض ہوں مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی جاؤ یہاں سے عرشیہ نے ناراضگی میں بولا تو دائید وہ بات یاد کرنے لگا جس سے عرشیہ ناراض ہوئی تھی لیکن اسے کوئی بہت یاد ہی نہیں ارہی تھی۔۔۔۔۔

اچھا بتائیں تو صحیح محترمہ ہوا کیا ہے اپ کو مجھے تو کچھ پتہ نہیں ہے۔۔۔۔۔

ہاں ہاں تمہیں تو کچھ پتہ نہیں ہوتا ہے دواید سب کچھ میں ہی کرتی ہوں جب میں ٹرپ پہ گئی تھی تو تم کام میں بزی تھے اور میں نے تمہیں پوچھا تھا کہ تم مجھے مس کر رہے ہو یا نہیں یعنی کہ تم نے کہا تھا میں تو کام میں بزی ہوں میں اپ کو مس نہیں کر رہا ہوں تو ابھی بھی مجھے کیوں مس کر رہے ہو مجھ سے بات کرنے کی کوشش کر رہے ہو جاؤ اپنا کام کرو جا کے عرشیہ غصے سے امید کے کپڑے استری سٹینڈ پر پھینکتے ہوئے اپنی کمر پر ہاتھ رکھے ہوئے دواید سے بولی۔۔۔۔۔

اور دواید تو عرشیہ کی بات سنتے اپنے ماتھے پر تھپڑ مارا او ہو عرشیہ اپ اس بات سے ناراض ہیں وہ تو میں اپ سے مذاق کر رہا تھا یاد بھی تو ان کو کیا جاتا ہے نا جن کو بھولا جاتا ہو لیکن اپ تو ہر ٹائم میرے دل و دماغ میں بستی رہتی ہے۔۔۔۔۔

بس بس دواید زیادہ مسکے لگانے کی ضرورت نہیں ہے مجھے سب جانتی ہوں میں اپنے کام میں بیزی ہوتے ہو کوئی مجھے مس نہیں کرتے عرشیہ وہاں سے جانے لگی تو دواید نے عرشیہ کی کمر پکڑ کر اپنے سینے سے لگائی اور اس کے کندھے پر اپنا سر رکھ لیا۔۔۔۔۔

محترمہ اپ مجھ سے ناراض مت ہوا کریں کیوں ناراض ہو کر میری جان پر مشکل ڈالتی ہے اپ اس دیوانے پر ترس کھایا کرے عرشیہ """ کے کندھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے دواید نے کہا تو عرشیہ نے اپنی انکھیں بند کی۔۔۔۔۔۔

مسکے لگانا کوئی تم سے سیکھے پیچھے ہو جاؤ عرشیہ نے دواید کو اپنے سے پیچھے کیا اور ناراضگی سے باہر جانے لگی تو دواید نے عرشیہ کا ہاتھ پکڑ لیا

اچھا محترمہ اب ناراض نا ہو چلو کافی دن ہو گئے ہم کہیں باہر گھومنے نہیں گئے اج اپ کو باہر سے ڈنر کروا کر لے کر اتے ہیں دواید نے کہا تو عرشیہ نے مڑ کر دواید کی جانب دیکھا سچی وہ بھی میری فیورٹ والے ریسٹورنٹ میں۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

ہاں ہاں ٹھیک ہیں محترمہ اپ کے فیورٹ والے ریسٹورنٹ ہی جائیں گے چلیں اچھی سی ریڈی ہو جائیں۔۔۔

لیکن میں تو ناراض تھی نا تم سے عرشیہ پھر سے منہ بنا کر بولی۔۔۔۔۔۔

محترمہ اپ کو وہاں پر گول گپے بھی کھلاؤں گا ناراضگی ختم ہو جائے گی گول گپوں کا سن کر عرشیہ کے منہ میں پانی ایا تھا ٹھیک ہے صرف گول گپوں کی وجہ سے مان رہی ہوں ورنہ تمہارے ماننے والے کام نہیں ہے عرشیہ یہ کہتے ہوئے چینجنگ روم کی جانب چلی گئی تو دواید بھی مسکرایا کوئی حال نہیں میرے محترمہ کا بھی اور عرشیہ کے تیار ہونے کا انتظار کرنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ہی عرشیہ بلیک کلر کا سوٹ پہنیں باہر ائی تو دواید اسے دیکھتا ہی رہے گیا۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔ کیسے لگ رہی ہوں دواید

م میری لگ رہی ہو محترمہ دایدنے پیار سے کہا تو عرشیہ نے شرما کر سر جھکا لیا ہے چلو اب شرماتے مت رہو چلیں ہم چلتے ہیں دایدنے عرشیہ کا ہاتھ پکڑا تو دونوں ہی چلے گئے۔۔۔۔۔

لاہور کا فیمس ریسٹورنٹ حویلی ریسٹورنٹ وہاں پر وہ لوگ پہنچے تھے کیونکہ وہ ریسٹورنٹ عرشیہ کا فیورٹ ریسٹورنٹ تھا وہ دونوں ایک جگہ پر جا کر بیٹھے تو دور ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھی اس ٹھنڈی ہوا دور ارقم ہاتھوں میں ڈائری پکڑے کچھ لکھنے میں مصروف تھا۔۔۔۔۔۔۔

ارقم کا بھی یہ فیورٹ ریسٹورنٹ تھا اور یہاں پر اکے وہ ڈائری پکڑے کچھ نہ کچھ سکون سنہری کے بارے میں لکھتا رہتا تھا۔۔۔

اچھا محترمہ اب اپ مجھے بتائیں کہ اپ مجھ سے راضی کیسے ہوں گی دایدعرشیہ کا ہاتھ پکڑے پیار سے کہنے لگا اور دوسری جانب ارقم مسکراتے ہوئے اپنی سنہری کے بارے میں ڈائری پر لکھ رہا تھا جب ایک دم نظر اس کی اوپر اٹھی اور سامنے ہی دایدعرشیہ کا ہاتھ پکڑے کرسی پر بیٹھا تھا۔۔۔۔۔۔

ارقم کا چہرہ کا رنگ پل بھر میں تبدیل ہوا تھا۔۔۔

عرشیہ پتہ ہے مجھے اپ کی سب سے زیادہ خوبصورت چیز کیا لگتی ہے دایداپنی انکھوں سے عرشیہ کو محبت بھری نگاہ سے دیکھتے ہوئے کہنے لگا تو عرشیہ نے ایک ابرو اچکاتے ہوئے دایدکو دیکھا۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

کیا اچھا لگتا ہے تمیں مجھ میں۔۔۔۔۔

تمہارے بال تمہارے سنہری گنگریالے بال جو مجھے بے حد پسند ہیں دایدنے بے اختیار ہی عرشیہ کے چہرے پر اتی گھنگریالے بالوں کے لٹ پکڑ کر اس نے کان کے پیچھے کی تو عرشیہ نے اپنی سنہری انکھوں سے دایدکی کی کالی انکھوں میں دیکھا اور پھر مسکرادی۔۔۔۔۔

عرشیہ کی مسکراہٹ دیکھ ارقم کے دل کو کچھ ہوا وہ تو یہاں پر اس ریسٹورنٹ میں کچھ سکون حاصل کرنے اتا تھا لیکن ہمیشہ وہ عرشیہ کو اپنے سامنے دیکھ اس کے دل میں الجھن سے ہو جاتی تھی اپنے ہی دل کی حالت میں آلجھ جایا کرتا تھا اس کی یادوں سے جتنا دور بھاگتا ہے وہ اسی کے پاس اتی تھی۔۔۔۔۔

اچھا بس بس ایسی باتیں مت کرو میں مان گئی ہوں مجھے بھوک لگی ہے کھانا کھاتے ہیں عرشیہ نے کہا تو تھا اتنے ویٹر کو کھانا ارڈر کر دیا اس سے پہلے کے عرشیہ ارقم کو دیکھتی ارقم نے جلدی سے اپنا چہرے کے اگے ڈائری کر لی اور اپنا چہرہ چھپا لیا ارقم کی انکھوں سے انسو نکلنے لگے تھے۔۔۔۔۔۔

دور کھڑی ایک لڑکی جس نے انکھوں پر چشمہ لگایا ہوا تھا سرخ سفید رنگت والے چہرے انکھوں پر گول مٹول سا چشمہ لگائیں نارمل سے قد والی فروزی کلر کا سوٹ پہنے گلے میں دوپٹہ ڈالے کندھوں تک اتے بال وہ کب سے ارقم کو دیکھ رہی تھی وہ اج سے نہیں وہ جب سے ارقم پاکستان واپس ایا تھا وہ روز اس ریسٹورنٹ میں اکے کچھ نہ کچھ ڈائری میں اپنی سنہری کے بارے میں کچھ لکھتا تھا اور وہ روز اسے دیکھا کرتی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اس کا روز دل کرتا تھا وہ ارقم کے پاس جا کر بیٹھے اس سے پوچھے کہ وہ کون ہے وہ کیا لکھتا ہے ڈائری میں اس کی انکھوں میں اتنی تکلیف کیوں ہوتی ہے اج ہمت کرتے ہوئے اس نے اپنے قدم ارقم کی جانب بڑھائے اور ارقم کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی ارقم کو اپنے سامنے کسی کا سایہ نظر ایا تو اس نے ڈائری ہٹا کر دیکھی تو ایک لڑکی کو دیکھا جلدی سے اپنے انسو صاف کیے وہ لڑکی ارقم کی انکھوں میں انسو دیکھ حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

کیا میں یہاں بیٹھ سکتی ہوں۔۔۔۔۔۔اس لڑکی نے نہایت نرم لہجے میں ارقم سے کہا اس لڑکی کی اواز بے حد خوبصورت تھی ارقم نے اس لڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے پیچھے عرشیہ کی جانب دیکھا اور پھر اس لڑکی کی جانب اور ہاں میں سر ہلایا اور بس چاہتا تھا کہ عرشیہ کے سامنے وہ لڑکی بیٹھ جائے تاکہ عرشیہ اسے نہ دیکھ سکیں۔۔۔۔

جی اپ کون ارقم نے ڈائری بند کی اور اس لڑکی سے پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

میرا نام یشفہ ہے نا اور میں یہاں ریسٹورنٹ میں ایک ویٹر کی جاب کرتی ہوں میں روز اپ کو دیکھتی ہوں کہ اپ جہاں پر اکے کچھ نہ کچھ لکھتے ہیں ڈائری میں تو مجھے اپ میں ایک کشش تھی محسوس ہوتی ہے میرا روز دل کرتا تھا میں اپ سے ملوں اپ کو برا تو نہیں لگا میں اپ سے ملنے اگئی۔۔۔۔

ارقم نے گہرا سانس بھرتے اس لڑکی کو دیکھا جی نہیں مجھے برا نہیں لگا۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

ویسے کیا میں پوچھ سکتی ہوں کہ اپ اس ڈائری میں کیا لکھتے ہیں یشفہ نے ایک نظر ڈائری کی طرف دیکھا اور پھر ارقم کی جانب دیکھ کر پوچھنے لگی۔۔۔۔

نہیں میں اپنی پرسنل باتیں کسی سے ساتھ شیئر نہیں کرتا ایکسکیوزمی ارقم یہ کہتے ہوئے اٹھ کر دوسری سائیڈ سے چلا گیا مزید اپنی سنہری کو دائذ کے ساتھ بالکل بھی نہیں دیکھ سکتا تھا اور ارقم کو جاتے ہوئے یشفہ اپنی کالی انکھوں سے ارقم کی پشت کو دیکھنے لگی میں ایک نہ دن اپ سے پوچھ لوں گی اور اپ مجھ سے ہر بات شیئر کریں گے مجھے یقین ہے یشفا بھی اٹھ کر اندر ہوٹل میں چلی گئی اس کی چھٹی کا ٹائم ہو گیا تھا اس لیے وہ اپنا بیگ لیے اپنے گھر کی جانب چلی گئی تھوڑی ہی دیر بعد عرشیہ بھی دائید کے ساتھ گھر چلی گئی۔۔۔۔۔۔

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگلے دن لبابہ کو افس سے اف تھا اور موسم بھی بہت زیادہ پیارا بنا ہوا تھا اس لیے زرتاش کے کہنے پر وہ اسے لے کر پارک میں چلی گئی۔۔۔۔۔

جان ہم کتنے دنوں بعد باہر گھومنے ائے ہیں نا مجھے بہت مزہ ارہا ہے اپنے ہاتھوں میں فٹبال پکڑے ہوئے وہ لبابہ کو کہنے لگا تو لبابہ نے مسکرا کر اپنے جان یعنی کہ اپنی بیٹے کو دیکھا اور ایک بینچ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔

اچھا ماما میں یہاں پر کھیل رہا ہوں اپ پریشان مت ہوییے گا وہ دور بچوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا تو ان کی جانب چلا گیا وہ ابھی محلے کے ہی بچے تھے لبابہ انہیں جانتی تھی اسی لیے لبابہ نے ادھر زرتاش کو جانے کی اجازت دے دی اور خود موبائل پر بزی ہو گئی۔۔۔۔

دوسری جانب زرتاش کھیلتے کھیلتے اس کی فٹبال سڑک پر چلی گئی زرتاش نے ایک نظر اپنی ماما کی جانب دیکھا جو موبائل پر بزی تھی اور ایک نظر فٹ بال کی جانب جو سڑک کے بیچ پڑا ہوا تھا اور وہ فٹبال کی جانب چل پڑا البابہ ذرا تھوڑا دور ہی تھی اس لیے لبابہ کی نظر نہیں پڑی تھی اہستہ اہستہ زرتاش سڑک کی جانب جا رہا تھا اور دور سے تیز رفتار سے گاڑی زرتاش کی جانب ارہی تھی۔۔۔۔۔

جیسے جیسے زرتاش کے قدم فٹبال کی جانب بڑھ رہے تھے ویسے ویسے وہ گاڑی زرتاس کے جانب بڑھ رہی تھی اس سے پہلے کہ وہ گاڑی زرتاش کو کچل کر جاتی ایک ادمی نے زرتاش کو پکڑ کر اپنے سینے سے لگاتے ہوئے اسے بچایا تھا زرتاش نے ڈر کر اس ادمی کے سینے میں منہ دیا تھا اور رونے لگا تھا اس ادمی نے ایک نظر لبابہ کی جانب دیکھا جو ابھی بھی موبائل پر بزی تھی اسے لبابہ پر بے حد غصہ آیا اور پھر وہ

NOVEL-E-MEHAR

زرتاش کو لے کر دوسری سائیڈ پر چلا گیا لبابہ کو میر کی کال آگئی تھی اور وہ کچھ کام کے بارے میں ڈسکس کر رہا تھا اسی لیے زرتاش کی طرف سے لبابہ کا دھیان ہٹ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

چپ کر جاؤ میرا بچہ چپ کر جاؤ کچھ نہیں ہوا بابا ہے نا بابا تمہارے پاس آگیا ہے ناوہ آدمی زرتاش کو بچانے والا کوئی اور نہیں راج تھا اور اسے اپنے سینے سے لگائے اپنے بیٹے کو اس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے وہ زرتاش کو چپ کروا رہا تھا۔۔۔

بابا سنتے ہی زرتاش نے اپنی بھیگی آنکھوں سے اس آدمی کو دیکھا جس کی گود میں تھا تو وہ دیکھتا ہی رہ گیا تھا دو سے تین دفعہ زرتاش نے اپنی ماما کے دوسرے روم میں اپنے بابا کی تصویر دیکھی تھی پہلے تو وہ اس آدمی کو غور سے دیکھنے لگا کہ اس آدمی کو کہاں دیکھا ہے لیکن یاد آنے پر وہ جلدی سے پھٹی پھٹی آنکھوں سے راج کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

بابا۔۔۔۔۔۔ذرتاش نے زور سے پکارا اور گلے لگ گیا بابا بابا آپ آگئے زرتاش کی آنکھوں سے پھر سے آنسو نکلنے لگے اور اپنی اولاد کو اپنے جگر کے ٹکڑے کو اپنے سینے سے لگاتے ہوئے راج کی آنکھوں سے بھی آنسو نکلے تھے۔۔۔۔۔

بابا بابا آپ کہاں چلے گئے تھے بابا آپ کو پتہ ہے میں آپ کو کتنا مس کیا تھا بابا میں اب آپ کبھی مجھے چھوڑ کر مت جانا ۔۔۔۔ بابا۔۔زرتاش ہچکیاں بھرتے ہوئے راج سے کہنے لگا تو راج نے زرتاش کو اور اپنے سینے میں میچ لیا اور ایک بینچ پر لے جا کر اسے "'''''اپنی گود میں بٹھاتے زرتاش کا چہرہ اپنی جانب کیا۔۔۔۔۔۔

بابا پاس ہے نا میرا بیٹا کیوں رو رہا ہے مت رو راج نے ابھی اپنی آنکھوں سے بہتے آنسو صاف کیا اور پھر اپنے بیٹے کے آنسو صاف کیا۔۔۔۔

پتہ ہے میں نے ناکل مسجد میں جا کر اپنے اللہ پاک سے آپ کو مانگا تھا کہ اللہ جی میرے بابا کو میرے پاس بھیج سے دیکھیں نا اللہ پاک نے میری سن لی اور آپ کو میرے پاس بھیج دیے بابا آپ کبھی مجھے چھوڑ کر مت جانا نہ میں آپ کو بہت سارا مس کرتا ہوں اور بہت سارا پیار بھی کرتا ہوں اب میرے بابا ہیں نا زرتاش راج کے چہرے کو ہاتھ لگا لگا کر یقین کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ اس کے بابا اس کے سامنے ہے۔۔۔۔۔۔

میری جان میرا بچہ میں اپ کا بابا ہی ہوں میں اب کبھی بھی تم سے دور نہیں ہوں گا میرا بچہ میں بھی تم سے بہت پیار کرتا میں نے بھی تمھیں بہت مس کیا ہے میرا بچہ راج زرتاش کے چہرے کے ایک ایک نقش کو چھوتے ہوئے کہنے لگا تو زرتاش دوبارہ سے راج کے سینے سے لگ گیا۔۔۔۔۔۔

دوسری جانب لبابہ نے کال بند کرتے ہوئے زرتاش کی جانب دیکھنے لیکن وہ تو وہاں تھا ہی نہیں وہ ڈرتے ہوئے جلدی سے ان بچوں کی جانب گئی بچو یہاں پر میرا بیٹا کھیل رہا تھا اپ کے ساتھ وہ کہاں ہے۔۔۔۔۔

انٹی وہ اس کا فٹ بال تو سڑک پر گر گیا تھا تو وہ سڑک پر گیا تھا تو اس کا گاڑی بھی مارنے والی تھی تو ایک ادمی اسے اٹھا کر لے گیا ہمیں نہیں پتہ وہ کون ہے وہ بچے یہ کہتے ہوئے اپنے کھلونے اٹھا کر بھاگ گئے جبکہ زرتاش کو کوئی ادمی اٹھا کر لے گیا تھا یہ سن کر تو لبابہ سکتے میں چلی گئی تھی اور جہانگیر دادا جو کب سے لبابا اور زرتاش کا پیچھا کر رہا تھا لبابا کو اکیلے کھڑے دیکھ اس کی جانب قدم بڑھانے لگا وہ کتنے دنوں سے لبابہ کا پیچھا کر رہا تھا اور اس کے بارے میں انفارمیشن اکٹھی کر رہا تھا اتنے اسانی سے تو وہ لبابہ کی جان نہیں چھوڑنے والا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میرا بچہ زرتاش زرتاش کہاں ہو تم لبابہ بھاگتے ہوئے ادھر ادھر زرتاش کو ڈھونڈنے لگی جہانگیر دادا نے اپنی ادمیوں کو لبابا کے پیچھے جانے کا کہا اور خود بھی اپنے قدم اہستہ اہستہ بڑھاتے ہوئے اس کی جانب جانے لگا۔۔۔۔۔۔

بابا میں ناماما کو بتاؤں گا بابا میرے پاس اگئے ہیں پلیز اب میری ماما کو چھوڑ کے مت جانا ناماما اپ کو یاد کر کے بہت روتی ہیں میں بھی اپ کو یاد کر کے بہت روتا ہوں بابا میں مجھے نا اپ سے بہت ساری باتیں کرنی ہیں زرتاش تو روتے روتے اپنے بابا سے اپنی دل کی باتیں کہہ رہا تھا اور راج کو اپنے بیٹے پر جی بھر کر پیار ایا۔۔۔۔۔۔

زرتاش زرتاش بیٹا کہاں ہو تم پلیز میرے پاس واپس اجاؤ لبابہ روتے ہو زرتاش کو اوازیں دینے لگی جب دور سے ہی راج کو لبابہ کی اواز ائی تو اس نے گہری سانس بھرتے ہوئے زرتاش کو بینچ پر بٹھایا اور خود اس کے سامنے اکر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا ابھی میں جا رہا ہوں بیٹا اور رونا نہیں میں جلدی ہی تمہاری اور تمہارے ماما کے پاس واپس اؤں گا اور پھر کبھی تم دونوں سے الگ نہیں ہوں گا۔۔۔۔۔

بابا اپ مت جائیں نا ابھی تو اپ ائے ہیں اور اب جا رہے ہیں پلیز بابا۔۔۔۔۔۔ زرتاش نے راج کا ہاتھ پکڑا تو راج نے اسی ہاتھ پر اپنے لب رکھے مجھے جانا ہوگا ابھی لیکن جلدی تمہاری ماما سے ملاقات ہو گی اور اپنی ماما سے بولنا کہ تمہارا خیال رکھا کریں اگر اج میں نہ ہوتا تو

NOVEL-E-MEHAR

تمہیں کچھ اور جاتا تمہاری ماں کو میں کبھی معاف نہ کرتا راج نے تھوڑا غصہ سے بولا تو زرتاش کو تو کچھ سمجھ نہیں ایا تھا لیکن پھر سے وہ

"""-------- راج کے گلے سے لگ گیا

مس یو بابا جلدی اپئے گا راج زرتاش کی پشانی پر لب رکھے اور ایک نظر دور سے اتی ہوئی لبابہ کو دیکھ کر چلا گیا لبابہ نے دور سے ہی زرتاش کے پاس ایک ادمی کو دیکھا تو دوڑتی ہوئی اس کی جانب ائی-----

زرتاش زرتاش کہاں چلے گئے تھے تم اور یہ ادمی کون تھا مجھے بتاؤ لبابہ نے زرتاش کو اپنے سینے سے لگاتے ہوئے پوچھا وہ تو ڈر ہی گئی تھی تو اس کے بیٹے کچھ ہو نہ جانے ک اپنے بیٹے کو صحیح سلامت دیکھ کر لبابہ کو سکھ کا سانس ایا تھا------

ماما وہ بابا تھے میرے بابا تھے بابا واپس اگئے ہیں زرتاش خوش ہوتے ہوئے بولا تو زرتاش کی زبان سے بابا سن کر لبابہ ایک دم سکتے میں چلی گئی تھی----

"""""بابا--------لبابہ نے دور جاتے ہوئے ادمی کی پشت کو دیکھا اور پھر زرتاش کو دیکھا------

"""---------------

NOVEL-E-MEHAR

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 85 ❤□❤□

جی ماما وہ بابا ہی تھے میرے بابا اتنے پیارے ہے کیا زرتاش خوش ہوتے ہوئے بولا اس کی چہرے پر لبابہ کو الگ ہی چمک نظر آئی تھی اس کی چہرے کی چمک دیکھتے لبابہ کو یقین ہو گیا تھا کے راج واپس اگیا ہے کیا اس کی دعائیں قبول ہو گی تھی کیا واقعی راج اگیا تھا اپنی میڈم کے پاس یہی سوچ کر لبابہ کے دل کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھی ----"""

کیا سوچ رہی ہے ماما۔۔۔زرتاش نے لبابہ کا چہرہ پکڑتے اپنی طرف کیا تو لبابہ نے نفی میں سر ہلایا کچھ نہیں بیٹا اگر وہ تمہارے بابا ہوتے تو مجھ سے ضرور ملتے کیا پتا وہ کوئی اور ہو ابھی ہم چلتے ہے لبابہ نے زرتاش کو سمجھاتے ہوئے اس کے گال پر اپنے لب رکھے تو زرتاش نے منہ بناتے ہوئے اپنی ماما کو دیکھا ۔۔۔۔۔

""جب بابا آئے گے نا تو دیکھنا وہ بابا ہی تھے ۔۔۔

ٹھیک ہے وہ بابا تھے لیکن ابھی گھر چلتے ہے نانا ابو انتظار کر رہے ہے اس سے پہلے لبابہ وہاں سے جاتی سامنے جہانگیر دادا کو دیکھتے لبابہ کے قدم وہاں ہی رکے تھے ۔۔۔۔""

کہاں جا رہی ہو لڑکی۔۔۔۔جہانگیر دادا نے کرخت آواز میں پوچھا تو لبابہ کو غصہ آیا اور اپنے سامنے اتنے بڑے بڑے لوگوں کو دیکھ کے زرتاش نے لبابہ کے سینے میں منہ چھپایا تھا لبابہ نے بھی محسوس کیا تھا زرتاش ڈر رہا تھا اس نے اپنے حصار میں مضبوطی سے چھپا لیا ۔۔۔۔""

؟؟ کوئی کام ہے تو راستہ روکا ہے۔۔۔۔لبابہ نے بھی غصے سے پوچھا ۔۔۔۔۔۔

کام تو تم سے بہت ہے لڑکی اگر کر دو گی تو احسان ہو گا جہانگیر دادا نے لبابہ کو اوپر سے نیچے تک دیکھتے ہوس بھری نظروں سے دیکھا ۔۔۔""

NOVEL-E-MEHAR

اپنی بکواس بند کرو جہانگیر دادا۔۔۔۔لبابہ اس کی بات کا مطلب سمجھتی ہوئی دھاڑی تھی کے زرتاش کو اور ڈر لگا تھا لبابہ کو ایسے بولتے دیکھ جہانگیر دادا نے اپنی موچھوں کو تاؤ دیا تھا ۔۔۔""

لڑکی کیا نام ہے تیرا۔۔۔۔۔لبابہ ملک۔۔۔ایس ایس پی ۔۔۔۔

تیرے گھر میں ایک بڈھا رہتا ہے ایک تو رہتی ہے اور ایک تیرا یہ بیٹا جان سے پیارا جہانگیر دادا نے زرتاش کو ہاتھ لگانا چاہا تو لبابہ نے ڈرتے ہوئے زرتاش کو جہانگیر دادا کے لمس سے دور کیا ۔۔۔۔""

خبردار میرے بیٹے کو کچھ کہا یا اس کے بارے میں کچھ بھی غلط بولا بوٹیاں کر کے کتوں کو کھلا دوں گی مجھے کمزور عورت سمجھے کی غلطی کبھی مت کرنا جہانگیر دادا ۔۔۔۔

تم دادا اپنے گھر میں ہوگے قانون کے سامنے تم مجرم ہو جو بہت جلدی ثابت ہو جایے گا اور تمہارا وہ بھتیجا بھی اس دفعہ پھنسا تو کبھی نکل نہیں سکے گا ۔۔۔۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔دیکھو تو سہی شیرنی کیسے دھاڑ رہی ہے وہ بھی یہ جانتے ہوئے بھی کے وہ اس ٹائم اکیلی ہے اس کے ساتھ کچھ بھی ہو سکتا ہے اور بیٹا بھی ہے شوہر بھی بیچارا چھوڑ کر جا چکا ہے جہانگیر دادا اپنے آدمیوں کو دیکھ کر مزاق اڑانے والے انداز میں بولا ۔۔۔""

ایک عورت تو کمزور ہو سکتی ہے لیکن ایک ماں نہیں میرے بیٹے کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا تو آنکھیں نوچ لوں گی یہ کہتے لبابہ وہاں سے جانے لگی تو جہانگیر دادا نے لبابہ کا بازو پکڑ لیا لبابہ تو ڈر تو لگا کیونکہ وہ وہاں پر واقع میں اکیلی تھی ۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کی جہانگیر دادا سے کچھ کہتا منی اور اس کی ساتھ کی کئی کنر وہاں پر ائے تھے ۔۔۔"""""

آئے ہائے وے ے ے ے۔۔۔تو کیا لڑکی کو چھیڑ رہا ہے شرم نہیں آتی چھیڑتے ہوئے منی جہانگیر دادا کے سامنے۔اتے ہوئی غصے سے بولی منی کو دیکھتے لبابہ کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی ۔۔۔""

تم۔لوگ کون ہو۔۔۔۔۔اتنے زیادہ کنر اپنے ارد گرد دیکھتے جہانگیر دادا غصے سے بولا ۔۔۔۔""

ہم لوگ وہ ہے جس کی دعائیں اور بدعائیں بہت لگتی ہے۔۔۔۔۔منی نے جہانگیر کے سامنے تالیاں مارتے ہوئے کہا۔۔۔""""

پیچھے ہٹو تم لوگ۔۔۔ان سب کو اپنے ار گرد دیکھتے ہوئے جہانگیر غصے سے بولا اتنے سارے کنر دیکھ کر وہاں اور بھی لوگ جمع ہونے شروع ہوئے تھے ۔۔۔۔""

NOVEL-E-MEHAR

تیری تو آنکھیں ہی اتنی بری ہے خبردار تو نے آیندہ کسی لڑکی کو چھیڑا یا میری چندا کو یا میرے زی کو ہاتھ بھی لگایا ہاتھ کاٹ دوں گی منی بھی بے حد غصے سے بولتے وہاں سب کو حیران کر گئی ۔۔۔۔۔۔"""""

آے ے ے چل۔ہٹ۔۔۔منی نے جہانگیر کو دھکا دے کر لبابہ اور زرتاش کو لے گی جہانگیر کو اس کے ادمیوں نے پکڑا تھا اس کی اتنی ہمت کہ اس نے مجھے دھکہ دیا اس کو تو میں زندہ نہیں چھوڑوں گا جہانگیر وہاں جمع ہوئے لوگوں کو دیکھ کر اپنے ادمیوں کو اشارہ کرتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔"""""

منی تم یہاں پر کیسے تو میں کیسے پتہ چلا کہ میں یہاں پر ہوں لبابہ حیران ہوتے ہوئے منی سے بولی۔۔۔۔۔۔

نی چندہ پانچ سال ہو گئے ہیں تیرے کو میرے ساتھ رہتے ہوئے تیرے کو میرا پتہ نہیں چلا کہ جب جب تو مشکل میں ہوتی ہے تب تک میں اتی ہوں ٹھیک ہے نا اور میرا زی بھی تو پریشان تھا نا اس لیے میں اگئی اور میں تیرے گھر گئی تھی تو پتہ چلا تو پارک میں گھومنے گئی ہے تو میں بھی یہاں میں اگئی اور دیکھا تو وہ بڈھا تیرے کو تنگ کر رہا تھا ویسے وہ سا کون کمینہ انسان جہانگیر کو یاد کرتے پھر سے منی کو غصہ ارہا تھا۔۔۔۔۔

ہاہا چھوڑ یار منے کچھ بھی نہیں وہ ایسے ہی کتے بھونکنے اجاتے ہیں تو وہی بھونک رہا تھا تو پریشان مت ہو چلا جا گھر چلتے ہیں اپنے ہاتھ سے """ کھانا بنا کر تجھے کھلاتی ہوں لبابا نے کہا تو منی نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا جانے کا اور پھر لبابہ کے گھر چلی گئی۔۔۔۔۔

""_____________

علیشے نے صبح ہی عرشیہ کو کال کر کے بتا دیا تھا کہ وہ اج ان کے گھر ائیں گے اور عرشیہ نے ضمار اور دراید کو بتایا اور ان کے انے کی تیاریاں کرنے لگی عرشیہ خود ہی کھانا بناتی تھی ۔۔۔۔

ماما کون ارہا ہے یہاں پہ جو اتنا زیادہ کھانا بنا رہی ہیں اپ امید کچن میں اتی عرشیہ سے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔۔

بیٹا وہ جو اپ کو پرنسز کہتا ہے نا وہ انے والا ہے اور اس کے ماما اور پاپا عرشیہ نے امید کے چہرے پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تو امید نے منہ بناتے ہوئے عرشیہ کی جانب دیکھا۔۔۔

ماما وہ کیوں ارہا ہے وہ مجھے بہت تنگ کرتا ہے اپ اسے بولا کرو نا مجھے تنگ مت کیا کریں میں اس کے پرنسز کبھی نہیں بنوں گی۔۔۔

میری جان وہ تو بچہ ہے تنگ کرتا ہے تو اپ اسے منع کر دیا کرو کوئی بات نہیں ابھی اپ لوگ چھوٹے بچے ہو نا اس لیے اور وہ اپ کا دوست بھی ہے تو اپ اس کی دوست بن جاؤ پھر اپ کو پرنسز نہیں بولے گا تو پھر تو اپ کو دوست بولا کرے گا۔۔۔۔

نہیں ناماما اگر میں دوست بن گئی تو پھر وہ اور تنگ کرے گا مجھے اس کی دوست نہیں بننا نہ ہی مجھے اس کی پرنسز بننا ہے مجھے اس نے بہت ڈر لگتا ہے وہ ایسے مجھے ہاتھ بھی لگاتا ہے نا۔۔۔۔

میری جان میرا بچہ چلو ٹھیک ہے میں نا باسل کو سمجھاؤں گی کہ وہ تمہیں ہاتھ نہ لگایا کرے اور تمہیں پرنسز بھی نہ بولے کہ اب خوش میرا بچہ۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

جی ماما میں خوش ہوں امید انکھیں پٹپٹاتے ہوئے عرشیہ کو بولتے ہیں اپنے کمرے میں بھاگے تو عرشیہ مسکراتے ہوئے دوبارہ سے کھانا بنانے لگ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

عرشیہ کھانا بنا کر فارغ ہوتے ہوئے کمرے میں گئی اور کپڑے چینج کرنے لگی تھوڑی ہی دیر میں علیشے حاشر اور باسل گھر میں داخل ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔

السلام علیکم انٹی باسل نے پیار سے عرشیہ کو کہا تو عرشیہ کو باسل پر بے حد پیار ایا۔۔۔

وعلیکم السلام میرا بچہ کیسا ہے عرشیہ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تو باسل مسکرایا علیشے کیسی ہو تم عرشیہ نے پوچھا تو علیشہ نے عرشیہ کو گلے لگایا ہاں میں ٹھیک ہو عرشیہ تم کیسی ہو ۔۔۔۔۔۔""

اللہ کا شکر ہے علیشے میں بھی ٹھیک ہوں اجاؤ اندر علیشے حاشر بھائی عرشیہ نے ان کو ڈرائنگ روم میں بٹھایا۔۔۔۔۔۔

باسل نے ہاتھ میں چھوٹا سا ٹیڈی بیئر پکڑا ہوا تھا۔۔۔

باسل یہ ٹیڈی بیئر کس کے لئے لے کر ائے ہو عرشیہ نے حیرانگی سے باسل سے پوچھا۔۔۔۔

وہ انٹی میں اپنی پرنسز کے لیے لے کر ایا ہوں نا اسے ٹیڈی بیئر پسند ہے نا اسی لیے باسل اپنی بتیسی دکھاتے ہوئے عرشیہ کو بولا تو وہاں پر عرشیہ کا قہقہ گونجا تھا۔۔۔۔

کوئی حال نہیں تمہارا باسل تم اسے پرنسز مت بولا کرو وہ تم سے ڈرتی رہتی ہے اور تم ہو کے اسے ڈراتے رہتے ہو۔۔۔۔۔۔۔

انٹی قسم سے میں نے اسے بالکل بھی نہیں ڈرایا میں تو اسے بلیو بیری پرنسز کہتا ہوں اس کی انکھیں ویسے نیلی ہیں نا تو مجھے اس کی انکھیں بہت پسند ہے اور وہ ڈرتی کیوں ہیں میں اس کا دوست ہوں نا مجھ سے ڈرا مت کریں۔۔۔۔۔۔

اوکے انٹی میں ائندہ اسے نہیں ڈراؤں گا اپ امید کو بلائیں تو سہی نا کدھر ہے میں نے اس کے ساتھ کھیلنا ہے۔۔۔۔

اتنے میں ضمار بھی ڈرائنگ روم میں داخل ہوا تو حاشر کھڑا ہوا اارے بڑے بڑے لوگ نظر اگئے ہیں اب تو ہم سے ملاقات بھی نہیں کرتے حاشر نے دوبارہ سے طنز کرتے ہوئے کہا تو ضمار مسکرایا۔۔۔۔۔۔۔

اتنے بھی طنز کرنے کی ضرورت نہیں ہے اگر میں تم سے ملنے نہیں اتا تم مجھ سے ملنے اجایا کرو تمہیں کون سے گھر میں آنے سے منع کرتا ہے کوئی ضمار کے گلے ملتے ہوئے کہا تو حاشر نے بھی منہ بناتے ہوئے ضمار کو دیکھا باتیں بنانا کوئی تم سے سیکھیں۔۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

ہاں تو تم طنز کرتے ہو تو میں باتیں نہیں بنا سکتا کیا چلو بیٹھو ضمار نے حاشر کو کہا تو حاشر بھی بیٹھ گیا۔۔۔۔۔السلام علیکم بھائی علیشے نے بھی ضمار کو سلام کیا تو ضمار نے علیشے کا سر پر ہاتھ رکھا کیسی ہو ۔۔۔۔۔۔۔

اللہ کا شکر ہے بھائی میں ٹھیک ہوں اپ سنائیں اپ کیسے ہیں ۔۔۔۔۔

""ہاں تمہارے سامنے ہوں ہٹا کٹا پیارا ہوں۔۔۔۔۔۔

ہاں میرا بھائی پیارا تو ہے اس میں کوئی شک نہیں علیشے نے کہا تو دادید بھی کمرے میں داخل ہوا اگر تمہارا بھائی پیارا ہے تو ذرا اس طرف نظر بھی ڈال لو یہ بھائی بھی پیارا لگ جائے گا دادید نے کہا تو علیشے کا قہقہ وہاں پر پہنچا تھا ہاں ہاں ٹھیک ہے میرے دونوں بھائی بہت پیارے ہیں اب خوش۔۔۔۔۔۔۔

ہاں شوہر تو کبھی پیارا لگا نہیں بھائی ہی پیارے لگتے ہیں ان دونوں کی تعریف کرتے دیکھ حاشر نے بھی جیلس ہوتے ہوئے کہا تو سب کا قہقہ وہاں پر گونجا تھا حاشر تمہاری جلیسی اب تک گئی نہیں بڑھے ہو رہے ہو لیکن جیلس ہونا تم نے نہیں چھوڑا۔۔۔۔۔

خیر بڈھا تو میں بالکل بھی نہیں ہو رہا ابھی تک جوان ہوں میری بیوی سے پوچھ لو حاشر نے علیشے کو کندھا مارتے ہوئے ایک انکھ ونک کرتے ہوئے کہا تو علیشے کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حاشر شرم بھی کر لیا کرو پتہ نہیں کہاں کہاں سے باتیں اپ کے دماغ میں اجاتی ہیں اپنے بھائیوں کے سامنے حاشر کے اس طرح بات کرنے سے علیشے کو بے حد شرم محسوس ہوئی تھی لیکن وہ کیا کرتی اپنے اس بے شرم شوہر کا۔۔۔۔۔۔۔

انٹی امید کو بلا بھی دیے نا میں نے اسے اپنا ٹیڈی بیئر دینا ہے سب کو باتیں کرتا دیکھ باسل پھر سے بولا تو ضمار نے گھور کر باسل کی جانب دیکھا ۔۔۔۔۔۔

تم کیا میری بیٹی کو تنگ کرتے رہتے ہو پہلے تم مجھے بتاؤ نا میری بیٹی تم سے بہت تنگ ہے ضمار نے کہا تو باسل نے اپنا نچلا ہونٹ باہر نکالتے ہوئے اپنی ماما اور پاپا کو دیکھا۔۔۔۔۔۔

ماما انکل ڈانٹ رہے ہیں انکل گندے ہیں میں کبھی ان سے بات نہیں کروں گا اپنے باپ کے سینے سے لگتے ہوئے باسل بولا تو حاشر نے ضمار کو دیکھا۔۔۔۔۔

کیا مسئلہ ہے بھئی اگر میرا بیٹا تم لوگوں کی بیٹی کو پرنسز بنانا چاہتا ہے ایک تو میرے بیٹے کے پیچھے ہی پڑ گئے ہوں۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

تو تمہارا بیٹا چھوٹے ہوتے ہی ٹھرکی پن جھاڑ رہا ہے تو کیا میں اپنی بیٹی کو ٹھرکی پن کو دے دوں کبھی بھی نہیں میں اپنی پرنسز کو نا کبھی کسی کو نہیں دوں گا میں اس کو ہمیشہ اپنے پاس رکھوں گا اتنے میں امید بھی کمرے میں داخل ہوئی تھی باسل کو دیکھ کر منہ بنا کر سیدھا ضمار کے پاس جا کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔""""

کیوں میری پرنسز تم میری پرنسز بننا چاہتی ہو کہ اس باسل کی ضمار نے جان بوجھ کر تنگ کرتے ہوئے کہا تو امید نے غصے سے باسل کی طرف دیکھا بابا میں کسی کے پرنسز نہیں بننا مجھے صرف اپنے بابا کی پرنسز بننا ہے اور مجھے کہیں نہیں جانا امید نے بھی ضمار کے سینے میں منہ دیتے ہوئے کہا تو ضمار اپنی بیٹی پر بے حد پیار آیا تھا یہ وہ بچی تھی جو ضمار کو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز تھی اتنا تو اسے اپنا بیٹا بھی عزیز نہیں تھا جتنا اسے امید عزیز تھی اپنے بیٹے سے وہ بے حد پیار کرتا تھا لیکن امید سے الگ ہی اس کی پہچان تھی وہ امید اس کے لئے ایسی تھی جیسے اس کی روح کا کوئی ایک حصہ ہوا گر امید الگ ہو گئی تو ضمار زندہ نہیں رہ پائے گا۔۔۔۔۔۔۔

پرنسس یہ میں تمہارے لیے ٹیڈی بیئر لے کر آیا تھا باسل سب کی بات تو اگنور کرتے ہوئے اٹھ کر امید کے پاس جا کر اسے ٹیڈی بیئر دینے لگا تو امید نے ایک نظر ماما کو دیکھا عرشیہ کو دیکھا پھر ضمار کو دیکھا تو ضمار نے ہاں میں سر ہلا یا بیٹا مہمان ہے نا وہ مہمان کوئی چیز لے کر اتے تو ان سے لے لیتے ہیں۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے بابا آپ کہتے تھے تو میں لے لیتی ہوں امید نے وہ ٹیڈی بیئر لیا تھینک یو باسل اس کے تھینک یو کہنے پر باسل بے حد خوش ہوا چلو ہم باہر جا کر کھیلتے ہیں امید کا ہاتھ پکڑے وہ باہر کو بھاگ گیا اور امید بیچاری کچھ کہہ بھی نہ دے سکی۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

حاشر اپنے بیٹے کو سمجھا لو میری بیٹی سے دور رہیں۔۔۔۔۔

پھر میں نے اگر لو میرج کی تھی علیشے سے تو میرا بیٹا بھی کرے گا اب تمہاری بیٹی ہو گی تو کیا ہی بات ہے ہماری دوستی رشتہ داریوں میں بدل جائے گی نا حاشر بھی جان بوجھ کر ضمار کو تنگ کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

تمہیں نا زندہ چھوڑ کے میں نے غلط ہی کر دیا ہے ضمار نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

تو میں نے بھی تمہیں بچایا میری وجہ سے تم زندہ ہو حاشر بھی کہاں پیچھے رہنے والا تھا وہ بھی اپنا احسان جتانے لگا۔۔۔۔۔

""""۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔ماضی

دیکھو بلیک شیڈو مجھے مارنے سے تمہیں کوئی فائدہ نہیں ہو گا پیپر تو تمہیں مل ہی گئے ہیں اگر تم مجھے چھوڑ دو تو میں اپنی بیوی اور بچے کے ساتھ زندگی گزار سکوں گا کہ تم اس معصوم بچے پر ترس نہیں اتا حاشر نے بلیک شیڈو کو اپنے باسل کی یاد دلاتے ہوئے کہا تو بلیک شیڈو کی نظروں کے سامنے ایک پل کو وہ بچا آیا جو بے حد خوبصورت تھا۔۔۔۔۔

لیکن مجھے حکم ملا ہے تمہیں مارنے کا اور بلیک شیڈو جو کام پکڑ لیتے ہیں اسے پورا کرتا ہے بلیک شیڈو بھی کرخت اواز میں بولا تو حاشر نے گہرا سانس بھر کے بلیک شیڈو کی جانب دیکھا اتنے برے تم ہو نہیں جتنے برے تم بنتے ہو دیکھو اگر تم مجھے چھوڑ بھی دو نا تو میں تمہارے بارے میں کسی کو نہیں بتاؤں گا وعدہ لے لو اپنے بچے قسم کھا کر کہتا ہوں لیکن مجھے اپنے بچے سے جدا مت کرو ابھی تو مجھے خوشیاں دیکھنی نصیب ہوئی ہیں حاشر کے لہجے میں ایک اذیت تھی ایک التجا تھی جو بلیک شیڈو کو اپنا ارادہ بدلنے پر مجبور کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

دیکھو تمہاری بھی تو بیٹی ہے نہ ایک اگر اسے کوئی کچھ کہہ دے یا تو میں اسے دور کر دے تو اس سے پہلے کہ حاشر کچھ کہتا بلیک شیڈو نے اپنی کالی انکھوں سے اس نظر سے دیکھا تھا کہ حاشر کی زبان وہاں ہی بریک لگی تھی مجھے میری امید سے کوئی دور نہیں کر سکتا سمجھے کوئی بھی نہیں بلیک شیڈو حاشر کا غریبان پکڑ تو اسے جنجھوڑا تھا اور اپنا سر پکڑے ادھر سے ادھر چکر لگانے لگا اسے سمجھ نہیں ارہا تھا وہ کیا کرے اسے وہ بچہ بھی یاد ارہا تھا جو کہ اب صرف دو دن کا تھا۔۔۔۔۔۔

بلیک شیڈو نے پھر حاشر کی جانب دیکھا اور حاشر نے بلیک شیڈو کی جانب اور پھر وہ پل ایا جب علیشے کو کمرے میں لے کر ایا گیا تھا علیشے کے سامنے بلیک شیڈو یعنی کہ ضمار نے حاشر کو چاکو مارا تھا علیشے روتے ہوئے باہر کی جانب چلی گئی علیشے کے جاتے ہی حاشر کو بلیک شیڈو نے ہاتھ اگے بڑھاتے ہوئے اٹھایا اور بلیک شیڈو نے اسے سچ میں نہیں مارا تھا اندر اس نے خون بھرے غبارے بھر گئے اندر رکھے تھے تا کہ وہ جہانگیر دادا کو بتا سکیں۔۔۔۔۔۔

تم نے مجھے چھوڑ کر مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے بلیک شیڈو ائی ہوپ کہ یہ احسان میں کسی طرح تم پر اتار سکوں۔۔۔۔۔

میں نے تم پر نہیں اس معصوم بچے پر احسان کیا ہے کیونکہ میں کسی معصوم بچے کا باپ کا سایہ اس کا سر سے نہیں اٹھانا چاہتا جس کا کوئی قصور نہ ہو جہانگیر دادا نے مجھے تمہیں مارنے کے لیے کہا تھا وہ میں نے تمہیں جہاں گیر دادا کے سامنے مار دیا باقی تم جانو اور تمہارا کام۔۔۔۔

ویسے بلیک شیڈو تو اس کام کو چھوڑ کر ارامی۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

کبھی نہیں حاشر یہ کبھی مت سوچنا کہ میں یہ کام کبھی سوچوں گا تم لوگ تو ایک حکم کے غلام ہوتے ہو لیکن میں کسی کے حکم کا غلام نہیں ہوں نہ ہی مجھے کسی کا حکم کا غلام بننا آتا ہے میں اپنی مرضی سے کام کرتا ہوں جب چاہے کسی کا کام تمام کر سکتا ہو مجھے کوئی روکنے والا نہیں اور امید کرتا ہوں کہ تم بھی مجھے اس کام سے نہیں روکو گے امید کرتا ہوں ضمار نے جس لہجے میں کہا تھا حاشر نے لب میچے ضمار کو دیکھا ٹھیک ہے میں تمہیں اس کام کے نہیں روکوں گا تھینک یو سو مچ۔۔۔

اور تمہاری بیوی جو مجھے بد دعائیں دے کر گئی ہیں نا اس کو کہنا کہ بھائی ہوں میں اس کا بد دعائیں واپس لے لیں میں نہیں چاہتا اس کی بد دعائیں مجھے کبھی اپنی بیٹی یا اپنے گھر والوں سے الگ کریں پہلے ہی میرا گھر اجڑ چکا تھا ضمار نے غمگین لہجے میں کہا تو حاشر نے ہاں میں سر ہلا یا اور پھر جیسے داید علیشہ کو لے کر نکلا تھا حاشر بھی اپنی پچھلی گاڑی سے اپنے گھر کی جانب نکل چکا تھا اور حاشر کو اپنے سامنے زندہ دیکھ علیشے حیران رہ گئی تھی پھر حاشیر نے سارا معاملہ علیشے کو بتایا تو علیشہ کو بے حد افسوس ہوا کہ اس نے اتنی زیادہ غصہ بھی کیا بد دعائیں بھی تھی ضمار بھائی تو پھر بہت اچھے ہیں نا ہم ان سے ضرور ملنے جائیں گے اور میں ان سے معافی مانگ لوں گی علیشے حاشر کے گلے لگتے ہوئے رونے لگی تم حاشر نے اپنے اس معصوم سے سی گرین انکھوں والے بچے کو دیکھا جو ٹکر ٹکر اپنے باپ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اس بچے کی خاطر ضمار نے مجھے چھوڑا ہے یہ میرا لکی چیمپ ہے حاشر نے باسل کے ماتھے پر بوسہ دیا تو وہ کھلکھلا کر ہنس پڑا تھا اور سکون سے انکھیں بند کر لی ہوں اور ان کی فیملی مکمل ہوئی تھی۔۔۔۔

دوسری جانب جب دائد اور عرشیہ کو پتہ چلا کہ ضمار نے حاشر کو نہیں مارا تو وہ بھی ضمار کے پاس ائے تھے تم لوگوں کو کیا لگا تھا کہ میں اتنا ظالم ہوں گے ایک دو دن کے بچے کو باپ کو مار دوں اس بچے میں مجھے اپنی امید نظر اتی ہے اگر کوئی مجھے امید سے الگ کر دے تو میں اس زندہ نہیں چھوڑوں گا وہ تو پھر ابھی نیا نیا باپ بنا تھا میں اسے کیسے مار سکتا تھا باقی جہانگیر داد اکا رہا میں وہ میں نے جو دکھا دیا ضمار نے ان دونوں کی کنفیوژن بھی کلیئر کر دی تھی۔۔۔۔"""""""

"""""---------- -----------حال

ویسے تمہیں یاد ہے ضمار تم نے اسی باسل کی وجہ سے مجھے چھوڑا تھا اور جو میرا لکی چیمپ ہے۔۔

یاد ہے مجھے اس ٹھرکی کی وجہ سے میں نے چھوڑا تھا مجھے کیا پتہ تھا میری بیٹی کے پیچھے ہی پڑ جائے گا ورنہ میں تمیں نا ہی چھوڑتا نہ ہی تم پہ جاتا ضمار نے انکھ مارتے ہوئے کہا تو حاشر نے ضمار کی کمر میں مکہ مارا شرم کرو کچھ بچوں کے سامنے کیسے باتیں کر رہے ہو ایسے ہی وہ سب

بیٹھے اپس میں باتیں کرنے لگے دوسرے جانب باسل امید کا ہاتھ پکڑے اسے امید کے کمرے میں لے گیا تھا واؤ امید تمہارا کمرہ تو بہت خوبصورت ہے وہ سارے کمرے کو دیکھتے ہوئے بولا جہاں پر امید ضمار عرشیہ اور دائد کی تصویریں لگی ہوئی تھی اور وہ پورا کا پورا پنک کمرہ جو بے حد خوبصورت تھا۔۔۔۔۔۔

ہاں خوبصورت تو ہے یہ میرے بابا نے بنایا ہے نا اس لیے خوبصورت ہیں امید بھی وہاں پر بیٹھ کر باسل کو اپنی نیلی انکھوں سے دیکھتے ہوئے بولی تو باسل نے اپنی سی گرین انکھوں سے امید کو دیکھا۔۔۔۔۔

تمہاری انکھیں کتنی خوبصورت ہیں نا۔۔۔۔۔

ویسے تمہاری انکھیں بھی خوبصورت ہیں امید بھی اس کی سی گرین انکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی جو باسل کی سرخ و سفید رنگت پر بے حد خوبصورت لگتی تھی شاید وہ اگے جا کر اس پورے خاندان کا خوبصورت ترین انسان بننے والا تھا۔۔۔۔۔۔

تمہارے لیے جو ٹیڈی بیئر لے کر ایا تھا وہ اچھا ہے نا باسل امید کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا تو امید نے ہاں میں سر ہلایا ہاں پیارا ہے ۔۔۔۔۔۔

اب تم نے اسے ہمیشہ اپنے پاس رکھنا ٹھیک ہے باسل نے اپنا ہاتھ اگیا کیا تو امید نے پہلے باسل کو دیکھا اور پھر ٹیڈی بیئر کو پھر اس کا ہاتھ پکڑ لیا اوکے فرینڈز امید نے بھی مسکراتے ہوئے کہا تو باسل اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

"""""_____________

اج کیف طہام کے ساتھ ہاسپٹل گیا تھا اور اب وہ دونوں ڈاکٹر کے سامنے بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

مسٹر کیف اپ کے کیس اتنا سیریس ہے تو اپ نے پچھلے پانچ سالوں میں اپنا علاج کیوں نہیں کروایا ڈاکٹر حیران تھا کہ ایک شخص کی یادداشت چلی گئی ہے اس نے اپنا علاج کیوں نہیں کروایا۔۔۔۔۔

کیف نے ایک نظر طہام کو دیکھا اور پھر ڈاکٹر کو ڈاکٹر جنہوں نے میری جان بچائی تھی ان کے پاس اتنے پیسے نہیں تھے کہ وہ میرا علاج کروا سکتے ہیں اور مجھے نہ ہی اپنے گھر والوں کا پتہ تھا تو اسی لیے میں نے بھی کچھ نہیں س بارے میں سوچا۔۔۔۔۔

یہ بہت اچھا ہوا کہ اپ کو اپنے گھر والے مل گئے ہیں وہ ڈاکٹر طہام کا دوست تھا اس لیے وہ اتنی اسانی سے بات کر رہا تھا طہام نے سب کچھ اسے بتا رکھا تھا طہام اپ کو میرے پاس لے کر ایا ہے اپ بھی میرے بڑے بھائیوں جیسے ہیں کیف بھائی اور اپ کا میں اچھے سے علاج کروں گا اپ اس بات کی ٹینشن مت لیں۔۔۔

تمہیں پر اپر ان کے میڈیسن کا خیال رکھنا ہے ان کا کبھی بھی سر میں درد ہو تم نے فورا مجھے بتانا ہے اور انشاءاللہ میں کوشش کروں گا کہ میں ان کا ایسا علاج کروں کہ ان کی یاداشت جلد سے جلد واپس اجائیں ویسے اپ لوگ کوشش کریں کہ اہستہ اہستہ اپ لوگ ان کو پرانی یادیں یاد دلانے کی کوشش کرنے پرانی آپ لوگوں کے ساتھ گزرا ٹائم دکھائیں یا ان کو یاد کروانے کی کوشش کریں تو شاید اپنے دماغ پر تھوڑا بہت زور ڈالیں تو تب بھی ان کی یادداشت جلدی ہی واپس اسکتی ہیں اور یا کام اپ لوگوں نے بہت احتیاط سے کرنا ہے یہ نہیں کہنا کہ ایک دم سے ان کو اپ ساری چیزیں یاد دلانا شروع کر دو تو ان کے دماغ میں برا اثر پڑے گا تم سمجھ رہے ہو نا طہام۔۔۔۔۔

ہاں ہاں احمد میں سمجھ گیا ہوں کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو میں دل کو سمجھا دوں گا اور خود بھی سمجھ گیا ہوں تم اس بات کی فکر مت کرو تو بس مجھے میڈیسن دے دو جو کہ میں نے جو کیف بھائی کو کھلانی ہے۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں میڈیسن لکھ دیتا ہوں ساری رپورٹس وغیرہ دیکھ کر احمد نے کیف کے لیے میڈیسن لکھ دی تو طہام احمد سے ہاتھ ملاتا ہوا کیف کو لیے گھر کی جانب اگیا کیف گھر اتے ہی کمرے میں چلا گیا تو دل نے طہام سے پوچھا کہ ڈاکٹر نے کیا کہا جو احمد نے کہا تھا طہام نے سب کچھ بتا دیا دل تمہیں اب اہستہ اہستہ سب کچھ بھائی کو یاد کروانا ہے ٹھیک ہے اگر کبھی بھی یاد کرتے ہوا ان کے سر میں درد ہو تو تم نے ان کا اچھا سا خیال رکھنا ہے اور احتیاط کرنی ہے کہ دوبارہ تم ان کے سامنے ماضی کا ذکر نہ کرو سمجھ رہی ہو تم۔۔۔۔۔

ہاں ہاں طہام میں سمجھ گئی ہوں تم فکر مت کرو ابھی میں ہی جان کے پاس جاتی ہوں اور ان کو کچھ پرانی پکچرز وغیرہ دکھاتی ہوں کیا پتا انہیں کچھ یاد اجائیں دل بھی یہ کہتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئی تو طہام بھی اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔""""

""""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دل کمرے میں گئی تو کیف بیڈ پر بیٹھا ہوا تھا دل ایک بڑی سی البم نے کال کر کیف کے پاس بیٹھ گئی کیف نے پہلے دل کو دیکھا اور پھر اس البم کو۔۔۔۔۔

اس البم میں کیا ہے ٹائپ نے حیرانگی سے دل سے پوچھا۔۔۔۔۔

اس میں ناہماری بہت پرانی یادیں ہیں اور ڈاکٹر نے کہا ہے ناپ کو یاد دلانا پڑے گا تو اس لیے میں اج البم لے کر اپ کے پاس ائی ہوں اج کوئی بہانہ نہیں چلے گا دل نے منہ بناتے ہوئے کہا تو کیف نہ گہرا سانس برتے ہوئے اس البم کو دیکھا ٹھیک ہے تم جو کرنا چاہتی ہو کر لو کیا پتہ مجھے کچھ یاد اجائے۔۔۔۔۔۔۔

ہبی جان یہ دیکھیں یہ وہ تصویر ہے جب ہم ائس کریم کھانے گئے تھے اور اپ نے میرے ناک پہ لگائی تھی اور طہام نے وہ تصویر بنائی تھی اس تصویر میں کیف نے دل کے ناک پر ائس کریم لگائی ہوئی تھی اور طہام تصویر بنا رہا تھا کیف اس تصویر کو دیکھنے لگا اور پھر دوسرے تصویر جو دل نے کیف کو دکھائی تھی وہ کیف نے دل کو اپنی گود میں اٹھایا ہوا تھا اور اسے باہر لے کے جا رہا تھا اور دل نے کیف کے سینے پر اپنا سر دیا ہوا تھا اور یہ بھی طہام نے تصویر بنالی تھی اہستہ اہستہ کئی تصویریں وہ البم میں دکھاتی د

اہستہ اہستہ کئی تصویریں وہ البم میں دکھاتی دکھاتی گئی تو کیف کے دماغ نے اپنے زور ڈالا تو اسے ہلکی ہلکی پرچھائیاں نظر انے لگی تھی جیسے یہ منظر وہ پہلے بھی کر چکا ہے یا وہ دیکھ چکا ہے اپنی انکھیں زور سے بیچے وہ ان پلوں کو یاد کرنے لگا ہلکے ہلکے دھندلے پرچھائی اس کو انکھوں کے اگے گھومنے لگے۔۔۔۔۔۔

دل اپنے ہبی جان کو دیکھ رہی تھی جو انکھیں بند کیے شاید اپنا ماضی یاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن کیف کے سر میں شدید درد ہونے لگ گئی تھی اس نے ایک دم سے اپنی انکھیں کھولی تو اپنی دھندلی انکھوں سے دل کو دیکھا کیف کی انکھوں سے پانی نکلنے لگا۔۔۔۔۔

ہبی جان اب ٹھیک تو ہے نا کیا ہوا ہے اپ کو۔۔۔۔

نہیں کچھ نہیں ہوا جلدی اٹھاؤ اپنا یہ البم میرے سر میں شدید شروع ہو گیا ہے کیف نے البم کو دور پھینکا تو دل نے اس البم کو حیرانگی سے دیکھا اور پھر کیف کو جواب سر پکڑے بیٹھ سے ٹیک لگا گیا تھا دل کو پریشانی ہوئی اور اس افسوس بھی ہوا کہ اس نے ہبی جان کو کیوں تصویریں دکھائی اور اس کی وجہ سے اس کے ہبی جان کے سر میں درد شروع ہو گئی ہے۔۔۔۔۔۔

ہبی جان لائے میں اپ کا سر دبا دیتی ہوں اپ میری وجہ سے اپ کا سر میں درد شروع ہو گئی ہے نا دل نے کیف کے سر پہ ہاتھ لگایا تو دل کیف نے دل کا ہاتھ جھٹکا کوئی ضرورت نہیں ہے تم جاؤ یہاں سے میں سو جاؤں گا تو کر لوں گا ارام اس سے پہلے کہ دل کچھ کہتی گل کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔۔۔

دل گل کو اپنے کمرے میں دیکھ کر غصے سے اس کی جانب دیکھنے لگی گل اپ کو کسی نے تمیز نہیں سکھائی کیونکہ اسے کپل کے کمرے میں دروازہ کھٹکھٹا کراتے ہیں نہ کیسے منہ اٹھا کے اجاتے ہیں دل نے غصے سے کہا تو کیف نے گل کو دیکھا جس کی انکھوں میں ہلکی ہلکی نمی اگئی تھی۔۔۔۔۔

یہ کیسے بدتمیز سے بات کر رہی ہیں گل سے اگر وہ اہی گئی ہے تو اسے کچھ بات کرنی ہوگی کیف کے ڈانٹنے سے دل منہ کے مختلف ڈیزائن بناتے ہوئے کیف کے پاس بیٹھ گئی تو گل نے کیف کو دیکھا کیف وہ مجھے کمرے میں ڈر لگ رہا تھا تو سوچا تمہارا ساتھ کچھ باتیں کر رہا ہوں۔۔۔

نہیں گل ابھی نہ میرے ہبی جان کے سر میں بہت درد ہو رہی ہے تو میں ان کا سر دبانے لگی ہوں تم بعد میں انا ٹھیک ہے جاؤ دل نے دانت کچکچاتے ہوئے گل کو کہا تو گل نے کیف کو دیکھا۔۔۔۔۔۔

ڈر کیوں لگ رہا ہے تمہیں طبیعت جو ٹھیک ہے نا۔۔۔

ہاں کیف طبیعت ٹھیک ہے لیکن۔۔۔۔۔

لیکن ویکن کچھ نہیں میں نے کہا نا ہبی جان کے سر میں درد ہو رہا ہے تو تم جا سکتی ہو ہے نا کیوں ہبی جان میں ٹھیک کہہ رہی ہوں نا دل نے انکھیں دکھاتے ہوئے کیف سے پوچھا تو کیف نے ہاں میں سر لایا ہاں گل میرے سر میں واقعی درد ہو رہا ہے تو رات کو بات کرتے ہیں کیف کے کہنے سے گل نے غصے سے دل کی جانب دیکھا اور پیر پٹکتے ہوئے کمرے سے باہر چلی گئی۔۔۔۔۔۔

لائے ہبی جان اپ کا سر دبا دوں اس سے پہلے کہ کیف کچھ اور کہتا دل سیدھی ہو کر بیٹھی اور کیف کا سر اپنے گود میں رکھ لیا میں نے کہا نہ کچھ مت بولے میں دباتی ہوں پانچ سال پہلے جب میں چھوٹی تھی تو اپ کہتے تھے کہ دل کی ہاتھوں میں جادو ہے ہاتھ لگاتے تو اپ کا درد ٹھیک ہو جاتا ہے کیف کا سر دباتے دباتے ساتھ میں باتیں بھی کرنے لگی۔۔۔۔۔۔

دل کے دبانے سے کیف کو واقعی سکون مل رہا تھا۔۔۔۔

ہبی جان اپ نہیں جانتے میں اپ سے کتنا پیار کرتی ہوں اور اپ مجھے اتنے سالوں بعد ملے ہیں تو اپ اس سے اچھے طریقے سے بات کیا کریں نا مجھے دکھ ہوتا ہے اپ کیوں ایسے غصہ سے بات کرتے ہیں دل دکھی لہجے میں بولی تو کیف جس کی انکھیں بند ہو رہی تھی اس نے اپنی انکھیں کھول کر اوپر دیکھا اور دل کی انکھ سے نکلا انسو کیف کی گال پر گرا تھا۔۔۔۔۔۔

کیف نے بے اختیار ہو کر اپنے ہاتھوں سے دل کے انسو کو صاف کیا مت رو دل تمہیں روتا ہوا میں نہیں دیکھ سکتا کیف سکتے کہ عالم میں بولتا چلا گیا اور کیف کے بولنے سے دل نے خوش ہوتے ہوئے اپنے ہی جان کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔۔

مجھے پتہ تھا کہ اب مجھے روتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے دل نے جھکتے ہوئے کیف کی پیشانی پر اپنے لب رکھے تو کیف نے اپنا سانس روکا تھا پہلی مرتبہ پہلی مرتبہ دل نے کیف کے پیشانی پر لمس چھوڑا تھا اور دل بھی اپنے اس حرکت سے ساقت رہ گئی تھی اور پھر جلدی سے سر جھکا لیا کیف میں بھی ادھر ادھر دیکھتے ہوئے اپنا سر دل کی گود سے اٹھا کر تکیے پہ رکھ لیا۔۔۔۔۔۔

تم لائٹ بند کردو مجھے سونا ہے جیسے ہی کیف نے کہا تو دل کو بھی بے حد شرم ہے اس نے کیا حرکت کر دی تھی لیکن اپنے ہی حرکت کر کے وہ شرماتے ہوئے مسکرائی تھی اور پھر لائٹ بند کرتے ہوئے باہر بھاگی تھی اور کیف کے دل کی دھڑکنیں بھی اتنی تیز ہو گئے تھے اسے کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا وہ کیا کرے یہ لڑکی مجھے کسی دن مروائے گی جب تک مجھے یاد نہیں اتا میں اس کے ساتھ اپنا رشتہ اگے نہیں بڑھا سکتا کیف نے اپنے اپ کو نارمل کرتے ہوئے اپنی انکھیں بند کی۔۔۔۔۔۔

”""""""______________‘

Kaiff Dil

Writer mahi Shah

Episode 86 ❤️❤️

کیف کو سلا کر دل باہر ائی تو طہام بھی باہر لاونچ میں بیٹھا تھا کیا ہوا طہام تم یہاں کیوں بیٹھے ہوئے ہو دل بھی طہام کے پاس بیٹھتے ہوئے اس کے ہاتھوں سے چاکلیٹ لیتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

کیا دل تمہارے بچپن سے عادت نہیں گئی نا جب بھی میں کوئی چیز کھا رہا ہوتا ہوں چھین کے کھا لیتی ہو کچھ شرم کر لیا کرو۔۔۔۔

میں کیوں شرم کروں جب دوست چیز کھا رہا ہوں اور میں نہ کھاؤں یہ کیسے ہو سکتا ہے اچھا تم بتاؤ تم کیوں پریشان نظر ارہے ہو جلدی سے بتاؤ چاکلیٹ کھاتے ہوئے بولی تو طہام نے دل کی جانب دیکھا۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

دل میں سوچ رہا ہوں کہ تمہیں اور کیف بھائی کو تمنا کے گھر جانا چاہیے شادی کی بات کرنے کے لیے میرے سے اور تمنا کے بغیر نہیں رہا جاتا طہام نے منہ بناتے ہوئے کہا تو دل نے گھور کر طہام کو دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

اتنی بھی کیا جلدی ہے ہو جائے گی تمہاری شادی اتنی جلدی مت مچاؤ دل نے پھر چاکلیٹ کھاتے ہوئے۔۔۔

ہاں تم میں تو بالکل بھی جلدی نہیں تھی کہ تمہارا ہبی جان تمہارے پاس اجائے اگر اب تمہارا ہبی جان تمہارے پاس اگئے اور مجھے کہہ رہی ہو کہ صبر کرلو پلیز دل چلی جاؤ نا کیف بھائی کو مناؤ نا وہ چلے جائیں۔۔۔۔

اچھا چلو میں ہبی جان کو منا تو لوں گی لیکن اس کے بدلے میں مجھے کیا ملے گا دل مزے سے طہام سے بولی تو طہام نے بھی گھور کر دل کو دیکھا رشوت لینا تم نے نہیں چھوڑا اب اس کام کی بھی تم نے کیا رشوت لینی ہے۔۔۔۔۔

طہام تم جانتے ہو نا بچپن سے ہم نے جو کام کیا ہے ایک ساتھ کیا ہے تو رشوت بھی تو لوں گی نا اور ویسے بھی ہبی جان کو منانا تو اج کل کچھ زیادہ ہی مشکل ہے کیونکہ ان کی یاداشت بالکل بھی نہیں ہے تو ان کو تو صرف میں ہی منا سکتی ہوں تو کیا کہتے ہو کیا دو گے مجھے۔۔۔۔۔

تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا دل اچھا جو بھی تم کہو گی نا میں وہ بات مانوں گا جو تم کہو گے وہ تمہیں دلا دوں گا لیکن ابھی تو کیف بھائی سے بات کرو نا پلیز پھر ماما بھی ٹھیک ہو جائیں گی تو انہیں بھی ساتھ لے جائیں گے لیکن پہلے تم اور کیف بھائی جائیں گے ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔

اور اگر تمہارے کیف بھائی نہ مانے تو میں کیا کروں گی۔۔۔۔

مگر تم مناؤ گی تو وہ مان جائیں گے نا پلیز پلیز پہلے ہی وہ تمنا مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتی اور میں اسے اور دیر سے نہیں چھوڑ سکتا ہوں وہ میرے پاس ائے گی تو ہی میں اسے سنبھال سکتا ہوں۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں ہبی جان سے بات کرتی ہوں بس ابھی وہ سوئے ہوئے ہیں ویسے تو ہم اس گل کا کیا کریں اس نے گل نے تو بڑی جان کھا لی ہے میری اور جو میرے اور ہبی جان کے ریڈرز ہیں نا ان کو بھی گل بالکل بھی اچھی نہیں لگتی تو پلیز اس کو بھگانے کا نہ کوئی طریقہ بتاؤ یار۔۔۔۔۔

ہاں ویسے گل تو مجھے بھی بالکل بھی اچھی نہیں لگتی ویسے پیاری ہے لیکن کیف بھائی کے ساتھ تو صرف تم ہی اچھی لگتی ہو نا ایسا کرتے ہیں اس کی شادی کہیں اور کروا دیتے کیا خیال ہے طہام چٹکی بجاتے ہوئے دل سے بولا تو دل نے اپنی بتیسی دکھائی۔۔۔۔۔۔۔۔

واہ واہ واہ کیا طریقہ بتایا ہے تم نے طہام لیکن ادھر تم نے کون سے لڑکوں کی لائن لگا رکھی ہے کون شادی کرے گا گل سے کہ وہ میرے ہبی کی جان چھوڑ دے --------

دیکھو کیا پتہ کوئی نہ کوئی اس دنیا میں گل کے لیے بھی لڑکا بنا ہو کیونکہ اب تو کیف بھائی کی شادی تو میں کبھی بھی گل سے نہیں ہونے دوں گا تو اس کے لیے بھی اب کوئی لڑکا ڈھونڈنا پڑے گا طہام منہ بناتے ہوئے بولا تو دل بھی ہنسی تھی ہاں تو میرے لیے تو اتنا کرے سکتے ہو نا کہ اس گل چڑیل سے جان چھڑوانے کے لیے اس کی شادی کہیں اور کروا دیں-----

ہاں چلو ٹھیک ہے دیکھتے ہیں اس کے لیے بھی کوئی لڑکا ڈھونڈتے ہیں کیا پتہ کہیں سے مل ہی جائے اور پیچھے گل ساری باتیں سنتی غصے سے دونوں کو دیکھنے لگی شادی تو میری اب کیف سے ہی ہو گی میں کسی اور سے شادی بالکل بھی نہیں کروں گی پیر پٹکتے ہوئے گل دوبارہ سے کمرے میں چلی گئی--------"""""

"""""-------------

میر پولیس اسٹیشن کی جانب جا رہا تھا جب اسے راستے میں پھولوں کی دکان نظر آئی تو اس کی نظروں کے سامنے لبابہ کا چہرہ نظر آیا -----

کیوں نہ مس لبابہ کے لیے پھول لئے جائیں میر نے پھولوں والی شاپ کی طرف اپنے قدم بڑھاتے ہوئے پیارے سے گلاب کے پھول کا گلدستہ خریدا اور گاڑی میں بیٹھ کر پولیس اسٹیشن کی جانب چلا گیا------

""""------------

---- اگلے دن کیف کمرے میں بیٹھا اپنا ماضی یاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا جب دل اس کے پاس آئی

ہبی جان----- مجھے آپ سے کچھ بات کرتے ہے بچوں کی طرح اس کے سامنے چونکری مار کر بیٹھے ہوئے دل نے کہا تو کیف نے دل کو دیکھا جس بلیک کلر کے ڈریس میں اپنے چھوٹے بالوں کو کھلا چھوڑے بہت پیاری لگ رہی تھی -----

ویسے دل تمہارے بال لمبے ہوا کرتے تھے کیا--- کیف نے دل کے بالوں کو چھیڑتے ہوئے کہا تو دل کو خیرانگی ہوئی کہ اس کے ہبی جان کو یاد ہے ---""""

NOVEL-E-MEHAR

ہاں ہبی جان اور اپ کو میرے لمبے بال پسند بھی ہوا کرتے تھے آپ کہا کرتے تھے کے میں انہیں کبھی نا کاٹو دل کی باتیں سنتے کیف نے

دل کے بالوں کو ناک کے پاس کرتے اس کی خوشبو کو اپنے اندر اتارا ۔۔۔۔

تو پھر تم نے کاٹے کیوں ۔۔۔۔۔۔

ہبی جان ۔۔۔اپ مجھے چھوڑ کر چلے گیے تھے نا میرا دل نہیں کرتا تھا لمبے بال رکھنے کا کیونکہ بچپن میں اپ لمبے بالوں کو سنبھالتے تھے آپ کے بعد کوئی بھی نہیں تھا سنبھالنے کے لیے دل نے اپنے ہبی جان کے ہاتھ تھامتے ہوئے کہا تو کیف کو سامنے بیٹھی لڑکی پر پیار بھی آیا اور خیرانگی بھی ہوئی کیا وہ اس سے اس قدر پیار کرتی ہیں ۔۔۔۔"""

ہبی ایسے مت دیکھے مجھے شرم آرہی ہے کیف کے لگاتار دیکھنے سے دل کی دھڑکنیں تیز ہو رہی تھی لیکن پھر بھی کنفیوز ہوتے اس نے کیف سے کہا تو کیف کا قہقہ گونجا تھا تم جیسی لڑکی بھی کنفیوز ہو کر شرما سکتی ہے کیف نے دل کے سر پر چپٹ لگائی تو دل بھی ہنسی تھی ہبی جان اپ کی ہنسی کتنی پیاری ہے نا دل نے جلدی سے آگے بڑھتے کیف کے گالوں ہوا پنے لب رکھے اور جلدی سے پیچھے ہو کر بیٹھ گی کیف نے آنکھیں پھاڑے دل کو دیکھا جو اس کے ساتھ ہمشہ ایسے کرتی معصوم منہ بنا کے بیٹھ جاتی تھی اور اس کی جزبات بھڑکا کر پیچھے ہٹ جاتی تھی اور کیف کچھ بھی نہیں کر پاتا تھا ۔۔۔۔۔"""

اچھا ہبی جان مجھے نا اپ سے کچھ بات کرنی ہے ۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

ہاں بولو ۔۔۔۔

ہبی جان طہام کسی لڑکی کو پسند کرتا ہے تو مجھے اور آپ کو اس کے گھر رشتہ مانگنے جانا ہے اپ جایے گے نا ساتھ دل نے ڈرتے ہوے کہا

۔۔۔۔۔

کیا مطلب طہام کسی لڑکی کو پسند کرتا ہے اور میں کہی بھی نہیں جا رہا ابھی میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے ۔۔۔۔

لیکن ہبی جان میں نے اسے کہا تھا کے اپ مان جائے گے دل رونے والا منہ بناتے ہوئے کہنے لگی ۔۔۔۔۔

کیوں مان جاؤ میرا دل نہیں کر رہا ہے ابھی ۔۔۔۔۔

لیکن میں نے تو اسے اتنے دعوے سے کہا تھا کے اپ میری بات مان جائے گے لیکن اپ نے میری بات نہیں مانی طہام کے سامنے بے عزتی کروا دینی ہے میری دل اداس ہوتے ہوئے بولی ۔۔۔۔"""

ہاں یہ تو جانو اور طہام ابھی جاؤ یہاں سے مجھے آرام کرنا ہے کیف نے ڈانٹنے والے انداز میں کہا تو دل کی آنکھوں میں انسوائے آپ بہت برے ہے جائے مجھے آپ سے بات ہی نہیں کرنی دل یہ کہتے ہوئے اٹھ کر چلی گی تو کیف کو بتا تو لگا پھر سے جھٹک کر لیٹ گیا ---""

اتنے میں گل کمرے میں ائی دل نے گل کو دیکھا نہیں تھا گل کیف کے پاس اکر بیٹھی کیف مجھے اپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے------

ہاں گل بولو کیا بات ہے تمہیں طبیعت ٹھیک ہوئی تمہیں کل ڈر کیوں لگ رہا تھا----

ویسے ہی یہاں پر کوئی مجھے صحیح سے ٹریٹ نہیں کرتا ہے مجھے یہاں پر ڈر لگ رہا ہوتا ہے پلیز اپ جلدی سے میرے بابا کو ٹھیک کروا دینا تاکہ ہم اپنے گھر چلے جائیں گل نے روتے ہوئے کہا تب کیف نے گل کو اپنے سینے سے لگا یا کیا ہو گیا ہے تم رو تو مت نا انکل ٹھیک ہو جائیں گے دل جو دوبارہ سے کیف سے بات کرنے ائی تھی ایک دم سے دروازہ کھولے اس نے دیکھا کہ گل کیف کے سینے سے لگی ہوئی ہے دل کو دیکھتے ہوئے کیف نے جلدی سے گل کو الگ کیا اور ہڑبڑاتے ہوئے دل کو دیکھا دل تو اس منظر کو دیکھ کر اپنا دل چکنا چور ہوتے ہوئے محسوس ہوا تھا کہ جب وہ رو رہی تھی تو اس ے ہی جان نے اسے چپ نہیں کروایا تھا اور اب گل کو چپ کروا رہے ہے دل کی آنکھوں میں مزید انسوائے تو وہ دروازہ بند کرکے واپس چلی گئی------""""""

ویسے کیف اپ کی جو بیوی ہے بہت ہی نخرے والی ہے چھوٹی چھوٹی بات پہ رونا شروع کر دیتی ہے اب اتنی بھی کیا بات ہے پانچ سال آپ میرے پاس رہے ہیں تو اپ مجھے چپ تو کروا ہی سکتے ہیں اپنے سینے سے لگا ہی سکتے لیکن نہیں اسے تو یہ بھی برداشت نہیں ہوتا گل نے غصے سے کہا تو کیف نے گہرا سانس بھرتے ہوئے گل کو دیکھا-----------

نہیں وہ ایسی نہیں ہے وہ بہت پیاری ہے چھوٹے دل کی ہے نا معصوم سی ہے مجھے کسی کے ساتھ برداشت نہیں کرسکتی اس لیے شاید کیف نے اپنے خیالوں میں دل کا تصور لاتے ہوئے گل کو کہا تو کیف کو اتنے پیار سے دل کا ذکر کرتے دیکھ گل کا تو اندر باہر جل گیا تھا-------

ٹھیک ہے کیف اپ میرے بابا کو جلدی سے ٹھیک کروائیں اگر اپ کی بیوی کو نہیں اچھا لگتا کہ میں یہاں پر ہوں تو میں چلی جاؤں گی بس میرے بابا ٹھیک ہو جائیں یہ کہتے ہوئے گل نے اپنے انسو صاف کیے اور اٹھ کھڑی ہوئی گل کے لبوں پر ایک شریر سے مسکراہٹ تھی اور پھر اپنے قدم کمرے سے باہر لے گئی-------

NOVEL-E-MEHAR

نہیں نہیں میں ہوں ہی جان کو کبھی معاف نہیں کروں گی ہی بہت گندے ہیں امنہ کے پاس جاتی ہوئی دل چونکری مار کر بیٹھی تو امنہ نے اشاروں سے پوچھا کہ کیا ہوا ہے-------

کچھ نہیں امی مجھے کیا ہونا ہے اپ کا بیٹا مجھے بہت تنگ کیا ہوا ہے پتہ ہے میں رو رہی تھی انہوں نے مجھے چپ نہیں کروایا لیکن اس گل چڑیل کو چپ کروا رہے تھے وہ بھی اپنے سینے سے لگا کر میرا دل کر رہا تھا اس چڑیل کو مار دو دل روتے ہوئے کہنے لگی تو امنہ نے اپنی باہیں پھلائی کہ میرے سینے سے لگ جاؤں اور دل جلدی سے امنہ کے سینے سے لگ گئی--------

میرا بیٹا روتے نہیں ہیں وہ میں مہمان ہے نا اس لیے ایسا کر رہا ہے لیکن میرا بیٹا تو تم سے پیار کرتا ہے نا میں نے بچپن میں دیکھا تھا کتنا زیادہ پیار کرتا ہے تم سے تم اسے اپنے دل میں بد گمانی مت پیدا کرو امنہ اب کافی اچھے سے ٹھیک ہو چکی تھی اور صحیح سے بولنے لگ گئی بس تھوڑا سا چلنے میں مشکل ہوتی تھی-------

ہاں پیار تو مجھ سے کرتے ہیں لیکن ہمارے پیار کے بیچ وہ گل چڑیل اگئی ہے مجھے بالکل بھی برداشت نہیں ہوتی ہے-----

دوبارہ سے امنہ کے سینے سے لگتی ہوں بولی تو امنہ نے مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلایا انہیں پتہ تھا ان کا بیٹا بس گل کے ساتھ ہمدردی کا ہے لیکن پیارا بھی بھی دل سے ہی کرتا ہے لیکن ابھی دل سمجھ نہیں سکتی تو امنہ بھی چپ کر گئی------"""""

"""""--------------

میر جیسے ہی پولیس اسٹیشن میں داخل ہوا سب لوگ اسے دیکھنے لگے جو پھولوں کا گلدستہ لیے الباہا کے کیبن کی جانب جا رہا تھا----

یہ سر میر پھول کس نے لے کرائے ہیں میڈم لبابہ کے لیے یہ انہیں پتہ نہیں کہ وہ شادی شدہ ہیں پھر بھی ان کے لیے پھول لے ائے دو خولدار اپس میں باتیں کرتے ہوئے کہنے لگے تو دوسرے حوالدار نے کندھے اچکا دیے بھئی بڑے لوگ ہیں ہم کیا کہہ سکتے ہیں وہ جانے اور ان کا کام یا کہتے ہوئے دونوں حوالدار بھی اپنے کام بنا رہے ہے------

میر لبابہ کے پاس گیا تو لبابہ نے حیرانگی سے میر کے ہاتھوں میں پھول دیکھے یہ پھول اپ پولیس اسٹیشن میں کیوں لے ائے ہیں----

وہ میں نے سوچا کیوں نہ اپ کے لیے کچھ لے کر جائے تو مجھے پھول نظر ائے تو میں ایک پھول کے لیے پھول لے ایا ہوں میر میں بھی مسکراتے ہوئے ٹھرک پن جھارتے ہوئے لبابہ کے اگے پھول رکھے تو میر کی بات سنتے لبابہ کو ہنسی بھی ائی اور غصہ بھی ایا تھا-----

مسٹر میر مجھے لگتا ہے اپ کو پتہ نہیں کہ میں شادی شدہ ہوں لبابہ نے تنزیہ مسکراہٹ سے کہا تو میر کے لبوں پر بھی مسکراہٹ ائی۔۔۔۔

لیکن دیکھ کر تو بالکل نہیں لگتا اتنی پیاری ہے لیکن مجھے تو لگا تھا کہ اپ کا شوہر اپ کو چھوڑ کے جا چکا ہے اگر اپ دوسری شادی۔۔۔۔

سٹاپ اٹ مسٹر میر وہ مجھے چھوڑ کر گیا ہے مجھے طلاق نہیں ہوئی جو میں اپ سے شادی کر لوں اور ویسے بھی میں اپنے بیٹے کے ساتھ بہت خوش ہوں تو اپ اپنے یہ پھول اپنے پاس ہی رکھیے تو اچھی بات ہو گی اور ہم جس مشن کے لیے ایک ساتھ ہوئے ہیں اگر اس مشن پر ہم کام کریں تو بلیک شیڈو جلدی پکڑا جائے گا۔۔۔۔۔۔۔

لبابہ کی بات سنتے میر بھی مسکرایا تھا اسے ذرا بھی شرمندگی نہیں ہوئی تھی چلیں مس لبابہ اپ کی مرضی دیکھیں مجھے تو اپ پسند ائی تھی میں تو اپ پر تب تک لائن مارتا رہوں گا جب تک اپ میرے ہاتھ نہیں اجاتی۔۔۔۔۔

ویسے اپ جیسا ڈیٹھ انسان میں نے زندگی میں کبھی دیکھا نہیں ہے۔۔۔۔

میرے جیسا ڈھیٹ اس دنیا میں پیدا ہی نہیں ہوا تو اب دیکھیں گی کہاں سے میر نے اپنے سلکی اور گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تو لبابہ اپنا سر پیٹ کر رہ گئی مسٹر میر اپ کا کچھ نہیں ہو سکتا ابھی فائل ہمیں ڈسکس کرنی ہے تو یہ پھول اٹھا کے ذرا سائیڈ پر رکھیں تو ہم ڈسکس کر لیں۔۔۔۔

جی جی ضرور لبابا کیوں نہیں اسی کام کرنے تو میں ایا ہوں میر لبابہ کو گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا تو لبابہ نے گہرا سانس بھرتے ہوئے فائل میر سے ڈسکس کرنا شروع کی۔۔۔۔۔۔۔""""

""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دل نے جا کر طہام کو بتا دیا تھا کہ اس کا بھائی نہیں مان رہا دل کی بات سنتے طہام بھی منہ بنا کر بیٹھ گیا اور دل کی جانب دیکھنے لگا تم تو کہہ رہی تھی کہ بھئی تمہاری بات مان جائیں گے اب کیا ہوا کیوں نہیں مان رہے۔۔۔۔۔۔

مجھے نا باتیں لگانے کی ضرورت نہیں ہے تمہارے نا بھائی کا دماغ خراب ہے ٹھیک ہے نا جو میری بات نہیں مان رہے اب جب تک میری بات نہیں مانیں گے میں ان سے بات نہیں کروں گی ناراض ہوں میں ان سے دل بھی ضد بازی لگاتے ہوئے وہاں ہی بیٹھ گئی تو طہام دل ہی دل میں اب اپنے ڈر خوچڑیا سے ملنے کا انتظام کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

دوسری جانب کیف اپنی ماں کے کمرے میں گیا تو امنہ نے اپنی باہیں پھیلادی کیف جلدی سے امنہ کی باہوں میں جا کر سما گیا نہ جانے کیوں کیف کو امنہ کے سینے سے لگتے ہی ایک سکون سا محسوس ہوتا تھا وہ جانتا تھا یہ اس کی ماں ہے اور وہ پوری کوشش بھی کر رہا تھا کہ اس کو اس کا ماضی بھی یاد آجائے لیکن اب فیحال یہ ناممکن تھا۔۔۔۔۔۔

تم مجھے بتاؤ نا تم میری بیٹی کو کیوں تنگ کرتے ہو کیوں اسے رلاتے ہو امنہ نے کیف سے بولا تو کیف نے دل ہی دل میں دل کو کوسا۔۔

نہیں ماما ایسی بات نہیں ہے میں اپ کی بیٹی کو نہیں رلاتا ہوں وہ ویسے ہی اپ سے شکایتیں کرنے اجاتی ہے وہ کہہ رہی تھی کہ طہام کسی لڑکی کو پسند کرتا ہے تو اس کے گھر جانا ہے لیکن میری طبیعت ٹھیک نہیں تھی میں نے منع کر دیا تو وہ ناراض ہو کر بیٹھ گئی تو میں نے منایا نہیں تو اب اس میں میرا کیا قصور ہے کیف نے امنہ کا ہاتھ پکڑا تو امنہ نے حیرانگی سے کیف کی جانب دیکھا کیا کہہ رہے ہو طہام کسی لڑکی کو پسند کرتا ہے اور رشتہ مانگنے جانا ہے لیکن دل نے تو میرے ساتھ کبھی ایسی کوئی بات نہیں کی۔۔۔۔۔۔

شاید اپ کی طبیعت خرابی کی وجہ سے بات نہ کی ہو اور اپ کے چھوٹے بیٹے کو زیادہ جلدی ہے نا شادی کرنے کی اسی لیے دل مجھ سے بات کرنے ائی تھی۔۔۔۔

وہ تو ٹھیک ہے کیف لیکن تمہیں گل کے ساتھ اتنا نہیں ملنا چاہیے تمہیں پتہ بھی ہے نا دل تمہاری بیوی ہے اور وہ تمہیں کسی کے ساتھ برداشت نہیں کر سکتی پھر تم کیوں اس کے سامنے گل کو زیادہ امپورٹنس دیتے ہو۔۔۔۔۔

ماما میں گل کے ساتھ پانچ سال رہا ہوں وہ میرے بہت اچھی دوست ہے اور ہماری شادی بھی ہونے والی تھی جب ایک لڑکی کی شادی والے دن ہی اس کی شادی نہ ہو تو اپ سمجھ سکتے ہیں نا کہ کتنا برا لگتا ہے تو اس لیے میں گل سے ذرا ہمدردی سے بات کرتا ہو لیکن دل ہے کہ وہ غلط مطلب لے جاتی ہے اور میں اسے سمجھا بھی نہیں سکتا نہ ہی وہ مجھے سمجھ سکتی ہے۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ امنہ کچھ اور کہتی دل کمرے میں داخل ہوئی تھی لیکن امنہ کے پاس کیف کو بیٹھے دیکھ منہ بناتے ہوئے دوبارہ سے کمرے سے باہر جانے لگی۔۔۔۔

دل۔۔۔۔۔امنہ نے دل کو پکارا تو دل نے پیچھے مڑ کر امنہ کو دیکھا جی امی بولیں وہ مکمل کیف کو اگنور کر رہی تھی۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

کیف نے مجھے بتایا ہے کہ طہام کسی لڑکی کو پسند کرتا ہے اور تم اس جگہ رشتہ دیکھنے جارہے ہو مجھے بتایا تک نہیں امنہ نے تھوڑا ناراضگی سے کہا تو دل میں کیف کو گھورا انہیں کیا ضرورت تھی امی کو بتانے کی وہ بعد میں تو بتا سکتے تھے ابھی تو صرف تمنا سے ملنے جارہے تھے۔۔۔۔۔

نہیں امی اپ کے بغیر ہم رشتہ کیسے لے کر جاسکتے ہیں ہم صرف تمنا سے ملنے جارہے تھے دل نے امنہ کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا تب طہام بھی کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔۔

ادھر اؤنا تم اوتم نے کیا نام لیا دل طہام کسے پسند کرتا ہے امنہ نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔۔

ماما اس کا نام تمنا ہے طہام نے تمنا کا نام لیتے ہوئے مسکرایا تو امنہ کے ہاتھ پاؤں کانپنے لگے تھے تمنا وہ کہاں رہتی ہے کون سی تمنا مطلب کہ تم تم کہاں کیسے ملے۔۔۔۔۔۔امنہ کو کچھ سمجھ نہیں ارہی تھی وہ طہام سے کیسے کنفرم کرے کہ یہ وہی تمنا ہے جسے امنہ نے اپنی بیٹی بنایا تھا پانچ سال ہو گئے تھے وہ تمنا سے ملی نہیں تھی اور ابھی وہ اس حالت میں نہیں تھی کہ وہ یہ یتیم خانے جاسکے تو کیا طہام جس لڑکی سے پیار کرتا ہے وہ اسی کی بیٹی تمنا تھی۔۔۔۔۔

ماما وہ دیکھ نہیں سکتی تو بس مجھے بچپن میں دل کی دوست تھی تو وہ مجھے سکول میں پسند اگئی تھی لیکن پانچ سال وہ غائب رہی اور جب وہ مجھے ملی تو اس کی انکھیں نہیں ہیں مطلب کہ وہ دیکھ نہیں سکتی تو بس میں شادی کرنا چاہتا ہوں میں اسے بہت محبت کرتا ہوں ماما پلیز منع مت کیجئے گا طہام امنہ کے پاس بیٹھتے ہوئے امنہ کے ہاتھ تھامتے ہوئے معصوم منہ بناتے ہوئے کہا تو امنہ صرف سر ہلا دیا۔۔۔۔۔

نہیں نہیں تمنا جو میرے بیٹی ہے ہیں وہ تو دیکھ سکتی تھی یہ دیکھ نہیں سکتی شاید کوئی اور تمنا ہو مجھے بھی میرے تمنا کی بہت یاد ارہی ہے اب جلدی سے ٹانگیں ٹھیک ہو جائیں میں خود یتیم خان نے اس سے ملنے کے لیے جاؤں گی امنہ گہرا سانس بڑھتے ہوئے مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ تو ماما کیف بھائی نے منع کر دیا ہے کہ وہ میرے ساتھ نہیں جائیں گے

ماما انہیں کہہ رہا ہے کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو نہیں جاؤں گا جس نے ناراض ہونا ہے وہ ہو جائے کیف دل کا منہ بنا دیکھ اٹھ کر باہر چلا گیا تو امنہ نے دونوں کو دیکھا کیوں تنگ کرتے ہو میرے بیٹے کو پتہ ہے کہ طبیعت نہیں ٹھیک پھر میں تنگ کرتے رہتے ہوں۔۔۔۔

ماما اپ بھی نا بہ بھائی کا ساتھ دیتی ہیں ہمیشہ جائیں میں نہیں اپ سے بولتا طہام بھی منہ بناتا ہوا اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا تو دل نے اپنی بتیسی نکال کر امنہ کو دیکھا۔۔۔۔۔

امی میں تو معصوم ہوں میں نے کچھ نہیں کیا میں کچھ نہیں جانتی ہوں اور میں اپنے ہی جان سے ناراض ہوں جب تک وہ اب میرے ساتھ جائیں گے نہیں میں اسے بات نہیں کروں گی امنہ تو کچھ کہنے سے پہلے ہی دل پیر پٹکتے وہاں چلی گئی جبکہ امنہ اپنے تینوں بچوں کی ہٹ ڈرمی دیکھ کر حیران رہ گئی ان کا کچھ نہیں ہو سکتا خود ہی ٹھیک ہو جائیں گے اور امنہ کا دھیان پھر سے تمنا کی جانب چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔"""

"""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لبابہ کا اج پولیس اسٹیشن میں دل گھبرا رہا تھا اسی لیے اس نے سوچا تھوڑا باہر گھومتی رہے پولیس کی وردی پہنے ہی وہ ایک کھلے پارک میں چلی گئی جہاں پر لوگ اکا دکا ہی تھے ابھی وہ بینچ پر بیٹھنے ہی والی تھی کہ اس کی نظر ایک ادمی پر پڑی جس کی پشت لبابہ کی جانب تھی۔۔۔۔۔۔

لبابہ کو گمان ہوا کہ یہ راج ہی ہو سکتا ہے یہ سوچ ہی اس کی دھڑکنیں بڑھانے کے لیے کافی تھی لبابہ نے تھوک نگلتے ہوئے اپنے اپ کو نارمل کرتے ہوئے اپنے قدم اس ادمی کے جانب بڑھائے وہ جاننا چاہتی تھی کیا اس کا بیٹا ٹھیک کہہ رہا ہے اس کا باپ واپس اگیا ہے کیا اس کا راج واپس اگیا ہے۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

اس ادمی کے پاس پہنچتے ہوئے لبابہ نے ہمت کرتے ہوئے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا جیسے ہی اپنے کندھے پر کسی کا لمس محسوس ہوا تو راج کے لبوں پر مسکراہٹ ائی وہ کب سے لبابا کا پیچھا کر رہا تھا اور اسے اس پارک میں اتے دیکھ وہ وہاں کھڑا ہو گیا تھا وہ جانتا تھا لبابہ اس کے پاس ضرور ائے گی اور اس کا شک درست ثابت ہوا تھا۔۔۔

ہاتھ لگتے ہی راج نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو راج کو دیکھ کر لبابہ حیرانگی سے دو قدر پیچھے ہوئی تھی اس کا پورا جسم کانپنے لگا تھا پانچ سال اور دو مہینے بعد وہ راج کو اپنے سامنے اپنی انکھوں سے دیکھ رہی تھی لبابہ کی انکھوں کے پتلیاں جیسے ساقت سے ہو گئی تھی وہ یہی حال راج کا تھا وہ اپنی میڈم کو اتنی نزدیک سے کتنے ہی سالوں بعد دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

راج کو لبابہ کی وہ بات یاد آئی جب اس نے کہا تھا کہ وہ اس کا انتظار کرے گی ہاں لبابہ کی انکھیں صاف بتا رہی تھیں کہ اس نے راج کا کتنا انتظار کیا تھا۔۔۔۔۔

مگر راج اپنی میڈم کو اپنی روح کو اتنے سالوں بعد دیکھ رہا تھا وہ اسے وہ والی میڈم تو بالکل بھی نہیں لگی تھی جو پانچ سال پہلے ہوا کرتی تھی۔۔۔۔ راج کو لبابہ کی انکھوں میں کئی سوال نظر ائے تھے جس کے جواب شاید راج کے پاس نہیں تھے

تت۔۔۔تم۔۔۔۔رر۔۔۔اا۔اجج۔۔۔۔۔۔لبابہ کی زبان سے تو راج نام نکل ہی نہیں رہا تھا اٹکتے ہوئے اس نے راج کا نام لیا تو کئی انسو لبابہ کی انکھوں سے ٹوٹ کر زمین بوس ہوئے تھے وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی ایک دم سے راج اس کے سامنے اجائے گا کیا اللہ سے مانگی ہوئی دعائیں اس کے قبول ہو گئی تھی اس کے دل کا درد کیا کم ہونے والا تھا یا بھرنے والا تھا یہ تو انے والا وقت ہی بتائے گا لیکن ابھی اس کا راج اس کے سامنے تھا جس کا انتظار پانچ سالوں سے لبابا نے ہر گھڑی کیا تھا۔۔۔۔۔

میڈم۔۔۔۔۔۔۔۔راج نے جیسے ہی کہا لبابہ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھی تھی اور پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی نہیں نہیں ہو تمہاری میڈم کیوں ائے ہو دوبارہ سے میری زندگی میں بتاؤ کیوں ائے ہو اپنا جھکا سر کو اٹھا کر دھاریں مار مار کر روتے ہوئے اس نے راج سے پوچھا تو لبابہ کے یہ سوال راج کا دل چیر گئے تھے۔۔۔۔

اب کوئی بدلہ رہ گیا ہے تمہارے پاس جو تم میرے سے لینا چاہتے ہو بتاؤ مجھے کیوں واپس ائے ہو غصے سے اٹھتے ہوئے اس نے راج کا گریبان پکڑ کے اسے جنجوڑ کر پوچھا تو راج نے بھیگی انکھوں سے ربابہ کو دیکھا۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

میڈم۔۔۔۔۔اس سے پہلے کہ راج کچھ اور کہتا لبابہ نے ایک زوردار تھپڑ راج کے منہ پر مارا تھا خاموش اپنی زبان سے مجھے میڈم مت کہنا تمہاری میڈم تو اسی ٹائم مر گئی تھی جب میں تمہارے قدموں میں گری تھی اور تم مجھے ٹھوکر مار کے چلے گئے تھے مڑ کے بھی نہیں دیکھا تھا کہ میں کس حال میں ہوں کس منہ سے تم مجھے میڈم کہہ رہے ہو بولو مجھے میڈم بولنے کا حق چلا گیا ہے میرا نام لبابہ ملک ہے لبابہ اکرم ملک تمہارا نام بھی میں کب سے ہٹا چکی ہوں اس کے گریبان سے ہاتھ جھٹکتے ہوئے لبابا نے اپنی انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

میری بات تو سن لے میڈم۔۔۔۔۔

نے کہانہ اپنی بکواس بند کرو نہیں ہو میں تمہاری میڈم یہ کہتے ہوئے لبابہ نے اپنے قدم پیچھے کو لیے اور بناراج کو دیکھے ہوئے ہیں وہ بھاگتی ہوئی واپس اپنے گھر کی جانب چلی گئی اسے نہیں معلوم تھا کہ سڑک پار کرتے ہوئے کئی گاڑیوں سے ٹکراتے بچی تھی وہ بس راج تھے دور جانا چاہتی تھی اسے رات سے دور جس کا قدموں میں گر کر اس نے اپنی محبت کی بھیک مانگی تھی لیکن اسے ترس نہیں ایا تھا اور وہ بھی اتنی جلدی ابراج پر ترس نہیں کھانے والی تھی------

اپنے سے دور لبابہ کو جاتے دیکھ راج نے لب نیچے تھے اپ میری تھیں میری ہیں اور میری ہی رہیں گی اور میں بہت جلد اپنی میڈم کو منا لوں گا میں جانتا ہوں اپ بھی مجھے پیار کرتی ہیں اور مجھے جلدی ہی معاف کر دیں گے راج بھی گہرا سانس بڑھتے ہوئے گھر کی جانب چلا گیا-----"""

""""_____________

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 87 ❤□❤□

NOVEL-E-MEHAR

طہام کا آج اپنی ڈرپھوک چڑیا سے ملنے کا بہت دل کر رہا تھا اسی لیے وہ دوبارہ سے تمنا کے گھر کے سامنے کھڑا تھا اور اوپر جانے کی کوشش کر رہا تھا تھوڑی ہی کوشش کرنے کے بعد وہ تمنا کے کمرے میں پہنچ چکا تھا لیکن تمنا کو دیکھا تو وہ تو سوئی ہوئی تھی-----

تمنا کو سوئے دیکھ وہ مسکراتے ہوئے اس کی جانب قدم بڑھانے لگا ہلکی سی بلب کی روشنی میں تمنا کا خوبصورت چہرہ طہام کو مزید خوبصورت لگنے لگا تھا اس کی سنہری بال چہرے پر بکھرے ہوئے تھے اس نے بنا آواز پیدا کیے اس کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے اس کے پاس جا کر بیٹھ گیا اور مسلسل اسے دیکھنے لگا--------

اس کے چہرے پرائے بال ہلکے سے ہاتھ سے پیچھے کرتے ہوئے اپنے ہلکے ہاتھوں سے اس کے چہرے کو چھونے لگا تمہیں پتہ ہے تمنا کہ جب تمہیں میں نے پہلی بار دیکھا تھا تب کہ میں اتنا بڑا نہیں تھا لیکن پھر بھی میرا دل تمہارے لیے دھڑکا تھا میں نہیں جانتا تھا کہ تمہارے لیے میرے دل میں اتنی زیادہ محبت پیدا ہو جائے گی۔۔۔۔

لیکن اہستہ اہستہ تمہاری یہ نیلی انکھیں میرے دل میں تمہارے لیے محبت پیدا کرتی چلی گئی لیکن اب تم کہہ رہی ہو کہ تم مجھ سے شادی نہیں کر سکتی یہ تو اچھی بات نہیں ہے میری ڈر پھوک چڑیا لیکن وہ کیا ہے نا کہ طہام کو تم ابھی جانتی نہیں ہو ورنہ تم کبھی بھی انکار کرنے کی کوشش بھی نہ کرتی اس کے پاس بیٹھتے ہوئے وہ اس سے باتیں کرنے لگا اپنے پاس کسی اور کو محسوس کرتے ہوئے تمنا نے اپنی انکھیں زور سے میچی تھیں وہ نہیں جانتی تھی کہ یہ طہام ہے اسے لگا پھر سے کوئی چور اگیا ہے۔۔۔۔۔۔

اسے زور سے انکھیں میچے دیکھ طہام کو ہنسی بھی ائی وہ جان چکا تھا کہ وہ اٹھ گئی ہے لیکن وہ ڈر رہی ہیں۔۔۔۔

تمنا میری ڈر پھوک چڑیا اٹھ جاؤ طہام نے اس کے چہرے پر ہاتھ لگایا تو اس کا ہاتھ جلدی سے جھٹک کر تمنا اٹھ کر بیٹھی اور ادھر ادھر دیکھنے لگے۔۔۔۔

کلک۔۔وو۔کون۔۔۔۔۔اپنی انکھیں زور سے مسلتے ہوئے بولی اب تو اس کی انکھوں میں جلدی ہی نمی اگئی تھی اور اس کی انکھوں میں انسو دیکھ کر طہام نے اپنا سر پیٹا بات بعد میں ہوتی ہے اور انسو میرے میری جان کی انکھوں میں پہلے اجاتے ہیں وہ اس کے شانوں سے """""پکڑتے اس کا دھیان اپنی طرف کرتے ہوئے کہنے لگا تو طہام کی اواز سنتے تمنا کا سانس اوپر کا اوپر نیچے کا نیچے رہ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا ڈر لگ رہا ہے مجھ سے طہام نے اس کا اڑا ہوا رنگ دیکھ کر پوچھا تو تمنا نے نفی میں سر ہلایا اور زبان سے ہاں بولا جب اسے الگ الگ ری ایکشن دیتے دیکھا طہام کا قہقہ کمرے میں گونجا تھا۔۔۔۔۔۔

یار تمنا میری جان تم مجھ سے اتنا ڈرتی کیوں ہو میں تمیں کھا تو نہیں جاؤں گا ایسے ڈر رہی ہو جیسے میں تمیں ابھی اٹھا کے لے جاؤں گا اس کے پاس بیڈ پر بیٹھتے ہوئے طہام بولا طہام کو مزید اپنے قریب دیکھتے ہوئے تمنا بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

تم کیوں اٹھ گئی ہو کیا ہوا ہے طہام یہ پوچھتے دیکھ خود بیڈ اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

ا۔۔۔۔اپ۔۔۔۔پ۔۔یہاں۔۔۔۔۔مم۔۔میرے۔۔۔کمرے میں کیوں اجاتے ہیں پلیز جائے یہاں سے کوئی دیکھ لے گا آپ میرے کمرے میں مت آیا کریں تمنا تھوڑا دور ہو کر کھڑی ہوئی جس سے طہام کو غصہ ایا ۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

میں نے کتنی دفعہ کہا ہے تمنا تم مجھ سے دور ہو کر مت ہوا کرو تمہیں ایک بات سمجھ میں نہیں اتی اور دوسری بات تمہارے کمرے میں کیوں اتا ہوں تمیں دیکھنے کے لیے تمہیں محسوس کرنے کے لیے تمہیں پتہ ہے جب میں تمہیں دیکھتا ہوں نا میرے دل کو سکون محسوس ہوتا ہے پچھلے تین دنوں سے میں نے تمہیں تنگ نہیں کیا تو میں نے سوچا اج میں اپنی ڈرپھوک چڑیا کو تھوڑا تنگ کر لوا سے کمر سے پکڑ کر اپنی نزدیک کرتے ہوئے طہام بولا تو تمنا کا پورا جسم کانپنے لگا تھا۔۔۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے کانپنا بند کر واور تمہیں کچھ نہیں کہتا اور دوسری بات سن لو میں اور تمہاری دوست دل جلدی ہی تمہارے گھر ائیں گے تمہارا رشتہ مانگنا ہے تو انکار کرنے کی جرات بھی مت کرنا ہے تم ورنہ تمہارے گھر والوں کے سامنے اٹھا کر لے جاؤں گا کہا تھا نا یہ بات یاد رکھنا طہام تمنا کے کان کے پاس جھکتے ہوئے گنبھیر لہجے میں بولا تو اس کا لہجہ دیکھتے ہوئے تمنا کا چہرہ پسینے سے بھیگ چکا تھا۔""۔۔۔۔۔۔۔

دیکھو طہام تمہیں مجھ سے کی گنا زیادہ بہتر لڑکیاں۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ تمنا کچھ کہتی ہے طہام نے اس کے لبوں پر اپنی انگلی رکھی تھی ابھی تو یہ بات بولی ہے اور میں نے انگلی رکھ کے تمہیں خاموش کروا دیا ہے یقین کرو اگلی دفعہ اس طرح کی بات بولی تو اپنے لب تمہارے لبوں سے جوڑ کر نا تمہارے یہ الفاظ چن لوں گا تمہیں بولنے کی ہمت بھی نہیں ہوگی لیکن ابھی میں اس بات کا حق نہیں رکھتا ورنہ تمہیں ایسی سزا دیتا ہے تم یاد رکھتی طہام نے اس کا بازو پکڑ کر دوبارہ سے اپنے قریب کیا تو طہام کی سانسیں تمنا کو اپنے چہرے پر پرتی محسوس رہی تمنا نہیں جلدی سے اپنی انکھیں جھکائیں اور اپنا بازو چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔۔

یاد رکھنا شادی کے لیے انکار مت کرنا اور یہ تمہارے لیے میں لے کر ایا تھا ایک کنگن اس نے تمنا کے ہاتھوں میں پہنایا تھا جب دوبارہ سے طہام کی نظر اس کے گردن میں پہنے طہام کے لاکٹ پر گئی جو کے اس کی تمنا کی گردن پر بے حد جچ رہا تھا طہام کا دل کیا اور وہاں پر اپنی لب رکھ کر اپنے اس لاکٹ کو اس اپنے سے پیار کو محسوس کرے لیکن ابھی وہ اس بات کا حق نہیں رکھتا تھا اس لیے اس نے دور رہنا ہی بہتر سمجھا۔۔۔۔۔

طہام۔۔پلیز۔۔اپ اپ جاؤ نا پلیز مجھے نیند ائی ہے تمنا شو شو کرتے ہوئے بولی تو طہام پھر اسے مسکرایا۔۔۔۔

ابھی جب بھی میں تمہارے پاس اتاہوں تمہیں نیند کا بہانہ اتا ہے لیکن جب تم میرے پاس اجاؤنا بالکل بھی سونے نہیں دوں گا جتنی بھی نیندیں پوری کرنی ہے کرلو کیونکہ جتنا تم مجھے تڑپارہی ہے ناایک ایک تڑپانے کی سزادوں گا تمہیں وہ بھی اپنے طریقے سے بے باکی سے کہتے ہوئے تمنا کی روح فنا کر گیا تھا لیکن اس نے تواب بولنے سے اچھا ہے چپ رہنا ہی بہتر سمجھا تھا ورنہ وہ مزید بے باک ہو جاتا-----

لاکٹ اور یہ کنگن سنبھال کے رکھنا اہستہ اہستہ تمہیں بہت زیادہ گفٹ دوں گا جو تمہیں سنبھال کے رکھنے ہوں گے اور یہ بات یاد رکھنا تمہارے اندھے ہونے سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا تم میری محبت تھی محبت اور محبت رہو گی اس کی پیشانی پر بوسہ دیتے ہوئے وہ جیسے ہی ایا تھا ویسے چلا گیا دومنٹ تک دووہ چپ کرر ہی اور محسوس کیا تو اس کے علاوہ کمرے میں کوئی نہیں ہے تو گہرا سانس بڑھتے ہوئے جلدی سے کھڑکی کی طرف بڑھیں اور کھڑکی بند کیئں اور دوبارہ سے بیڈ پر اکر لیٹ گئی اف اللہ پتہ نہیں یہ کہاں سے اجاتے ہیں اللہ کہ پلیز مجھے نہیں جانا ہے اس کے ساتھ یہ تو بہت ظلم کرتے ہیں مجھ پر سانس بھی ان کے سامنے مشکل سے نکلتی ہے بچپن میں تو بہت معصوم لگتے تھے نہیں نہیں مجھے نہیں جانا ہے ان کے ساتھ میں ماما بابا کو بولوں گی مجھے کہیں اور بھیج دیں نہ ہی میں ان پہ بوجھ بننا چاہتی ہوں اور نہ ہی ان سے پیار کرتی ہوں تمنا روتے ہوئے پھر سے لیٹ گئی اور نہ جانے کب سوچتے سوچتے اس کی انکھ لگ گئی''''_______

NOVEL-E-MEHAR_______________''''

---- ارقم جائے نماز پر بیٹھا اپنے ہاتھوں کو پھیلائے اپنے اللہ سے دعا مانگ رہا تھا

اللہ جب وہ مجھے ملی تھی تو مجھے لگتا تھا وہ میری ہی تھی میں نے کبھی اسے اپ سے نہیں مانگا تھا کیونکہ مجھے لگتا تھا وہ میری تھی اور میری ہی رہے گی اللہ اپ نے کیوں اسے کسی اور کا نصیب بنا دیا اگر اسے کسی اور کا نصیب بنانا ہی تھا تو میرے دل میں ان کے لیے محبت کیوں پیدا کی اللہ میں نہیں رہ سکتا ہوں کہ بغیر ارقم کا جسم ہچکولوں کی زد میں تھا _____''''_

کیوں اللہ جی کیوں اپ کو مجھ پر ترس نہیں اتا ہے کیا نہ ہی میں سنہری کو ترس اتا ہے کیا میں اپ کا فیورٹ بندہ نہیں مجھے کہ اپ مجھے پسند نہیں کرتے کہ اپ مجھے میری پسند نہیں دے سکتے ہیں اللہ پاک اپ سب کو دیتے ہیں نا مجھے بھی دے دینا میرے لیے روتے ہوئے بولتے جارہا تھا------

اگر مجھے پتہ ہوتا وہ میری قسمت میں نہیں ہے تو میں ان کو سنہری انکھوں میں کبھی نہ ڈوبتا کبھی ان کی سنہری انکھوں کے خواب کے نہ دیکھتا اللہ پاک لیکن اپ نے ان کی محبت میرے دل میں ڈالی ہے نا لیکن وہ وہ تو کسی اور سے محبت کرتی ہیں کیا ان کی محبت میرے لیے جرم بن جائیں گی -------

ابھی وہ رو ہی رہا تھا جب مسرت بیگم کمرے میں داخل ہوئی اور ارقم کو اس طرح روتے دیکھ وہ جلدی سے اس کے پاس گئی اور زمین پر بیٹھ گئی---

ارقم میری جان میرے بیٹے کیا ہو گیا ہے ارقم کا چہرہ پکڑتے مسرت بیگم اس کا چہرہ دیکھا جو روتے روتے لال ہو گیا تھا اس کی انکھیں بالکل لال ہو چکی تھیں-----

میری جان تم نے اپنا کیا حال کر لیا ہے تم ایسا کیوں کر رہے ہو اپنے ساتھ اور ساتھ ساتھ میرے ساتھ بھی مسرت بیگم نے اسے اپنی گود میں لٹاتے ہوئے کہا تو وہ اپنی دادی کی گود میں جیسے سہم کر لیٹ گیا تھا مسرت کو ارقم کے انسو اپنی گود میں گرتے ہوئے محسوس ہوئی------

دادو وہ میری نہیں رہی ہے وہ کسی اور کی ہو گئی ہے وہ کہتی ہوں کسی اور سے پیار کرتی ہے تو میں کہاں ہوں ان کی زندگی میں کہیں نہیں نا دادو تو مجھے زندہ نہیں رہنا مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا وہ کسی اور کو چھوتی ہیں وہ کسی اور کا لمس محسوس کرتی ہے میں کیا کروں گا ارقم کے چہرے کا رنگ مزید پیلا پڑ رہا تھا------

NOVEL-E-MEHAR

ارقم وہ تمہارے نصیب میں نہیں تھی تم اپنا دل اس سے پھیر لو اس دنیا میں اور بھی بہت سارے لوگ ہیں جو تم سے پیار کرتے ہیں اور جو تم سے پیار کریں گے------

دادوں سنہری سے دل پھیر نا میرے بس میں نہیں ہے یہ تو اللہ ہی پھیر سکتا ہے نا تو پھر اپ اللہ کو بولیں نا کہ اگر سنہری میرے نصیب میں نہیں ہے تو میرا دل پھیر دے ان سے لیکن دادو مجھے نہیں لگتا کہ وہ کبھی میرے دل سے میرے نس نس سے نکل سکتی ہے کیونکہ میں نے اسے ان پانچ سالوں میں اس طرح اپنے اندر گھسا لیا ہے کہ جب روح نکلے گی تو وہ نکلے گی ورنہ وہ کبھی نہیں نکلیں گی-----

دادو واج مجھے احساس ہو رہا ہے کہ انسان کو محبت نہیں مارتی ہے انسان جس سے محبت کرتا ہے اس کی بے رخی بے حسی اس کی نفرت اس کا اگنور کرنا انسان کو مارتا ہے اور میں مر رہا ہوں دادو اور مر جاؤں گا-----

کیسی باتیں کر رہے ہو تم ارقم تمہیں اپنے دادو پر ترس نہیں اتا تو ایسی باتیں کر کے میرے دل پر چھریاں چلا رہے ہوں تو اس کا چہرہ سیدھا کرتے ہوئے مسرت نے سخت لہجے میں کہا تو ارقم نے جلدی سے اپنے انسوں سے صاف کیے۔۔۔۔۔۔۔

نہیں نہیں دادو کیسی باتیں کر رہی ہیں مجھے اپ کی ٹینشن ہے اپ کیوں رو رہے ہیں اپ مت رہیں روئے مجھے ٹھیک ہونے میں ٹائم لگے گا اہستہ اہستہ ٹائم تو لگے گا نا ارقم نے مسرت بیگم کے انسو صاف کیا تو مسرت بیگم ہلکا سا مسکرائی اللہ تمیں بہت خوش رکھے اور تمہارے ہر پریشانی کو تم سے دور کرے ارقم کو اپنے گلے سے لگاتے ہوئے اس کی پیشانی پر بوسہ لیا۔۔۔۔۔

اچھا دادو بہت ٹائم ہو گیا ہے اب اپ جا کے ریسٹ کریں میں بھی سوتا ہوں ارقم کی بات سنتے مسرت بیگم بھی اٹھ کر اپنے کمرے میں چلیں گے تو ارقم نے جائے نماز اٹھا کر رکھیں اور بیڈ پر جا کر لیٹ گیا اس کا بے حد دل کر رہا تھا اب اس سنہری سے بات کریں۔۔۔۔۔

اگر اس ٹائم وہ داید کے ساتھ ہوئی تو کیا انہیں ہاتھ لگاتا ہو گا کیا وہ خوش ہوتی ہوں گی یہ سوچ کا ہی کہ اس کی محبت کسی اور کے ساتھ راتیں گزارتی ہے ارقم کا دل بند ہونے کو تھا گہرا سانس بر ھتے ہوئے اس نے دل کی باتوں کو مٹی میں دفن کیا اور انکھیں موندلی وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی وجہ سے عرشیہ کو کوئی پریشانی ہو تو اس سے بات کرنے کا فیصلہ ریجیکٹ کرتے ہوئے سو گیا۔۔۔۔۔۔"""""

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دل سب سے فارغ ہو کر کمرے میں ائی تو کیف بیڈ پر بیٹھا دل کا انتظار کر رہا تھا ان کچھ دنوں میں کیف کو دل کی عادت سے ہو گئی تھی وہ روزانہ کیف کو تنگ کیے بغیر سوتی نہیں تھی اور اج دل کمرے میں نہیں ار ہی تھی اور کیف کو عجیب سا لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

دل کمرے میں ائی تو کیف نے گھور کر دل کو دیکھا ٹائم مل گیا تمیں کمرے میں انے کا کیف نے جلے بنے انداز میں کہا۔۔۔۔

کیف کی بات سنتے دل نے منہ کے ڈیزائن بناتی اور چپ کر کے بیڈ پر جا کر لیٹ گئی بنا کیف سے بات کی ہے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ یہ کیا یہ تو مجھے تنگ کیے بغیر نہیں سوتی اور اب بھی ایسے ہی لیٹ گئی کیف نے دل کی پشت کو گھوڑتے ہوئے سوچا

دل مجھے پیاس لگی ہے تھوڑا پانی لا دو کیف نے جان بوجھ کر کہا۔۔۔۔

دل نے کچھ بھی نہیں کہا اور چپ چاپ کر کے اٹھ کے پانی لا کر کیف کو دے دیا اور پھر سے لیٹ گئی۔۔۔۔

کیف نے تھوڑا سا پانی پیا تو گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا پتہ نہیں یہ بات نہیں کر رہی تو مجھے عجیب سا لگ رہا ہے اب کیف دل کو اور تنگ کرنے کے بارے میں سوچنے لگا دل مجھے بھوک لگی ہے پر کچھ کھانے کو ہے تو دے دو۔۔۔۔۔

کیف کی بات سنتے دل نے زور سے اپنی انکھیں میچی اور پیچھے کی جانب دیکھا ہبی جان اگر اپ کو یاد ہو تو کچھ دیر پہلے ہی آپ کھانا کھا کر ائے تو اپ کو بھوک کیوں لگ گئی ہے اگر پھر بھی بھوک لگی ہے تو جائیں کچن میں جا کر کھا لیں دل پھر سے کہتے ہو دوبارہ سے لیٹ گئی تو کیف کو حیرانگی ہوئی کے دل اس طرح بات کیوں کر رہی ہے۔۔۔۔۔

دل اگر تمہیں یاد ہو تو تم میرے سینے پر سر رکھ کر سوتی ہو اج تمیں نیند اجائے گی پہلے تم کہتے تمہیں نیند نہیں ائے گی۔۔۔۔۔

جس سینے سے اپ نے اس گل چڑیل کو لگایا تھا نا مجھے اس سینے پر نہیں سونا اور دوسری بات میں اپ سے ناراض ہوں جب تک اپ تمنا کے گھر جانے کے لیے نہیں مانیں گے میں بالکل بھی اپ سے بات نہیں کروں گی اپ نے میری طہام کے سامنے بے عزتی کروا دیں دل یہ کہتے ہوئے دوبارہ سے دوسری سائیڈ پر لیٹ گئی تو کیف کو دل پر غصہ ایا۔۔۔۔۔۔۔

کیف نے دل کی بات سنے بغیر ہی دل کو بازو سے پکڑ کر اس کا اپنی جانب کیا تو دل نے اب پھٹی پھٹی انکھوں سے کیف کو دیکھا جو اس سے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

میری عادتیں خراب کر کے اب تم مجھ سے دور نہیں بھاگ سکتی میں نے سینے سے لگ کر سوتی ہوں ابھی بھی سینے سے لگ کر سو جاؤ اور رہی بات گل کو سینے سے لگانے کی تو میری دوست ہے اگر میں نے چپ کروانے کے لیے سینے سے لگا ہی لیا ہے تو تمہیں اور تمہارے جو ریڈرز ہیں نا وہ تو مجھے دل ہی دل میں گالیاں دیتے ہو گے لیکن میں نا اتنا بھی برا نہیں ہوں۔۔۔۔۔۔

مجھے اپ کے پاس نہیں سونا مجھے ایسے ہی سونا ہے دل پھر سے دوبارہ سے دور ہونے لگی تو کیف نے دوبارہ سے دل کو کھینچ کر اپنے قریب کیا میں نے کہا نا چپ چاپ کر کے سو جاؤں سمجھ میں نہیں اتی بات اس کا سر اپنے سینے پر رکھتے ہوئے کیف نے غصے سے کہا تو دل نے اپنی مزاحمت بند کی اور اس کے سینے پر سر رکھ لیا۔۔۔۔۔۔۔

بہت برے ہیں اپ ہبی جان بہت برے ہیں پانچ سال میں نے اپ کا انتظار کیا ہے اور اپ پانچ سال بعد ملے بھی ہیں تو وہ گل چڑیل کے ساتھ جو اپ کا پیچھا ہی نہیں چھوڑتی دل منمناتے ہوئے کیف سے بولی تو کیف کا دل کیا اپنا سر پیٹے پتہ نہیں اس کی چھوٹی سی بیوی اتنی جیلس کیوں ہوتی تھی لیکن کیف کو یاد نہیں تھا کہ بچپن میں وہ زیادہ جیلس ہوتا تھا جب کوئی دل سے بات بھی کرتا تھا اور دل بھی بے حد جیلس ہوتی تھی وہ تو بچپن سے بھی اپنے ہبی جان کی دیوانی تھی کسی کی طرف دیکھنے نہیں دیتی تھی اب تو پھر وہ پانچ سالوں بعد ملی تھی وہ کیسے کسی اور کو دیکھ نہیں دیتے۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا سو جاؤ میری ماں ائندہ اسے اپنی سینے سے نہیں لگاؤں گا-----

لیکن ہبی جان میں اپ سے ناراض ہوں مجھے بات نہیں کرنی ہے تو اپ مجھ سے بات نہ کریں-----

تو تم سے بات کر کون ایا ہے بس میں نے تمہیں سینے سے لگا کر سلانا ہے-----

ہاں تو کر تو رہے ہیں بات نہ کریں نا-----

سو جاؤ دل تمہاری باتیں کبھی ختم نہیں ہو سکتی-----

ہاں اپ تو چاہتے ہیں میں سو جاؤں تو اپ اپنے دماغ سے اس گل چڑیل کو سوچیں ایسا بالکل بھی نہیں ہو گا خبردار اپ نے اسے سوچا اپ صرف میرے بارے میں سوچیں گے----

لیکن ابھی تو کوئی کہہ رہا تھا وہ مجھ سے ناراض ہے----

ناراض ہوں میں ناراض رہوں گی جب تک اپ مجھے منائیں گے نہیں اور تمنا کے گھر جانے کے لیے نہیں مانیں گے یہ کہتے ہوئے دوبارہ سے دل سینے پر سر رکھے لیٹ گئی تو کیف نے گہرے سانس لیتے اس کے گرد حصار باندھتے اانکھیں موند گیا کبھی بھی اپنی چھوٹی سی بیوی سے جیت نہیں سکتا تھا اور اب اسے اپنی چھوٹی سی بیوی کو منانے کے لیے اپنے بھائی کا رشتہ لے کر جانا ہی تھا خیر وہ صبح اسے اس معاملے میں بات کرنے والا تھا--------

NOVEL-E-MEHAR

''''''_____________

منی تمہیں پتہ ہے میں نہ کل بابا سے ملا تھا وہ بہت بہت پیارے ہے لبابہ نے منی کو اج بلا لیا تھا وہ اج رات اکیلے نہیں رہنا چاہتی تھی ورنہ وہ راج کے بارے میں سوچ سوچ کر پاگل ہو جاتی اور ابھی تو زرتاش منی لبابہ کے پاس بیٹھا کب سے اپنے بابا کے بارے میں باتیں کیے جا رہا تھا------

اچھا تو بابا تمہیں پیارے لگے ہیں کتنے پیارے لگے ہیں بابا-----

بہت سارے زرتاش نے اپنے فل بازو کھول کر منی کو کہا تھا منی کے لبوں کا مسکراہٹ ائی اچھا تو اب تمہارے بابا اگئے ہیں تو کیا تم مجھے بھول جاؤ گی منی منہ بناتے ہوئے زرتاش سے بولی-----

کیسی باتیں کررہے ہو منی میں کبھی تمہیں بول سکتا ہوں ایسا کبھی نہیں ہو سکتا اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ منی کے چہرے پر رکھتے ہوئے زرتاش بولا تو منی کو اپنے زی پر بے حد پیار ایا۔۔۔۔

لیکن اگر تمہارے بابا واپس اگئے اور انہوں نے مجھے اس گھر میں نہ انے دیا تم سے نہ ملنے دیا تو پھر لبابہ بھی منی کی باتیں سنتی حیران تھی """کہ وہ ایسے کیوں کہہ رہی ہے۔۔۔۔۔۔

ماما میں منی کو کبھی نہیں جانے دوں گا اب بابا سے بات کریے گا نا منی ہمارے پاس رہے گی اوکے ناوہ منی کو یہاں پہ انا سے روکے مت """زرتاش بھی انکھیں پٹپٹاتے ہوئے لبابہ سے بولا تو لبابہ نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔۔۔۔

زرتاش اب تمہارے بابا کے تعریفیں ختم ہو گئی ہوں تو پلیز سو جاو کافی زیادہ ٹائم ہو گیا ہے لبابہ نے گھڑی کی جانب دیکھا تو وہاں 12 بج رہے تھے۔۔۔۔

ٹھیک ہے جان مجھے سونا ہے بس صبح سکول بھی جانا ہے مجھے سلادو زرتاش جلدی سے بیڈ پر لیٹ کر اپنے اوپر کمبل لیا ہے تو منی اسے تھپتھپانے لگی اور جلدی ہی زرتاش نیند کی وادیوں میں چلا گیا جب لبابہ کمرے سے اٹھ کر باہر ٹیرس میں چلی گئی۔۔۔۔۔۔

لبابہ کو دیکھتے ہوئے منی بھی اس کے پیچھے پیچھے ٹیرس پر جا کر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔ منی نے لبابہ کی جانب دیکھا جو کہ رو رہی تھی

NOVEL-E-MEHAR

راج واپس اگیا ہے ناچندہ کیا سوچا ہے تو نے اب۔۔۔۔

منی کی بات سنتے لبابہ نے منی کی جانب دیکھا کیا سوچا ہے منے میں نے کچھ نہیں سوچنا اور میں اسے کبھی معاف نہیں کرنے والی ہوں یہ اس کی بھول ہے کہ وہ پانچ سالوں بعد واپس ائے گا اور معافی مانگے گا تو میں اسے معاف کر دوں گی میری طرف سے وہ بھاڑ میں جائے اور ائندہ اس نے میرے بیٹے سے ملنے کی بھی کوشش کی جان سے مار دوں گی میں لبابہ نے غصے سے کہا تو منی نے مسکراتے ہوئے لبابہ کی جانب دیکھا اور اتنا ہی غصہ ہے چندہ اس پر تو پھر رو کیوں رہی ہو اس کی انکھوں سے انسو نکلتے دیکھ منی تنزیہ بڑے لہجے میں بولی۔۔۔۔۔۔۔۔

میں رو نہیں رہی بس ایسے ہی زرتاش کی باتیں سن کر مجھے رونا اگیا میں اس راج کے بارے میں سوچ کر بالکل بھی نہیں رو رہی ائی سمجھ۔۔۔۔۔

اتنی نفرت کرتی ہو کہ اپ سے کہ اس کے ذکر سے ہی تم مجھے ڈانٹ رہی ہو۔۔۔۔۔۔

لبابا نے گہرا سانس بھرا اور منی کی جانب دیکھا منی تمہیں پتہ ہے جب ایک عورت کسی مرد سے محبت کر لیتی ہے نا تو وہ اس مرد کو اپنی دنیا مان لیتی ہے اس کے ہر غلطی نظر انداز کرتے ہیں اس سے ناراض ہوتی ہے اسے ڈانٹتی ہے لیکن کبھی اپنے من پسند انسان سے وہ نفرت نہیں کر سکتی ہے ایک عورت کی محبت جو ہوتی ہے نا اپنے من پسند مرد سے وہ بہت پاکیزہ اور شفاف ہوتی ہے سے ائینے کی طرح ہوتی ہے اس پر گرد تو جمع ہو سکتی ہے اور وہی گرد اگر صاف کر دی جائے تو وہ اسی طرح ہی محبت صاف شفاف نظر اتی ہے۔۔۔۔۔

لیکن اگر وہی ائینے کی طرح محبت اپ کو پیروں تک ہے روند کر کوئی چلا جائے پیروں سے کچل کر اس ائینہ کو توڑ جائے تو کیا وہ ائینہ کبھی جڑ سکتا ہے تمہیں مجھے بتاؤ منی میں جانتی ہوں تم عورت ہو نہ مرد ہو لیکن تمہارے اندر بھی تو جزبات ہوں گے نا تمہارا دل بھی تم محبت کو محسوس کرتا ہو گا نا تم مجھے بتاؤ ایک ائینہ ٹوٹ جائے بھروسہ ٹوٹ جائے تو کیا وہ دوبارہ جڑ سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

لبابہ کی بات سنتے ہیں منی کو بھی تکلیف ہوئی تھی ہاں چندا میں جانتی ہوں کہ میں مرد ہوں نا عورت ہوں کیونکہ میرے اندر بھی جذبات ہیں محبت کو محسوس کرتی ہوں اور رہی بات تیرے بندے کی تو پھر جانتی ہوں تو کبھی اسے نفرت نہیں کر سکتی لیکن اگر وہ تیرا غرور تیری محبت اپنے پیروں پر روند کر گیا ہے نا تو وہ اسی پیروں سمیت واپس اکر تیرے پیروں میں گرے گا اگر وہ تم سے نفرت کرتا ہوتا تو وہ کبھی واپس نہ اتا تو ایک دفعہ اس سے بات تو کر کے دیکھ چندا کیا پتہ تیرا فیصلہ بدل جائے۔۔۔۔۔۔۔

میرا فیصلہ کبھی نہیں بدلے گا مجھے سب سے زیادہ ضرورت اس کی تھی لیکن وہ نہیں تھا تب بھی وہ مرے یا جیے مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور مجھے نیند ائی ہے منی مجھے سونا ہے تم۔ل ھی جاوا پنے کمرے میں جا کے سو جاؤ لبابہ نے سخت لہجے میں کہا اور واپس اپنے کمرے میں جا کر زتاش کا ساتھ لیٹ گی لبابہ کو جاتے دیکھا منی بھی لب بھیچے تھے اور پھر چپ چاپ کر کے اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

''''۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صبح صبح بھی کیف اٹھا تو دل پہلے ہی اٹھ کر کمرے سے باہر جا چکی تھی اور اسے رات والے دل کی ناراضگی یاد ائی تو اس کا دل کیا تھا کہ وہ ایک دفعہ دل کو بلالے اور طہام کا رشتہ لے کر چلا جائے پھر وہ فریش ہونے کے لیے چلا گیا اور باہر گیا تو ڈائننگ ٹیبل پر پہلے ہی امنہ اور

NOVEL-E-MEHAR

طہام بیٹھے تھے دل سب کے لیے ناشتہ لگا رہی تھی اپنے ہی جان کو دیکھ کر دل نے پھر سے منہ بنایا اور پیر پٹکتے کچن میں چلی گئی اسے ایسا کرتے تھے کہ کیف کے ساتھ ساتھ امنہ اور طہام کے چہرے پر بھی مسکراہٹ رہی تھی۔۔۔۔

لگتا ہے میری بیٹی زیادہ ہی ناراض ہے میرے بیٹے سے کیوں تنگ کرتے ہو میری بیٹی کو پتہ بھی ہے وہ ناراض ہے پھر بھی اسے منا نہیں رہے امنہ نے تھوڑا ڈانٹتے ہوئے کہا تو کیف نے کندھے اچکا دیے۔۔۔۔۔

مما میں نے تو کچھ نہیں کیا میں تو معصوم ہوں ساری غلطی طہام کی ہے جس نے لڑکی کی پسند کر لی ہے اور اب میسنوں کی طرح چاہتا ہے """"لیکن اسے بھی پتہ ہے میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔

بھائی اپ کی طبیعت بالکل ٹھیک ہے وہ الگ بات ہے کہ یاداشت گی ہوئی ہے تو رشتہ لے کر جانے سے یاداشت کا کیا تعلق اب ویسے بہانے کر رہے ہیں اپ چاہتے ہی نہیں میری شادی ہو میں کنوارہ مر جاؤں طہام بھی فل ڈرامے بازی کرتے ہوئے بولا تو کیف نے طہام کے سر پر چپ لگائی۔۔۔۔۔۔۔

خبردار ایسا بولا تو اچھا ٹھیک ہے میں تمہارا رشتہ لے کر چلا جاؤں گا لیکن ابھی دل کو مت بتانا میں سے مزید تنگ کرنا چاہتا ہوں اس سے پہلے کہ دل کچھ سنتی کیف چپ ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔

دل نے ناشتہ لا کر کیف کے سامنے رکھا تو خود جا کر طہام کے ساتھ بیٹھ گئی تو کیف نے پھر سے گھور کر دیکھا دل تم میرے ساتھ بیٹھتی ہو نا۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

لیکن پہلے میں اپ سے راضی نہیں ہوتی ہوں نا بھی ناراض ہوں اس سے پہلے کہ دل کچھ اور کہتی گل کو ڈائننگ ٹیبل کی طرف اتے تھے ایک سو کی سپیڈ سے طہام کے پاس اٹھی اور کیف کے ساتھ جا کر بیٹھ گئی کیف نے پہلے حیرانگی سے دیکھا کہ ابھی تو یہ کہہ رہی تھی ناراض ہے لیکن گل کے وہاں انے پر کیف کو ساری سمجھ اگئی ۔۔۔۔۔۔

یہ مت سمجھیے گا کہ میں اپ کے پاس اکر بیٹھ گئی ہوں تو میں راضی ہوں میں ناراض ہی ہوں دل چپ چاپ کر کے پھر ناشتہ کرنے لگی تو کیف بھی کچھ نہ بولا اور دوسرے جانب گل کب سے کیف کو دیکھتی جا رہی تھی جس نے اج بلیک کلر کی شرٹ اور پینٹ پہنی تھی جو کیف پر بے حد خوبصورت لگ رہا تھا ۔۔۔۔۔

گل کی نظریں کیف پر محسوس کرتے ہوئے دل نے ضبط سے اپنی مٹھیا میچی طہام لوگوں کو کہہ دو کہ میرے ہبی جان کی جانب دیکھنے کی بالکل بھی ضرورت نہیں ہے نظر لگ جاتی ہے ویسے بھی کچھ لوگوں کی نظر بہت بری ہوتی ہے رشتہ ہی حراب کرنے پر تلے ہوتے ہیں دل نے گل کو تنز کرتے ہوئے کہا تو گل نے غصے سے دل کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

پچھلے پانچ سالوں سے میں ہی کیف کو دی

پچھلے پانچ سالوں سے میں ہی کیف کو دیکھتی ارہی ہوں ابھی تک نظر نہیں لگی گل اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔

تمہاری نظر لگی ہے تو اس لیے میرے ہبی جان ٹھیک نہیں ہوئے یادداشت واپس نہیں ائی دیکھنا اب دل کی ان پر نظر ہے نا کیسے ٹھیک ہوتے ہیں دل نے بھی فل جواب دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"" ۔۔۔۔۔ دل کی جلی کٹی سن کر گل بھی چپ کر گی

""""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 88 ❤□❤□

NOVEL-E-MEHAR

ناشتہ کرنے کے بعد دل نے سارے برتن سمیٹے تو امنہ اور طہام تو اپنے کمروں میں چلے گئے جب گل نے کیف کی جانب دیکھا کیف مجھے نہ کچھ اپنے کپڑے لینے ہیں شاپنگ کرنی ہے تو کیا اپ میرے ساتھ چلو گے۔۔۔۔

لیکن میرے ہبی جان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اسی لیے وہ تمہارے ساتھ شاپنگ پہ نہیں جا سکتے اس سے پہلے کیف کچھ کہتا دل وہاں پر ٹپک کر گل سے کہنے لگی۔۔۔۔۔

دل میں نے تم سے نہیں پوچھا کہ تم شاپنگ پر چلو گی نہیں میں نے کیف سے پوچھا ہے تو کیف کو ہی جواب دینے دو نا گل نے دانت کچکچاتے ہوئے کہا تو دلی اپنی بتیسی دکھائی جس کو تم پوچھ رہی ہوں نا وہ میرے شوہر ہیں تو میرے شوہر جواب دیں گا میں تو ایک ہی بات

ہوتی ہے دل نے کہا تو گل نے کیف کی جانب دیکھا کیف اپ میرے ساتھ چلیں گے یا نہیں مجھے کچھ کپڑے لینے ہیں میرے پاس کپڑے نہیں ہیں۔۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے گل میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔۔۔۔۔

ہبیبی جان۔۔۔۔۔دل نے انکھیں پھاڑے کیف کو دیکھا تو کیف نے دل کو دیکھا ویسے کوئی میرے سے ناراض تھا جو ابھی میرے پاس اکر کھڑا ہو گیا ہے اور میرے گل کے ساتھ شاپنگ کرنے پر جانے پر کوئی اعتراض ہے۔۔۔۔۔۔

کیف کے کہنے سے دل جلدی سے کیف سے پیچھے ہٹی ناراض تو میں ابھی بھی ہوں لیکن وہ کیا ہے نہ میں کسی کے ساتھ ناپ کو اکیلے نہیں جانے دے سکتی کیونکہ کسی کا کیا بھروسہ اپ کو دوبارہ سے میرے سے دور لے جائیں اس لیے میں اپ دونوں کے ناساتھ جاؤں گی مجھے کچھ شاپنگ کرنی ہے۔۔۔۔۔۔

لیکن دل میں اور کیف جانے والے ہے تم بعد میں چلی جانا دل کا ساتھ جانا گل کو الگ لگا گیا تھا وہ کیف کے ساتھ کچھ ٹائم سپینڈ کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

بعد میں ہبیبی جان کے پاس ٹائم نہیں ہو گا ابھی جا رہے ہے میں بھی ساتھ چلی جاتی ہوں اس میں کیا ہے رکے ہوئے ہی جان میں چینج کر کے اتی ہوں اور ابھی جانا نہیں دل جلدی سے یہ کہتے ہوئے اپنے کمرے میں بھاگی تو گل نے کیف کے جانب دیکھا کیف میں نے اپ کے ساتھ جانا تھا لیکن دل۔۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

گل کیا ہو گیا ہے بیوی ہے وہ میری اگر اسے کچھ چیزیں چاہیے تو وہ بھی لے لے گی تم بھی لے لینا اس میں کیا ہے کیف کے کہنے پر گل ""خاموش ہو گئی لیکن اندر ہی اندر دل پر بے حد غصہ ارہا تھا۔۔۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں دل جلدی سے تیار ہو کر اگئی اور کیف کے ساتھ باہر چلی گئی کیف کو اب ایک گاڑی چلانا نہیں اتی تھی اسی لیے ڈرائیور کو ساتھ لے جانا ہے ضروری سمجھا کیف اگے ڈرائیور کے ساتھ کہتی ہے اور گل پیچھے دل کے ساتھ بیٹھ گئی دونوں ہی ایک دوسرے کو ۔۔۔۔۔۔ کھا جانے میں نظروں سے دیکھ رہی تھی

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

امید کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو عرشیہ اسے ہاسپٹل لے کر گئی تھی ابھی وہ ہاسپٹل سے نکل کر گاڑی میں بیٹھے کہ امید نے عرشیہ کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

ماما میرا دل بہت گھبرا رہا ہے گھر جانے کا بالکل بھی دل نہیں کر رہا ہے کسی پارک میں چلتے ہے نا وہاں جا کر کھیلتے ہیں امید نے معصوم سا منہ بناتے ہوئے عرشیہ سے کہا۔۔۔۔۔

لیکن امید بیٹا تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے پارک میں کیسے جاؤ گی۔۔۔۔

کوئی بات نہیں ماما پلیز چلتے ہیں نا امید کی انکھوں سے انسو نکلتے دیکھ عرشیہ نے گہرا سانس بھرا اور پھر پارک کی جانب گاڑی موڑ لی۔۔۔۔۔۔۔

ارقم بھی اسی پارک میں بیٹھا ڈائری میں کچھ لکھ رہا تھا اور یہ پارک ارقم کے گھر کے قریب ہی تھا اسی لیے وہ وہاں پر چلا جایا کرتا تھا۔۔۔۔

عرشیہ اور امید پارک میں داخل ہوئی تو ایک بینچ میں جا کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

ماما میں ان بچوں کے ساتھ کھیل لوں کیا امید نے کہا تو عرشیہ نے کچھ دور بچوں کو دیکھا جو کھیل رہے تھے لیکن بیٹا زیادہ نہیں کھیلنا تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو یہ نہ ہو زیادہ طبیعت خراب ہو جائے ٹھیک ہے گھر جا کے پھر کھانا بھی کھانا ہے اور میڈیسن بھی کھانا ٹھیک ہے نا۔۔۔۔۔۔۔

جی ماما ٹھیک ہے میں زیادہ نہیں کھیلوں گی بس وہاں بیٹھ کے ان کو دیکھ لوں گی امید یہ کہتے ہوئے وہاں سے چلی گئی جب عرشیہ نے موبائل نکالا اور اس میں بزی ہو گئی۔۔۔۔

جب عرشیہ کی نظر ارقم پر پڑی تو وہ حیران ہوئی کہ وہ اس ٹائم پارک میں کیا کر رہا ہے اور ہاتھوں میں ڈائری پکڑے کیا لکھ رہا ہے عرشیہ بھی بور ہو رہی تھی ایک نظر کو امید کو دیکھ کر وہ ارقم کی جانب چل پڑی۔۔۔۔۔۔

السلام علیکم ارقم۔۔۔۔۔۔ عرشیا نے کہا تو وہ جو سر جھکائے بیٹھا تھا اس کا دل زوروں سے دھڑکنے لگا تھا وہ بنا دیکھے ہی پہچان گیا تھا وہ تو اس کی اواز کو لاکھوں میں پہچان سکتا تھا ڈائری میں کچھ لکھتے ہوئے اس کے ہاتھ کانپنے لگے تھے جلدی سے اس نے ڈائری بند کی اس سر اٹھا کر دیکھا کرسٹل انکھیں ایک دفعہ پھر سے سنہری انکھوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

کرسٹل انکھیں جلدی سے جھکی تھی وہ مزید ان سنہری انکھوں میں نہیں دیکھ سکتا تھا یہ سنہری انکھیں ان کرسٹل انکھوں والے
""""شہزادے کو لے ڈوبی تھی یہی سنہری انکھیں ہیں اس کا روگ تھی انہی سنہری انکھوں کا روگ وہ دل میں پالے بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

وعلیکم السلام عرشیہ اپ یہاں ارقم نے اپنے چہرے پر حیرانگی لاتے ہوئے عرشیہ سے کہا تو عرشیہ جلدی سے ارقم کے پاس بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

ہاں وہ امید کی طبیعت نہیں ٹھیک تھی نا اسی لیے اسے تھوڑی دیر پاک میں لے کر ائی تھی اور تم یہاں پہ کیا کر رہے ہو اور یہ ڈائری تمہارے ہے کیا کیا تمہیں ڈائری لکھنے کا شوق ہے عرشیہ نے ڈائری کو ایک نظر دیکھتے ہوئے ارقم سے سوال کیا۔۔۔۔۔۔۔

نہیں مجھے ڈائری لکھنے کا شوق تو نہیں تھا لیکن پھر ایک انسان میری زندگی میں تو اس نے یہ شوق میرے اندر پیدا کر دیا میں جو بھی اس انسان کے لیے محسوس کرتا ہوں وہ اس ڈائری میں لکھ دیتا ہوں جو الفاظ میں اس انسان کو نہیں کہہ پاتا وہ میں اس ڈائری میں لکھ دیتا ہوں ارقم نے عرشیہ کے خوبصورت چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اچھا تو مجھے بھی پڑھاؤ نا کیا لکھتے ہو تم ڈائری میں اس کا مطلب ہے تم کسی سے پیار کرنے لگے ہو کیوں صحیح کہا نا ارقم عرشیہ نے ڈائری پکڑنے کی کوشش کی لیکن ارقم نے جلدی سے پیچھے کر لی۔۔۔۔۔

نہیں عرشیہ یہ ڈائری پڑھنے کی اجازت کبھی کسی کو نہیں ہے جب یہ کمپلیٹ ہو جائے گی تب میں اپ کو یہ پڑھنے کے لیے دوں گا ٹھیک ہے اور اپ پڑھ لیجئے گا پتہ نہیں تب تک میں ہوں گا یا نہیں ارقم کی زبان سے ایسے الفاظ سنتے عرشیہ نے حیرانگی سے ارقم کی جانب دیکھا
۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا مطلب اس ٹائم تم ہو گے کہ نہیں ٹھیک ہے تم کمپلیٹ کر لو اچھا مجھے اس لڑکی کے بارے میں تو بتاؤ جس سے تم پیار کرتے ہو کیسی ہے وہ لڑکی کیا کرتی ہے کہاں ہے کبھی ہمیں بھی ملوا دو عرشیہ ایکسائٹڈ سی بولی۔۔۔۔۔۔

نہیں وہ ابھی کسی سے نہیں مل سکتی ہے میں نے ابھی اس سے پیار کا اظہار نہیں کیا تو بس اسی لیے اسے نہیں پتہ میں اس سے پیار کرتا ہوں ارقم نے دوبارہ سے سر جھکا دیا۔۔۔۔

تو تم اس سے پیار کا اظہار کر دو نا کتنی دیر کرو گے ویسے بھی پیار کا اظہار کرتے ہوئے ٹائم نہیں لگانا چاہیے ورنہ دیر ہو جاتی ہے اور وہ انسان اپ سے دور ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

ہاں واقعی شاید میں نے اسے لڑکی سے اظہار کرنے میں دیر کر دی ہے وہ اب کسی اور کی ہو گئی ہے ارقم نے اپنے انسو چھپانے کی بہت کوشش کی۔۔۔۔۔

اوہو اس کا مطلب اس کی کہیں اور شادی ہو گئی ہے کیا عرشیہ کو دل سے افسوس ہوا۔۔۔۔

ہاں اس کی شادی کہیں اور ہو گئی ہے اور میں اس سے ابھی بھی پیار کرتا ہوں اور ہمیشہ پیار کرتا رہوں گا۔۔۔۔۔

ماماماما۔۔۔۔۔اس سے پہلے کہ عرشیہ کچھ اور کہتی امید اس کے پاس بھاگتے ہوئے ائی تھی السلام علیکم انکل امید نے ارقم کو سلام کیا تو ارقم کو امید بے حد پیاری لگی وعلیکم السلام بچہ کیسا ہو۔۔۔۔۔

مجھے بس تھوڑا سا بخار ہے تو ماما میں تھک گئی ہوں اب گھر چلتے ہیں نا۔۔۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے گھر چلتے ہیں ٹھیک ہے میں دعا کرتی ہوں کہ اگر تو وہ تمہارے نصیب میں ہے تو وہ اپ کو مل جائیں اور اگر وہ اپ کے لیے بہتر نہیں ہے تو پھر اپ کو کبھی نہ ملے۔۔۔۔۔

اللہ نہ کرے عرشیہ کہ وہ میرے لیے کبھی بہتر نہ ہو وہ میرے لیے بہتر تھی بہتر ہے اور ہمیشہ بہتر رہے گی وہ مجھے ملے نہ ملے لیکن وہ میرے دل میں ہمیشہ رہے گی جب سے وہ میری زندگی میں ائے ہیں نا مجھے اپنے زندگی بہتر لگنے لگی ہے عرشیہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ عشق کیا ہوتا ہے ارقم کے لہجے میں اس لڑکی کے لیے عشق جیسی انچ معلوم ہوتے ہوتے ہوئے عرشیہ کو اس لڑکی پر بے انتہا رشک ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے پھر میں دعا کرتی ہوں کہ وہ لڑکی تم کو مل جائے چلو امید چلتے ہیں عرشیہ نے امید کو اپنی گود میں اٹھایا اور چلی گئی۔۔۔

عرشیہ اگر اپ کو مجھے ملنا ہوا تو پھر داید کو چھوڑنا ہو گا اپ کو اگر اپ نے داید کو نہ چھوڑ سکیں تو پھر داید کو مرنا ہو گا ان دونوں صورتوں میں ہی اپ مجھے مل سکتی ہیں اور امید ہے اللہ پاک اپ کی دعا قبول کرے گا اور اپ مجھے مل جائیں گی ارقم کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ """""""ائی اور اپنی ڈائری دیکھی اور اٹھ کر وہ بھی اپنے گھر کی جانب چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گل دل کیف شاپنگ مال میں پہنچ چکے تھے اور اب اہستہ اہستہ وہ ساری شاپس دیکھ رہے تھے لیکن دل کو کچھ خریدنا نہیں تھا وہ بس ان دونوں پر نظر رکھنے کے لیے ائی تھی اور گل اپنے کپڑے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

گل تمہیں تو کچھ پسند نہیں ارہا تم تو ہمارا ٹائم ہی ضائع کر رہی ہو ایسا کرو تم خود کپڑے دیکھو جو تمہیں پسند اتا ہے نا تم لے لینا پیمنٹ میرے شوہر کر دیں گے ٹھیک ہے ابھی میں اپنے ہبی جان کو لے کے جا رہی ہوں مجھے کچھ پرسنل چیزیں خریدنی ہی تمہارے سامنے نہیں خرید سکتی دل نے گل کو کہتے کیف کا ہاتھ پکڑا۔۔۔۔

لیکن دل مجھے اس مال کے بارے میں کچھ نہیں پتہ اگر میں اس مال میں ہو گئی تو۔۔۔۔

اتنی بچی بھی نہیں ہو تم گل کہ تم اس مال میں کھو جاؤ گی ہم ادھر تھوڑے ہی پاس ہیں اگر تمہیں کوئی بھی چیز چاہیے ہو تو بس ادھر ادھر دیکھ لینا ہم تمہیں مل جائیں گے ٹھیک ہے اب مزید باتیں مت کرو اپنا کپڑے دیکھو۔۔۔۔۔۔ چلیں ہبی جان ہم چلتے ہیں دل کیف کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہیں لے گی جب کہ کیف ارے ارے کرتا رہ گیا لیکن دل نے کب کسی کی سننے والی تھی جو اپنے ہبی جان کے سنتی اس نے پہلے کبھی اپنے ہبی جان کی سنی تھی جو اج سنتی۔۔۔۔۔

دل ہی دل میں دل کو کوستے ہوئے گل دوسری شاپ میں جانے لگ گئی لیکن جیسے ہی اس کی نظر ایک شاپ کے اندر لٹکی گاؤن پر پڑی گل تو اس گاؤن کو دیکھتی ہی رہ گئی تھی گل جلدی سے اس شاپ کے اندر گئی اور اس ڈریس جو سٹر یچو پر لگا ہوا تھا اس کے سامنے جا کر کھڑی ہو گی وہ بہت ہی پیارا وائٹ کلر کا موتیوں سے بھرا ہوا ڈریس تھا جو بے حد خوبصورت تھا۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

واؤ یہ کتنا پیارا ہے گل اس ڈریس کو ہاتھ لگانے لگی اس کی چسٹ پر صرف سارا موتیوں کا کام ہوا تھا باقی سارا سمپل تھا ایسا کرتی ہوں یہ لے لیتی ہوں کیف کو بولوں گی کہ یہ مجھے پسند اگیا تھا کتنا پیارا ہے نا پتہ نہیں دوبارہ ایسا ملے گا یا نہیں گل کون سا پہلے کپڑے ایسے دیکھے تھے ابھی ہی وہ شہر والی شاپ میں ائی تھی تو اسے یہ والی ڈریس پسند اگئی تھی۔۔۔۔۔۔

میڈم میں یہ خرید چکا ہوں۔۔۔۔۔اس ڈریس کو ہاتھ لگاتے دیکھ لڑکا بولا تو گل نے جلدی سے مڑ کر اس لڑکے کی جانب دیکھا جس نے وائٹ کلر کی شرٹ پہنیں بلیک کلر کی پینٹ پہنے انکھوں پر چشمہ لگایا بالوں کو اچھے سے جیل سے سیٹ کیے وہ اپنے سینے پر ہاتھ باندھے کھڑے گل کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

لیکن یہ ڈریس اب مجھے پسند اگئی ہے تو میں ہی یہ لوں گی گل اب کسی بھی طور پر یہ ڈریس چھوڑنے والی نہیں تھی۔۔۔۔

کیا مطلب میڈم کہ اپ کو پسند اگئی ہے یہ پہلے مجھے پسند ائی تھی اور یہ میں ہی لوں گا اور جو سامنے کھڑا لڑکا کوئی اور نہیں میر تھا جو اپنی بہن کے کہنے پر یہاں پر شاپنگ پر ایا تھا اور اسے یہ اپنی بہن کے لیے ڈریس پسند اگیا تھا۔۔۔۔۔۔

لیکن اپ کو پسند ائی ہے یا نہیں میرا اس سے کوئی لینا دینا نہیں یہ ڈریس میں ہی لوں گی بھیا بھیا گل اس شاپ کیپر کو اوازیں دینے کی تو شاپ واپس بھی ان دونوں کے پاس اگیا۔۔۔

بھائی یہ ڈریس مجھے پیک کر کے دیں مجھے یہ ڈریس پسند اگیا ہے اپ جتنے پیسہ بولیں گے میں اتنے دوں گی گل بھی سینے پر ہاتھ باندھتے میر کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

کیا مطلب اپ کا اپ ہوش میں بھی تو ہیں میں کہہ رہا ہوں میں اس کی پیمنٹ کر چکا ہوں اور جو ڈریس میں لینے لگا ہوں پھر اپ کیسے کہہ سکتی ہیں کہ یہ ڈریس اپ لیں گی۔۔۔۔۔

بھائی میں اس ڈریس کی ڈبل پیمنٹ کروں گی اپ ان کے پیمنٹ واپس کریں گے ڈریس میں لوں گی گل اس ڈریس کے سامنے آ کے کھڑے ہوتے ہوئے کہا جیسے میر اس ڈریس کو لے کر بھاگ ہی نہ جائیں۔۔۔۔۔

دیکھیں میڈم یہ ڈریس ہمارے پاس صرف ایک پیس ہی رہ گیا ہے اور پہلے ان سر نے ہی اس ڈریس کو چوز کیا ہے تو یہ ڈریس انہی کو ہی دینا ہے پڑے گا ہمیں سوری لیکن اپ کوئی اور دیکھ لیں ہمارے پاس اور بھی بہت سارے ورائٹیز ہیں وہ شاپ کیپر گل کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

لیکن یہ ڈریس۔۔۔۔۔۔گل نے اس ڈریس کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھا اور پھر سامنے کھڑے میر کو دیکھا اگر اپ کی بہن کوئی اور ڈریس پہن لے گی تو اسے کچھ ہو نہیں جائے گا ڈریس مجھے۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

نہیں یہ ڈریس میں اپنی بہن کے لیے لے کر جاؤں گا میر نے اس شاپ کیپر کو اشارہ کیا تو شاپ کیپر نے سٹیچو سے ڈریس کو اتارا اور پیک کرنے لگا گل کا دل کر رہا تھا دل کو پہلے ہی دل پر غصہ تھا اور اب اس سامنے کھڑے لڑکے پر ارہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

دیکھو میں کہہ رہی ہوں ڈریس مجھے دے دو ورنہ جو میرے ہونے والا شہر ہے نا وہ بھی پولیس میں ہے اندر کروا دوں گی تمہیں گل کا تو منہ ہی رونے والا بن گیا تھا لیکن اس نے کیف کی دھمکی دینا ضروری سمجھا۔۔۔۔۔۔

اچھا تمہارا جو ہونے والا شوہر ہے وہ پولیس میں ہے تو اپنے ہونے والے شوہر کو بولنا کہ میرے سے اکر بات کریں اور یہ ڈریس لے جائے پھر میں دے دوں گا ٹھیک ہے میر اپنا چشمہ اتارتے ہوئے ایک انکھ ونک کرتے وہ ڈریس شاپ کیپر سے پکڑتا ہوا میر وہاں سے

چلا گیا جبکہ وہ اس ڈریس والے شاپر کو پھر سے حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پیر پٹکتی اس دکان سے بھی باہر چلی گئی جبکہ دکاندار کندھے اچکاتا اپنے کام پر لگ گیا۔۔۔۔۔۔۔

""۔۔۔۔۔ کمینہ جاتے جاتے آنکھ بھی مار گیا ٹھرکی اور ڈریس بھی لے گیا گل ادھر ادھر سب کیف کو ڈھونڈنے لگی تھی

ہبی جان اپ کو پتہ ہے اپ نا مجھے بچپن میں اتنے زیادہ ٹیڈی بیئر لا کر دیا کرتے تھے اور اپ نے ابھی تک میرے ٹیڈی بیئر والا کمرہ بھی نہیں دیکھا شاید اپ کو کچھ یاد اجائے ۔۔۔۔۔

لیکن دل اب تم بڑی ہو گئی ہو تو ایک ٹیڈی بیئر کا کیا کرو گی کچھ اور لے لو دل کیف کا ہاتھ پکڑے ٹیڈی بیر والے شاپ پر جا کر کیف سے کہنے لگی تو اتنے زیادہ ٹیڈی بیئر دیکھ کر کیف ہکا بکا رہ گیا۔۔۔۔۔۔

لیکن ہبی جان مجھے ٹیڈی بیر بھی لینا ہے اپ کو پتہ ہے نا ٹیڈی بیئر کتنے پسند ہیں ایک بڑا سا ٹیڈی بیئر اٹھاتے ہوئے دل کیف کے پاس ائی تو کیف تو کچھ بولنے سے رہا اس نے اس ٹیڈی بیئر کی پیمنٹ کی اور باہر اگیا۔۔۔۔۔

دل تمہیں کچھ اور لینا ہے کیا کب سے تم مجھے گھمائی جا رہی ہو پتہ نہیں گل کدھر ہے اس کا بھی کچھ پتہ نہیں ہے کیف پورے مال میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔۔

ہبی جان اگر اپ کچھ دیر کے لیے اس گل چڑیل کو بھول جائیں اور میرے ساتھ ٹائم سپینڈ کریں تو اچھا ہو گا ناراض تو میں پہلے سے ہوں تو کیا اپ چاہتے ہیں کہ میں اپ کے کمرے سے بھی چلی جاؤں دل کیوٹ سا منہ بناتے ہوئے کہا تو کیف چپ کر گیا نہیں کمرے سے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔

دل نے دوسرے جانب دیکھا جہاں سے گل ان کی جانب ہی ارہی تھی لیکن کیف کا دھیان گل کی جانب نہیں تھا وہ ہبی جان ہبی جان یہاں ائے چلیں وہ جلدی سے کیف کا ہاتھ پکڑے ہوئے جلدی سے ایک دوسری جانب لے گی جہاں پر ساڑھیاں لٹکی ہوئی تھیں دل کا بہت دل کرتا تھا وہ ساڑھی پہنیں وہ اکثر ٹک ٹاک پر لڑکیوں کو ساڑھی پہنتے دیکھا کرتی تھی لیکن پہلے اس کا ہبی جان اس کے پاس نہیں تھا اس لیے اس کا پہننے کا دل بھی نہیں کرتا تھا اب تو اس ہبی جان اس کے پاس اگیا ہے تو اس کا دل تھا کہ وہ ساڑھی پہنے ۔۔۔۔۔۔ اور دل کا کیف کو دور لے جانا گل کو اگ لگا گیا جب تک گل ان تک پہنچتی وہ پھر سے غائب ہو چکی تھی پتہ نہیں دل کیف کو کہاں لے کر چلی گئی گل پھر پیر پٹکتے ایک شاپ میں چلی گی جہاں کپڑے کپڑے تھے اور وہاں اپنے لیے کچھ ڈریس سلیکٹ کرنے لگے۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

ہبی اپ بتائیں نااپ کو کون سے ساری پسند ہے اتنی زیادہ کلر کی ساڑیاں سامنے رکھتے ہوئے دل میں کیف سے کہا۔۔۔۔۔

تم کوئی بھی ساڑی پہن لو دل تم پر پیاری ہی لگے گی کہ تم ہو ہی اتنی پیاری کیف دل کے خوبصورت چہرے کو دیکھتے ہوئے بولا تو دکاندار بھی کیف کے بات سن کر ہنسنے لگا۔۔۔۔

بات تو اپ ٹھیک کہہ رہے ہیں اپ کی بیوی ہے تو بہت پیاری اس دکاندار نے بھی دل کو دکھتے ہوئے کہا تو کیف نے غصے سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔۔

اپنے کام سے کام رکھوائی سمجھ تمیں کس نے بولا ہے میری بیوی کو پیارا بولو کیا تم سے کسی نے پوچھا کیف غصے سے اٹھ کر اس کا گریبان پکڑتے ہوئے بولا کہ دل کی جلدی سے اٹھ گئی ہبی چھوڑیں کیا کر رہے ہیں اپ۔۔۔۔۔

سوری سر میں نے ویسے ہی بول دیا تھا اس دکاندار میں سر جھکا دیا تو کیف نے اس کا گریبان چھوڑ دیا اور دوبارہ سے ساڑھی دیکھنے لگا سامنے ہی بلیک کلر کی ساڑھی پڑی ہوئی تھی جو تھی تو سمپل لیکن لگ بہت پیاری رہی تھی ۔۔۔۔۔۔

مجھے یہ والی پیاری لگ رہی ہے کیف نے کہا تو دل نے وہ ساڑھی دیکھی جو اسے بھی بہت پیاری لگ رہے تھے پھر وہ ساڑھی لیتے ہوئے باہر چلے ائے۔۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

اچھا ہبی جان مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے کچھ کھاتے ہیں نا دوبارہ سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولے کہیں گل کہی سے ناٹپک پڑے۔۔۔۔۔

اچھا ٹھہر و پہلے گل کو ڈھونڈ لیتے ہیں اسے بھی تو بھوک لگی ہو گی نا جب کیف کو ایک دکان کے اندر گل نظر ائی تو وہ دکان کے اندر چلا گیا پتہ نہیں یہ گل کب میرے ہبی کی جان چھوڑے گی چڑیل کہیں گے وہ بھی اپنے ہبی کے پیچھے چلی گئی تو وہاں پر گل نے کچھ ڈریس سلیکٹ کر کے رکھے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

کیف مجھے یہی پانچ ڈریس پسند ائے ہیں یہیں لے دو۔۔۔۔۔

پیسے تو میرے ہبی جان کے ہی لگنے ہیں جتنا مرضی ڈریس لو دل بھی تنزیہ مسکراہٹ سے بولی۔۔۔۔۔

دل کیا ہو گیا ہے اس کے پاس پیسے نہیں ہیں تو میں ہی دوں گا نا وہ پانچ ڈریس لیتے ہوئے گل کیف اور دل دوبارہ سے نکلیں اور ایک ریسٹورنٹ میں چلے گئے وہاں کھانا کھانے کے لیے۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہاں سے کھانا کھاتے وہ گھر کے لیے نکل چکے تھے اوراج یہ تینوں کافی زیادہ تھک چکے تھے۔۔۔۔۔۔

"""گھر جاتے ہیں گل تواپنے کمرے میں چلی گئی اور گیف اور دل اپنے کمرے میں چلے گئے۔۔۔۔۔۔

"""______________

ماما مجھے نوڈل کھانا ہے۔۔ عرشیہ جو امید کو میڈیسن دے کر اس کا کمرہ سیٹ کر رہی تھی اس کی بات سن کر اسے گھوڑی سے نوازا۔۔

بالکل نہیں کھانے اگے تمہاری طبیعت خراب ہے۔۔ عرشیانے سختی سے منع کیا جبکہ امید کا منہ بنا۔۔

ماما مجھے نوڈل کھانے ہیں۔۔

امید بیٹا ضد نہیں کرتے نہیں کھانا اپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ عرشیہ اس مرتبہ پیار سے بولی تھی جبکہ وہ ابھی بھی ضدی انداز میں منہ بنا کر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

مما میں بالکل ٹھیک ہوں میں کہہ رہی ہوں نا مجھے کھانا ہے۔۔امید غصے سے بولی جبکہ امید کے اس طرح کرنے پر عرشیہ غصے سے اس کے پاس گئی اور اس کا کان پکڑا۔۔

مما کی بات سمجھ نہیں ارہی طبیعت نہیں ٹھیک تمہاری نہیں کھانا تم نے خبردار اگر تم نے اب ضد کی تو۔۔۔۔۔

عرشیہ خالص ماؤں والے لہجے میں غصے سے بولی تھی۔۔امید منہ بنائے لب باہر نکالا جیسے وہ رونے کی تیاری پکڑ رہی تھی۔۔ عرشیہ کو لگا کے صرف وہ نوڈل کھانے کے لیے اس طرح کے چہرے بنا رہی ہے وہ پاؤں پٹکتی ہوئی کمرے سے چلی گئی جبکہ امید رونے لگی۔۔۔۔۔

بابا کو آنے دو بابا کو بتاؤں گی وہ روتے ہوئے بول رہی تھی تکیے میں چہرہ دیئے کتنی دیر روتی رہی اور ضمار کا انتظار کرتی رہی کب وہ گھر رہا ہے اور وہ عرشیہ کے شکایت اسے لگائے۔۔۔۔۔۔۔

انتظار کرتے کرتے اس کی انکھ لگ گئی ضمار جیسے ہی گھر ایا سب سے پہلے وہ امید سے ملنے کے لیے اس کے کمرے میں ایا وہ سوئی ہوئی تھی

"""اس کے پاس گیا اس کے چہرے پر ہاتھ رکھا تو اس نے فوراً انکھیں کھولی اور اٹھ کر بیٹھی۔۔۔۔۔

بابا اپ اتنی لیٹ کیوں ائے ہیں میں کب سے اپ کا ویٹ کر رہی تھی۔۔۔امید اس کی گود میں چڑھ کر بیٹھی۔۔

میری بیٹی میرا کیوں انتظار کر رہی تھی ضمار نے اس کے چہرے سے بال پیچھے کیے اور سینے سے لگاتے پوچھا۔۔۔

بابا مجھے ماما نے ڈانٹا میرے کان کھینچے۔۔ وہ رونے والا منہ بناتے ضمار کو بتا رہی تھی۔۔

ماما نے کیوں ڈانٹا؟

میں نے مما کو مما میں نوڈل کھانے ہے تو اس بات پہ مما اتنی غصے سے بولی اور میرے کان بھی کھینچے گا اور کہا ہے خبر دار تم نے اج کے بعد نوڈل کا نام لیا مجھے روتا چھوڑ کر کمرے سے چلے گئی تھی۔۔۔۔۔۔

ضمار حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا عرشیہ نے اسے ڈانٹا کیونکہ اس کی طبیعت خراب تھی ضد کر رہی تھی جبکہ اسے یہ امید نہیں تھی کہ وہ اسے روتے ہوئے چھوڑ کر چلی جائے گی۔۔

واقعی مما اپ کو روتے ہوئے چھوڑ کے گئی تھی۔۔

ہاں بابا وہ مجھے روتے ہوئے چھوڑ کر چلی گئی۔۔زماریک دم اس پر غصہ آنے لگا کہ وہ اس چھوٹی سی گڑیا کو روتے ہوئے چھوڑ کر کیسے جا سکتی تھی۔۔

امید نے اپنے بالوں سے پونی اتار دی اور بال کھول دیے۔۔

کیا ہوا بال کیوں کھول رہی ہے۔۔۔

بابا مجھے سر میں درد ہو رہا ہے۔۔مجھے بہت زیادہ درد ہو رہا ہے میرے بال کٹوا دو۔۔اس نے اپنے بال پکڑ کر پیچھے کی جانب پھینک کے اور ضمار کے سینے سے لگی اس کے بال کافی زیادہ لمبے اور بھاری ہو چکے تھے۔۔

NOVEL-E-MEHAR

اتنی پیارے بال ہیں تمہارے کیوں کاٹنے ہیں۔۔

مما کہتی ہیں میرے بال بھاری ہیں اس وجہ سے مجھے سر میں درد ہوتی ہے بابا کٹوا دیے نا مجھے سر میں درد ہو رہا ہے وہ بول رہی تھی جب اخر میں اس کی انکھوں میں کئی انسو جمع ہوتے بہے تھے۔۔۔

امید۔۔۔۔ضمار نے اس کا چہرہ سامنے کرتے اس کے انسو صاف کیے اور پیشانی پر بوسہ دیا۔۔

میں اپنی گڑیا کے بال چھوٹے کروا دوں گا رونا بند کرو اسے کے رونے سے ضمار کو تکلیف ہوئی تھی اسے یوں روتے ہوئے دیکھ کر نہ جانے اسے بھاری بالوں کی وجہ سے سر میں کتنی درد ہوتی تھی۔۔

بابا اپ نے مما کو ڈانٹنا ہے انہوں نے مجھے ڈانٹا ہے۔۔اپنے انسو صاف کرتے ہیں ضمار کو بات بھولتے دیکھو پھر سے بولی تھی۔۔

ہاں بالکل ہم تمہاری مما کو جا کے ڈانٹتے ہیں ضمار نے اسے گود میں اٹھایا اور باہر لے کر گیا ہے۔۔۔

داید عرشیہ کو کمرے کی صفائی کرتے دیکھ رہا تھا نہ جانے سے اج کیا ہو گیا تھا سب کچھ صاف کر رہی تھی۔۔۔

عرشیہ خیر تو ہے اج پورا گھر صاف کرنے کا ارادہ ہے تمہارا۔۔داید اس کے پیچھے جا کر کھڑا ہوا اور اسے اپنے حصار میں لیا جبکہ عرشیہ نے مڑ کر اسے گھورا۔۔

داید مجھے تنگ نہ کریں مجھے کمرہ صاف کرنے دے۔۔

میری جان کمرہ بالکل صاف ہے داید نے اس کا چہرہ اپنی طرف کیا اور اس کے بے حد قریب اپنا چہرہ کیا تھا۔۔۔جب ضمار بے دہانی میں بنا نوک کے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا ان دونوں کو قریب دیکھ کر اس نے امید کی انکھوں پر ہاتھ رکھا اور اپنے چہرے کا رخ دوسری طرف کیا داید عرشیہ فورا ایک دوسرے سے دور ہوئے ارشیہ چہرے پر ہاتھ رکھ کر رخ دوسری طرف کر گئی جبکہ داید کھانسنے لگا۔۔

انسان میں شرم نامی چیز ہوتی ہے دروازہ ہی لاک کر لیتے ہیں۔۔۔ضمار ڈانٹ پیتے بولا تھا۔۔

بالکل انسان نے شرم ہونی چاہیے جب اسے کپل کے کمرے میں آئے تو دروازے پر دستک دے کرانا چاہیے۔۔داید کی بات سن کر ضمار کو اپنی غلطی کا احساس ہوا کھانستے اس نے امید کی انکھوں سے ہاتھ ہٹایا اور عرشیہ کی طرف رخ کیا۔۔۔۔

تم نے میری بیٹی کو کیوں ڈانٹا ہے۔۔عرشیہ نے جو شرمندہ ہو رہی تھی اس کی بات سن کر وہ غصے سے ضمار کو دیکھنے لگی اور پھر امید کو دیکھا اپنے بابا کے اتے ہی اس نے شکایت لگا دی تھی۔۔

ضمار اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اور نوڈل کھانے کی ضد کر رہی تھی میں نے پیار سے منع کیا نہیں مانی پھر ڈانٹا۔۔۔

ٹھیک ہے وہ ضد کر رہی تھی تمہیں ڈانٹ لیا پیار سے سمجھا لیا اسے روتے ہوئے چھوڑ کر کیوں گئی تھی تم۔۔۔ضمار کو یہ چیز نہایت ناگوار گزری تھی کہ وہ رو رہی تھی اور عرشہ اسے چھوڑ کر چلی گئی تھی۔۔

نہیں ضمار میں اسے روتے ہوئے چھوڑ کر نہیں گئی تھی ہاں یہ معصومہ سا چہرہ بنا رہی تھی کہ میں اسے نوڈل بنا کر دوں لیکن میں نے نہیں لیکن میں نے نہیں لیکن میں نے نہیں بنا کر دی اور میں کمرے سے چلی گئی۔۔عرشیہ کے تو وہم گماں میں بھی نہ تھا کہ وہ اس کے جانے کے بعد رو رہی تھی۔۔

عرشیہ مجھ سے جھوٹ مت بولو۔۔

NOVEL-E-MEHAR

میں جھوٹ نہیں بول رہی ضمار میں اسے روتے ہوئے چھوڑ کر کیوں جاؤں گی جتنا پیار تم اس سے کرتے ہو اتنا ہی میں کرتی ہوں۔۔

۔۔۔ شاید تم سے بھی زیادہ کرتی ہوں۔۔امید کی جانب دیکھا جو ہنس رہی تھی

امید جھوٹ بولا ہے تم نے ضمار سے اس سے پیار سے پوچھا تھا۔۔

ہاں کیونکہ مما نے پہلی مرتبہ مجھے اتنی زیادہ غصے سے ڈانٹا اور میرے کان کھینچے۔۔اور جو بہت رونا آیا تھا مما کے ڈانٹ پر۔۔

بری بات ہے اس طرح نہیں کرتے بیٹا جھوٹ نہیں بولتے۔۔ضمار نے اسے پیار سے سمجھایا۔۔

سنبھالو اپنی بیوی کو گھر کے کام کر کر کے دماغ کھسک گیا اس کا۔۔ضمار کی بات پر دایدہنسنے لگا اور عرشیہ کا منہ کھل گیا۔۔۔

میں پاگل ہونے کو پہنچ جاتی ہوں گھر کے کام کر کے اور مجھے کسی سے باتیں نہیں کرنی وہ غصے سے بھری کمرے سے باہر نکلی اور کچن میں

چلی گئی دایدنے دانت کچکچاتے ضمار کو دیکھا جو اس کے پاؤں پر کلہاڑی مار گیا تھا۔۔۔۔۔""

""""۔۔۔۔۔ بے شرم انسان اپنی بیوی تو پاس نہیں ہے دوسروں کی بیوی کو بھی دور کرتا ہے

NOVEL-E-MEHAR

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 89 ❤️❤️

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ضمار کا ماضی

نازلی وہ دیکھو گولا وہاں پر جا کر گولا کھاتے ہیں امنہ نے نازلی کا ہاتھ پکڑا تو نازلی نے اپنی نیلی انکھوں سے سامنے لگے گولے کو دیکھا نازلی

کو گولا بے حد پسند تھا۔۔۔۔۔۔

نازلی امنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے اس ریڑھی کی جانب بھاگی تھی دونوں ابھی صرف 12 سال کی تھی اور بچوں کی طرح ادھر ادھر بھاگتی

رہتی تھی ریڑی کی پاس جا کر امنہ نے اپنے دوپٹے کی نکر سے کچھ پیسے نکالیں اور ریڑی والے کو دیے اور وہاں سے دو گولے لیے ایک

اپنے دوست نازلی کو دیا اور ایک خود کھایا۔۔۔۔۔۔

گولے کھا کر وہ دوبارہ سے اپنے گھر کی جانب جانے لگی جب نازلی نے امنہ کو دیکھا امنہ تم میرے گھر اؤنا ہم دونوں کھیلتے ہیں کتنا مزہ ائے گا نا پھر کل سے سکول جانا ہے پھر ہمیں ٹائم نہیں ملے گا کھیلنے کا۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے نازلی چلو چلتے ہیں تمہارے گھر امنہ بھی نازلی کے گھر چلی گئی تو نازلی کی اماں دونوں کو دیکھ کر خوش ہوئی اگئی سارا دن گھوم گھوم کر تم دونوں کوئی ہوش نہیں ہے تم دونوں کو کہ گھر میں بھی بیٹھ جاتے ہیں تم لوگ چھوٹی بچی نہیں رہی ہو بڑی ہو گئی ہو گھر میں بیٹھا کرو نازلی کی ماں رخسانہ دونوں کو ڈانٹتے ہوئے بولی تو نازلی نے اپنی نیلی انکھوں سے اپنی ماں کو دیکھا۔۔۔۔

امی اپ کو تو پتہ ہے نا کہ امنہ کے ساتھ ہی مجھے گھومنا ہوتا ہے تو میں اب اس کے ساتھ بھی نہ گھوموں نازلی منہ بنا کر بولی تو امنہ نے نازلی کو گلے لگایا نازلی تم ایسے منہ نہ بنایا کرو تم بہت کیوٹ لگتی ہو اور تمہاری جو نیلی انکھیں ہیں نا مجھے اتنی پسند ہیں میں تمہیں کیا ہی بتاؤں امنہ نازلی کے گال کھینچتے ہوئے بولی تو نازلی ہنسی تھی۔۔۔۔۔۔

اور تم میری سب سے بہترین دوست ہو امنہ۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے ٹھیک ہے نازلی اب تم منہ بنا کر مت بیٹھو میں تم دونوں کے لیے کچھ کھانے کو لے کر اتی ہوں رخسانہ دونوں کو دیکھتے ہوئے چھوٹے سے کچن میں چلی گئی۔۔۔۔

یہ لاہور کا وہ علاقہ تھا جہاں پر غریب لوگ رہا کرتے تھے چھوٹا سا علاقہ تھا جہاں پر چھوٹے چھوٹے کچھ ہی گھر اباد تھے اور ان گھروں میں ایک امنہ کا گھر تھا اور ایک نازلی کا گھر تھا نازلی کے گھر میں صرف اس کی اماں رخسانہ اور نازلی رہا کرتی تھی کیونکہ نازلی کا جو باپ تھا وہ کب کا مر چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد امنہ بھی نازلی کے گھر سے کھانا کھا کر اپنے گھر گئی تو سامنے ہی امنہ کا باپ بیٹھا تھا امنہ کو دیکھتے ہی غصے سے اس کی جانب دیکھنے لگا کہاں گئی تھی تو صفدر نے غصے سے امنہ سے پوچھا تو امنہ اپنے باپ کو دیکھ کر تھر تھر کانپنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔

ابا وہ نازلی کے ساتھ باہر گئی تھی اور پھر اس کے گھر چلی گئی تو اس کے گھر سے کھانا کھا کر گھر ائی ہوں امنہ نے ڈرتے ہوئے کہا کہیں اس کا باپ اسے مارنے والا لگ جائے۔۔۔۔۔۔

خبردار تم ائندہ گھر سے باہر نکل ٹانگیں توڑ دوں گا تمہاری چھوٹی بچی نہیں ہو تم جاؤ دفع ہو جاؤ کمرے میں صفدر سگریٹ پھونکتے ہوئے غصے سے بولا تو امنہ روتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئی اور بیڈ پر گر گئی۔۔۔۔۔

اماں اپ مجھے کہاں چھوڑ کے چلی گئی ہیں ابا بالکل بھی نہیں اچھے ابا مجھے بہت مارتے ہیں اماں نازلی کی اماں انہیں اتنا پیار کرتی ہیں کاش اپ بھی میرے پاس ہوتی امنہ بیڈ پر روتے ہوئے اپنی ماں کو یاد کرتے کرتے وہاں ہی سو گئی۔۔۔۔۔۔۔

امنہ کی ماں کو کینسر تھا جو کہ امنہ کو پیدا کرتے ہی مر گئی تھی امنہ کا جو باپ تھا اس نے پہلے ہی شادی کر رکھی تھی جس میں سے صفدر کا ایک بیٹا تھا اکرم جو کہ 20 سال کا تھا لیکن صفدر نے امنہ کی ماں ارم کو نہیں بتایا تھا کہ وہ شادی شدہ ہے جب ارم کو شادی کی بات پتہ چلا تو اسے بہت برا دھچکا لگا تھا لیکن تب تک وہ ماں بننے والی ہو گئی تھی اس لیے وہ صفدر کو چھوڑ نہیں سکتی تھی جب امنہ پیدا ہوئی تب تک بہت دیر ہو چکی تھی کیونکہ ارم کو پتہ ہی نہیں تھا کہ اسے کینسر ہے امنہ کے پیدا ہوتے ہی ارم مر گئی تھی اور صفدر اپنی پہلی بیوی کو گھر لے ایا تھا جس نے امنہ کو بڑی مشکل سے پالا تھا کیونکہ وہ بالکل بھی امنہ کو پسند نہیں کرتی تھی صفدر اور ارم کی پسند کی شادی ہوئی تھی اس لیے صفدر کی پہلی بیوی پروین اس نے امنہ کو نفرت کے طور پر ہی پالا تھا لیکن صفدر کی وجہ سے مجبور تھی پروین کا صرف ایک ہی بیٹا تھا جو اکرم تھا۔۔۔۔۔۔۔

السلام علیکم ابا اکرم گھر میں داخل ہوا تو اکرم کو دیکھ کر صفدر کی انکھیں چمکی تھی۔۔۔۔۔۔۔

وعلیکم السلام بیٹا کیسے ہو تم صفدر نے اکرم کو اپنے گلے سے لگایا اکرم بھی اپنے باپ کے گلے لگا۔۔۔۔

ابا میں ٹھیک ہوں اپ کیسے ہیں۔۔۔۔

میں تو ٹھیک ہوں اگئی تجھے اپنے باپ کی اور ماں کی یاد کہ کدھر تھا تو اتنے دن سے صفدر نے اکرم کو اپنے پاس بٹھاتے ہوئے پیار سے پوچھا تو اکرم کے لبوں پر مسکراہٹ آئی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابا کچھ دوستوں کے ساتھ نہ باہر گھومنے گیا تھا تو اج ہی واپس ایا ہوں شکر کریں کہ گھر واپس اگیا ہوں اکرم نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صفدر اکرم کے چہرے کے تاثرات بگڑتے دیکھ جلدی سے نارمل ہوا ٹھیک ہے ٹھیک ہے دوستوں کے ساتھ ہی گئے تھے نا چل تو فریش ہو جائے تیری اماں سے کہتا ہوں کھانا لگا دے ۔۔۔۔۔۔""""

اپنے باپ کی بات سنتے اکرم اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا جبکے صفدر نے اپنے بیٹے کی پشت کو دیکھا جب پروین صفدر کے پاس ائی اکرم کے ابا اکرم اگیا ہے کہ۔۔۔۔

ہاں اکرم تو آ گیا ہے تو جا کے اس کے لیے کھانا لگا تھکا ہوا آیا ہے میرا بچہ صفدر نے کہا تو پروین بھی صدقے واری جاتے ہوئے اٹھ کر جلدی سے کچن میں چلی گئی اور اکرم کے لیے کھانا لگانے لگی اسی کو امنہ کے بارے میں پتہ ہی نہیں تھا کہ اس سے بھی کھانے کا پوچھ لیں وہ اندر ہی کمرے میں سوئی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔""""""

تھوڑی دیر بعد کھانے کے بعد اکرم باہر دوستوں کے ساتھ چلا گیا تو امنہ بھی اٹھ کر کمرے سے باہر ائی اور اپنے باپ کے پاس گئی۔۔۔۔۔

ابا اپ نے مجھے اٹھایا ہی نہیں مجھے بھی اتنی سخت بھوک لگی ہوئی تھی امنہ معصومیت سے اپنی انکھیں مسلتے ہوئے صفدر سے بولی تو صفدر نے پروین کو اشارہ کیا پروین کھانا دے اسے بھی۔۔۔۔۔۔۔

اچھا دیتی ہوں کوئی کام کاج تو کرتی نہیں سارا دن تو نازلی کے ساتھ اس نکمی کے ساتھ گھومتی رہتی ہے یا گھر اکر ٹھوس لیتی ہے کھانا کوئی کام وغیرہ تو کرتی نہیں کوئی کام سکھا ہوا ہے اپنے گھر جا کے کام کیا کرے گی یہ پروین نے نفرت سے امنہ کو کہا تو امنہ نے صفدر کو دیکھا۔۔۔۔۔۔

ایسا کیا دیکھ رہی ہو ٹھیک کہہ رہی ہے تیری ماں اگلے گھر جا کے تو نے کام کرنے ہے تیرے لیے کوئی راج کمار تو ائے گا نہیں جو تیرے سے کام نہیں کروائے گا اپنی ماں کا ساتھ مل کرنا کام کیا کر ائی سمجھ۔۔۔

جی جی ابا میں کر دیا کروں گی کام اماں کے ساتھ امنہ جلدی سے کچن میں گئی تو پروین اسے ایک پلیٹ میں تھوڑے سی چاول ڈال کے دیے اور تھوڑا سا سالن ۔۔۔۔۔۔

اماں تھوڑا سا اور دے دینا امنہ نے مانگا تو پروین نے غصے سے اس کی جانب دیکھا اتنے کھانا ہے تو کھاتے تیرے باپ نہیں کما تا لا کر چل نکل یہاں سے پروین نے غصے سے کہا تو امنہ انکھوں میں انسو لائے اتنے تھوڑا سا یہ کھانا لیتے ہیں اپنا کمرے میں چلی گئی اور چپ چاپ کر کے کھانا کھانے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔""""""

اگلے دن امنہ پھر سے چوری چوری گھر سے نکل کر اپ نازلی کے گھر چلی گئی تھی امنہ کے گھر سے دو گھر چھوڑ کر ہی نازلی کرتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

چلو نازلی کہیں باہر گھومنے چلتے ہیں گھر میں تو اماں ابا ہی ڈانٹتے رہتے ہیں امنہ منہ بناتے ہوئے بولی تو نازلی نے امنہ کی جانب دیکھا جس کا چہرہ مرجایا ہوا تھا-----

تو کیوں پریشان ہوتی ہے امنہ تیری دوست ہیں نا تیرے پاس ہمیشہ تیرے پاس رہے گی اور تیرے کو خوش کرتے رہے گی چل اجا جا نہ تیرے کو میں املی والی چاٹ کھلاتی ہوں اماں تھوڑا سے پیسے دے دو نا چاٹ کھانی ہے نازلی رخسانہ بیگم کے پاس جاتے ہوئے بولی تو رخسانہ بیگم نے مسکراتے ہوئے نازلی کے چہرے پر پیار دیا میرا بچہ یہ لو اپنی چادر کے نکر سے گرا کھول کے رخسانہ نے 20 روپے نکال کر 10 10 روپے دونوں کا دیا ہے تو دونوں 10 10 روپے پکڑتے ہوئے بھاگ گئی رخسانہ نے دونوں کو دیکھا اور امنہ کو دیکھ کر ترس بھی اتا تھا اسے سب کچھ پتہ تھا کہ امنہ کے ماں باپ اور اس کا بھائی اس کے ساتھ کیسا رویہ رکھتے ہیں لیکن وہ کچھ بول نہیں سکتی تھی ""------

نازلی تو کتنی اچھی ہے نا تو ہمیشہ میری دوست رہے گی نا امنہ نے چاٹ کھاتے ہوئے نازلی کو بولا تو نازلی نے اپنے نیلی انکھوں سے امنہ کو دیکھا-----

ہاں ہاں امنہ تو میری بیسٹ فرینڈ ہے اور دیکھنا بیسٹ فرینڈ ہے نا ہمیشہ ساتھ رہتے ہیں اور ہم بھی ہمشہ ساتھ رہیں گے کوئی ہمیں الگ نہیں کر سکتا دونوں ہنستے ہنستے ہوئے چاٹ کھا رہی تھی جب دور کھڑا عاطف نازلی کو دیکھ دیکھ کر مسکرا رہا تھا اور عاطف کے پاس کھڑا اس کا دوست عالم بھی مسکرا کر امنہ کو دیکھ رہا تھا------

NOVEL-E-MEHAR

کس کو دیکھ رہے ہو مسکرا مسکرا کر ان دونوں کے پاس اکر دوست کھڑا ہوا تو دونوں لڑکیوں کی طرف دیکھ کر دونوں سے پوچھا تو دونوں نے ہڑ بڑا کر اس لڑکے کی جانب دیکھا------

کہیں نہیں چاٹ والے کو دیکھ کر ہم ہنس رہے تھے اور چاٹ کھانے کا دل کر رہا تھا ہم چاٹ کھانے جا رہے ہیں اجا تو نے بھی جانا ہے تم عاطف نے کہا تو وہ دوست جس کا نام احمد تھا ان دونوں کے ساتھ چلا گیا چاٹ کھانے لگے عالم اور عاطف کو دیکھ کر امنہ اور نازلی منہ بناتے ہوئے وہاں سے چلی گئی------"""

""""---------------

حال ---------------

اج گل کو اپنے باپ کے پاس ہاسپٹل جانا تھا کیونکہ ڈاکٹروں نے عالم کی طبیعت کچھ سے بہتر ہی بتائی تھی اور اسے ڈسچارج بھی کیا جانا تھا اور گل کا کہنا تھا کہ وہ اپنے باپ کو لینے جائے گی اس لیے گل کیف اور طہام کے ساتھ ہاسپٹل کے لیے نکل چکی تھی اور کیف کے ساتھ گل کو جاکر دیکھ دل اپنے ہاتھ ہی ملتی رہ گئی۔۔۔۔۔۔

ہاسپٹل جاتے ہیں گل جلدی سے اپنے باپ کے پاس گئی تو اپنی بیٹی کو اپنے پاس دیکھ کر عالم کی انکھوں سے انسو نکلنے لگے۔۔۔۔۔۔

بابا کیسے ہیں اپ گل جلدی سے اپنے باپ کے سینے سے لگتی روتے ہوئے کہنے لگی تو عالم نے اپنی بیٹی کا چہرہ پکڑ کر اس کی پیشانی پر بوسہ دیا

میں ٹھیک ہوں بیٹا تم رو کیوں رہی ہو تمہارے رونا سے مجھے تکلیف ہوتی ہے پتہ ہے نا عالم سیدھا ہو کر بیٹھا تو گل سے کہنے لگا۔۔۔۔

بابا اپ ٹھیک نہیں ہوں گے تو میں رووؤں گی نا لیکن اللہ کا شکر ہے میں نے بہت دعا کی تھی اللہ نے اپ کو ٹھیک کر دیا اور کیف نے بھی ہمارا بہت ساتھ دیا ہے گل نے چمکتی انکھوں سے کیف کو دیکھا تو کیف بھی عالم کے پاس ایا انکل اپ کی طبیعت کیسے ہے۔۔۔۔۔۔

کیف بیٹا تمہارے سامنے ہوں ٹھیک ہوں اب بس ہاسپٹل میں رہ کر تھک گیا ہوں اب بس گھر جانا ہے مجھے واپس۔۔۔۔۔۔

نہیں انکل جب تک اپ کی طبیعت مکمل طور پر ٹھیک نہیں ہو جاتی آپ ہمارے گھر میں ہی رہیں گے کیف نے کہا تو عالم نے نفی میں سر ہلایا ۔۔۔۔۔

نہیں نہیں بیٹا مجھے تمہارے گھر میں نہیں رہنا پہلے تو تھا کہ میری بیٹی کی شادی تم سے ہونے والی ہے لیکن تم نے بتایا کہ تمہاری فیملی میں مل گئی تمہاری بیوی ہے میں نہیں چاہتا کہ اب میری بیٹی کی وجہ سے تم مزید پریشانی اٹھاؤ اس لیے ہم اسلام اباد واپس جانا چاہتے ہیں عالم نے گل کو دیکھتے ہوئے کہا جو واپس جانے کا سن کر ہی اداس ہو گئی تھی لیکن اس کا باپ بھی کیا کر سکتا تھا اب کسی پہ طور پر کیف اور گل کی شادی نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔۔۔۔۔

لیکن انکل اپ کچھ دن بعد اپنے گھر چلے جائیں گے تو کچھ بھی نہیں ہو گا اپ کچھ دن ہمارے گھر رہیں گے ڈاکٹروں سے جب تک اپ کی رپورٹس مکمل کلیئر نہیں ہو جاتی میں اپ کو کہیں نہیں جانے دوں گا اب اپ اپنے بیٹے کی تو نہیں بات نہیں مانیں گے کیف نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عالم بھی مسکرایا ٹھیک ہے بیٹا اب تو میں اتنی منتیں کر رہے ہو تو تمہارے گھر چلا جاتا ہوں لیکن کچھ دن رہوں گا اس کے بعد اپنے گھر چلا جاؤں۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے پکا انکل کچھ دن ہمارے گھر رہیں گے پھر میں اپ کو خود چھوڑ کراؤں گا کیف نے ڈسچارج پیپر بنوائیں تو عالم کو اور گل کو لے کر وہ گھر چلا گیا طہام بھی اسی ہاسپٹل میں کام کرتا تھا اسی لیے وہ ادھر ہی رہ گیا۔۔۔۔۔۔۔

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

امی دیکھے نا گل پھر چلی گی ہی جان کے ساتھ اپ نے دیکھا وہ ہی جان کے ساتھ جاتے ہوئے کتنی خوش تھی آپ ہی جان کو کیوں نہیں سمجھاتی اس کے ساتھ نہ جایا کریں دل بھی کیوٹ سا منہ بناتے ہوئے امنہ کے ساتھ لاؤنج میں ہی اکے بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔۔

بیٹا کیا ہو گیا ہے میری بچی کیف اس کے ساتھ اس کے باپ کو لینے گیا ہے تو کیا ہو گیا اگر چلا گیا تو نہ جل سے اتنا نا جلا کرو جل جل کر دیکھو اپنا چہرہ تم نے کتنی جلد کالی کر لی ہے امنہ نے بھی دل کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا تو دل منہ کھولے امنہ کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔

امی اپ بھی میرا مذاق اڑا رہی ہے اپ سے یہ امید نہیں تھی دل امنہ سے ناراض ہوتے ہوئے بولے تو امنہ نے گل کو اپنے سینے سے نہ میرے بچے اپنی ماں سے ناراض نہیں ہونا اور تم نے میری بہت خدمت کی ہے ان پانچ سالوں میں جس کا قرض میں نہیں چکا سکتی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیسی باتیں کر رہی ہیں اپ امی اپ کی خدمت کرنا میرا فرض تھا اپ نے بھی تو بچپن میں مجھے سنبھالا تھا جب میں اس گھر میں ہی جان کی بیوی بن کر ائی تھی تو اپ نے بتا مجھے پیار کیا تھا تو جب اپ بیمار تھی تو میرا فرض بنتا تھا اپ کا خیال رکھنا ایسے مت بولے نا شرمندہ مت کریں دل بھی امنہ بیگم کے سینے سے الگ ہوتے ہوئے پیار بھرے لہجے میں بولی۔۔۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

اس سے پہلے کہ امنہ کچھ بولتی گھر میں کیف گل اور عالم داخل ہوئے تھے۔۔۔۔

لو امی گل بھی اگی دل نے منہ کے ڈیزائن بناتے ہوئے گل کو دیکھا اور ساتھ میں اس کے باپ کو جو اہستہ اہستہ چلتے ہوئے ارہا تھا امنہ نے بھی مسکراتے ہوئے اٹھ کر پیچھے مڑ کر دیکھا تو سامنے کھڑے عالم کو دیکھتی رہ گئی۔۔۔ ۔۔

عالم نے بھی مسکرا کر پہلے اپنی بیٹی کو دیکھا اور پھر جیسے ہی سامنے دیکھا عالم کی بھی دل کی دھڑکن جیسے تھم سی گئی تھی انکھوں کی پتلیاں جیسے ساقت ہو گئی عالم سے تو اب قدم بھی اگے بڑھانے نہیں ہو رہا تھا اس نے حیرانگی سے امنہ کو دیکھ کر اور پھر کیف کو دیکھا اور پھر امنہ کو دیکھا امنہ بھی وہاں ہی جم گئی تھی جبکہ امنہ اور عالم کو ایک دوسرے کو ایسے یک تک دیکھتے ہوئے سب ہی حیران ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔

کیاہواہے انکل چلے نا یہ میری ماماہے کیف نے تعارف کرواتے ہوئے کہاتوعالم کے ہاتھ کپکپائے تھے لیکن جلدی ہی اپنے اپ کو نارمل کرتے ہوئے وہ اگے کی جانب بڑھاتو کیف نے عالم کو صوفے پر بٹھایاامنہ بھی عالم کو دیکھتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔

دل جاؤ جلدی سے انکل کے لیے پانی لے کراؤعالم نے اپنے دل پر ہاتھ رکھاتودل بھی جلدی سے کچن میں گئی اور پانی لے کر اگئی اور عالم کو پکڑایاعالم امنہ کو دیکھتے ہوئے اپنے کپکپاتے ہاتھوں سے گلاس پکڑااور پانی پی گیاامنہ کی انکھوں سے انسو بہنے لگے تھے جلدی سے اپنے سر کو جھکا کر اپنے انسو صاف کیے تو مسکرا کر کیف کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔۔

تو یہ ہے گل کے پاپاامنہ نے جیسے ہی کہا لیکن عالم یک تک امنہ کے چہرے کو دیکھ رہا تھا جو شاید اسے اتنی ہی پیاری لگ رہی تھی جیسے کئی سال پہلے لگتی تھی۔۔۔۔۔۔

جی مامایہی ہیں گل کے پاپااور اسے کچھ دن ہمارے پاس ہی رہیں گے جب تک ٹھیک نہیں ہو جاتے تب تک۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا جیسے تمہاری مرضی یہ کہتے ہوئے امنہ جلدی سے اٹھ کر کمرے میں چلی گی جبکہ عالم امنہ کو جاتے ہوئے دیکھتے رہا آئے انکل میں اپ کواپ کا کمرہ دکھاتاہوں اپ ریسٹ کرلیں پھر ہم کھانا سے کھائیں گے تواپ کو بلالیں گے کہ کیف نے کہاتوعالم بھی اٹھ کر کمرے میں چلا گیا گل بھی اپنے کمرے میں چلی گئی جبکہ دل نے کیف کو اشارہ کیا کہ جلدی سے کمرے آئے مجھے بات کرنی ہے اور پھر دل ابھی اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔""""

""""_______________

NOVEL-E-MEHAR

لبابہ اج کچھ شاپنگ کرنے کے لیے مارکیٹ گئی تھی اور راج اس کے پیچھے پیچھے چوری چوری اسے دیکھ رہا تھا جب اچانک سے لبابہ کے سامنے میرا اگیا میر کو دیکھتے لبابہ کو حیرانگی ہوئی۔۔۔۔۔۔

میر تم یہاں لبابہ نے حیرانگی سے پوچھاتومیر نے مسکراتے ہوئے لبابہ کی جانب دیکھا جہاں جہاں لبابہ میڈم وہاں میں ہیں میر نے کندھے اچکاتے ہوئے کہاتولبابہ سر جھٹک کر مسکرائی تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا میر تمہیں پتہ بھی ہے کہ میں شادی شدہ پھر لائن مارنا نہ چھوڑنا لبابہ نے اس کا کندھے پر تھپڑ مارا تو میر بھی ہنسا ہے۔۔۔۔۔۔

اب تم شادی شدہ کو اس میں میرا کیا قصور ہے مجھے تو تم پسند اگئی ہو میں تو لائن ماروں گا ہی میر نے بھی کہاتولبابہ بھی کرکھلا کر ہنسی تھی اور دور کہیں راج جو لبابا کے پیچھے ارہا تھا دونوں کو ہنستے دیکھ اس کے اندر اگ لگی تھی۔۔۔۔۔۔

اچھاتومیرے ساتھ تو ویسے ناراضگی چل رہی ہے اور اس کے ساتھ دیکھو کیسے ہنس ہنس کر باتیں کر رہی ہے نہیں میڈم نہیں اپ صرف اپن کی ہیں اور اپ کسی کے ساتھ ہنس کر بات بھی نہیں کر سکتی راج نے پاس شاپ پر کیل لگا ہوا تھا اس پر اپنا ہاتھ رکھا اور غصے سے ان دونوں کو دیکھتا جارہا تھا ساتھ میں اس کیل پر زور سے پکڑا ہوا تھا جس کی وجہ سے راج کے ہاتھوں سے خون نکلتا جارہا تھا لیکن وہ دونوں ہستے کھیلتے مارکیٹ کے اندر چلے گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ویسے تم یہاں پر لینے کے ائے ہو یہ تو لیڈیز مارکیٹ ہے نا۔۔؟۔۔۔

ہاں وہ میں اپنی بہن کے لیے کوئی شاپنگ کرنے ایا تھا میں اپنی بہن کے پاس جانا چاہتا ہوں اسے ملنے کے لیے تو جب بھی میں اس سے ملنے کو جاتا ہوں تو کوئی نا کوئی وہ چیز ضرور لے کر جاتا ہوں تو اس لیے بس۔۔۔۔۔۔

اچھا اچھا بہن کی شاپنگ کرتے کرتے نا تمہاری فیوچر بیوی کی عادت ہو جائے کہ تم اچھی شاپنگ کر لو گے لبابہ نے پھر سے ہنستے ہوئے کہا تو میر بھی ہنسا تھا۔۔۔۔۔۔

ہاں ہاں کیوں نہیں اگر تم میری بیوی بن گئی تو پھر تو بات ہی الگ ہے نامیر نے ایک خاص انداز میں جھکتے ہوئے لبابہ کو کہا تو لبابہ منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کھلکھلا کر ہنسی تھی اور راج دونوں کو ایسے کھلکھلا کر ہنستا دیکھ کر ہاتھوں سے خون نکلتا ہوا ان کے قریب ایا۔۔۔۔۔۔

اپنے قریب کسی کو دیکھ کر لبابہ نے دیکھا تو راج کھڑا تھا راج کی کالی انکھوں میں جیسے خون اترا ہوا تھا وہ غصے سے میر کو دیکھ رہا تھا تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی سے ایسے ہنس کر بات کرنے کی وہ صرف اور صرف میری میڈم میری بیوی سمجھ ائی میری بیوی سے دور رہنا راج نے اؤ دیکھا نہ تاؤ ایک زوردار مکہ میر کے چہرے پر مارا تھا کہ لبابہ منہ پر ہاتھ رکھ کے حیرانگی سے راج کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کے راج اور مارتا میر نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا ہو کون تم جو مجھے مارنے اگئے ہو کیا لبابہ تم جانتی ہو اسے کیا میر نے کہا تو لبابہ نے سکتے کے عالم میں ہاں میں سر ہلایا تو راج نے غصے سے لبابہ کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔۔

میڈم اس کے ساتھ کیا کر رہی ہے آپ اور اس سے بات کیوں کر رہی تھی اپ صرف میری ہیں صرف میری خبردار اپ اس کے ساتھ ہنس بھی نہیں سکتے چلیں میرے ساتھ راج نے لبابہ کا ہاتھ پکڑا تو لبابہ نے اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا مجھے نہیں جانا راج تمہارے ساتھ چھوڑو مجھے۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

میں نے کہا میرے ساتھ چلیں میڈم مجھے اپ سے کچھ بات کرنی ہے راج اسے کھینچتا ہوا لے کر جانے لگا جب میر نے لبابہ کا ہاتھ پکڑ لیا تو راج نے پھر غصے سے میر کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔۔

جب لبابہ تمہارے ساتھ نہیں جانا چاہتی تو تم کیوں زبردستی لے کر جا رہے ہو میر نے جیسے ہی کہا راج اس سے پہلے اگے بڑھ کر میر کو دوبارہ مارتا بیچ میں لبابہ اگئی نہیں راج میر کو کچھ مت کہنا میں چلتی ہوں تمہارے ساتھ میر میں اتی ہوں یہ کہتے راج نے دوبارہ سے لبابہ کا """"""ہاتھ پکڑا اور اسے کھینچتے ہوئے لے گیا اور میر لبابہ کو راج کے ساتھ جاتا ہوا دیکھتا رہ گیا اور پھر وہ اپنی شاپنگ کرنے لگا۔۔۔۔۔

""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا مسئلہ ہے تمہیں راج کیوں تم میرے پیچھے پڑ گئے ہو جب میں نے تمہیں کہا ہے کہ میں نے تمہیں معاف نہیں کرنا مجھے تمہارے ساتھ نہیں رہنا تو تم کیوں میرے پیچھے اتے رہتے ہو لبابہ نے اپنا ہاتھ جھٹکے سے چھڑواتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔

میں جانتا ہوں میڈم میں نے اپ کو بہت تکلیف دی ہے لیکن اپ مجھے کبھی چھوڑ کر مت جایئے گا میں نے اپ کے پانچ سال برباد کیے ہیں نا میں اپ کے ساتھ اور اپ میرے ساتھ جینا چاہتی تھی میں نے وہ وقت برباد کر دیا اپنے بچے کے ساتھ وقت گزارنا چاہتا تھا میرے وہ وقت برباد کر دیا اب بھی شک مجھے معاف مت کیجیے گا میڈم لیکن پلیز اپ کسی اور کے ساتھ مت جایئے گا میں نے دیکھا ہے اپ میر کے ساتھ کیسے ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھی مجھے بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا اپ کو پتہ ہے نا اپ صرف میری ہیں صرف میری راج لبابہ کے کندھوں سے پکڑ کر جھنجوڑتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

اپنی بازوں پر کچھ گیلا پن محسوس ہوتے ہوئے لبابہ نے راج کے ہاتھ کی طرف دیکھا جہاں سے خون ٹپک ٹپک کر زمین پر گر رہا تھا اس کے ہاتھوں سے نکلتے خون کو دیکھ کر لبابہ پھٹی پھٹی انکھوں سے اس کے ہاتھوں کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

یہ کیا ہوا ہے تمہارے ہاتھ کو یہ خون کہاں سے ارہا ہے لبابہ نے راج کا ہاتھ پکڑتے اسے دیکھا جہاں پر کیل لگنے کی وجہ سے گہرا زخم لگ گیا تھا۔۔۔۔۔

میڈم اپ کو یہ زخم نظر ارہا ہے لیکن میرا دل پہ جو تکلیف ہو رہی ہے وہ اپ کو نظر نہیں ارہی میڈم میں بہت کرب میں ہوں پلیز مجھے معاف کر دیں میں جانتا ہوں میں نے اپ کے ساتھ بالکل بھی اچھا نہیں کیا لیکن اب مجھے معاف تو کر سکتی ہیں نا مجھے چھوڑ کر مت جایئے گا۔۔۔۔۔۔۔

راج پہلے اپنے ہاتھ پر پٹی کرواؤ پھر بات کرتے ہیں لبابہ نے اپنے بیگ سے ایک رومال نکالتے ہوئے راج کے ہاتھ پر باندھنا چاہا جب راج نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا نہیں جب تک اپ مجھے معاف نہیں کریں گی میں اس ہاتھ پر پٹی بالکل بھی نہیں کرواؤں گا راج کو اس ضدی پن میں بولا تو لبابہ کو اس کے ضد پر غصہ ایا۔۔۔۔۔۔

تم ابھی کے ابھی بھی ویسے ہی ہو صرف اور صرف اپنے بارے میں سوچتے ہوں دوسروں کے بارے میں نہیں سوچتے میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں ائی سمجھا اگر تم نے پٹی نہیں کروانی تو نہ کرواؤ بھاڑ میں جاؤ تم میری طرف سے وہ رومال اس کے ہاتھ میں پکڑاتے ہوئے لبابہ جانے لگی جب راج نے دوبارہ سے لبابہ کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔۔۔۔

میڈم میں بہت اکیلا ہو گیا ہوں مجھے مزید اکیلا مت کریں۔۔۔۔۔

جب تمہارے پاؤں پڑی تھی کہ مجھے چھوڑ کر مت جاؤ تم نے میرا بات سنی تھی نہیں نا تمہارا جانے کے بعد میں بھی اکیلی پڑ گئی تھی تمہیں احساس ہوا تھا نہیں نا تو پھر تم کیوں یہ امید لگا رہے ہو کہ میں تمہیں معاف کروں میں تمہیں اکیلا نہ چھوڑوں لبابہ نے دوبارہ سے اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے غصے سے کہا تو راج کی انکھوں سے انسو نکلنے لگے۔۔۔۔۔۔۔

عشق بہت ظالم ہے میڈم اور مجھے اپ سے عشق ہوا ہے۔۔۔۔

عشق تمیں نہیں عشق مجھے ہوا تھا جو تم میں ہوا تھا نا وہ عشق نہیں صرف ایک بدلا تھا جو تمہارا پورا ہوا اور تم مجھے مٹی میں روند کر چلے گئے ائندہ میرے سامنے انے کی کوشش مت کرنا اور نہ ہی میرے بچے سے ملنا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا لبابہ اسے دھمکی دیتے ہوئے مارکیٹ جانے کی بجائے اپنی گاڑی میں بیٹھے اور گھر کی جانب چلی گئی جب راج نے اپنے ہاتھ میں پکڑے لبابہ کے رومال کو دیکھا تو اس کے لبوں پر مسکراہٹ ائی اور اس کے ناک کے قریب کرتے ہوئے اپنے میڈم کی خوشبو کو محسوس کیا اپ کی خوشبو ابھی بھی ویسے کی ویسے ہی جیسے پانچ سال پہلے ہوتی اور میں جانتا ہوں اپ کو بھی میری تکلیف سے تکلیف ہوتی ہے ورنہ آپ یہ رومال مجھے کبھی نہ دیتی """"""میں جلدی ہی اپ کو منا لوں گا راج بھی گہرا اسانس بھرتے ہوئے گھر کی جانب چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔

"""""------------

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 90 ❤❤

عرشیہ وہ اج پھر اپنا کمرہ صاف کرنا یاد اگیا تھا وہ ہر دوسرے دن پورا کمرہ خود صاف کرتی تھی الماری میں کپڑے سیٹ کر رہی تھی جب اسے بریسلٹ نظر آیا جو کئی سال سے اسی جگہ پر پڑا ہوا تھا۔۔امید جب یتیم خانے پہنچی تھی اور تمنا نے اسے پہنایا تھا تب سے یہ عرشیہ کے پاس ہی تھا عرشیہ نے اس بریسلٹ کو ہتھیلی پر رکھا۔۔۔

امید کو پہنا دیتی ہوں اسے اچھا لگے گا۔۔۔۔امید اپنے کھلونوں کے ساتھ کھیل رہی تھی جب عرشیہ کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔۔۔۔

---- امید ---------عرشیہ نے اسے پکارا

---- میں ناراض ہو آپ سے امید منہ بناتے ہوئے بولی

""---- اچھا میرا بیٹا ماما سوری کرتی ہے لیکن ماما اپ کے لیے ایک چیز لے کر ائی ہے عرشیہ نے امید کے گال پر بوسہ دیتے ہوئے کہا

کسی چیز کا سن کر امید خوش ہوئی اور جلدی سے عرشیہ کے کندھے پر سر رکھ کر اسے دیکھنے لگی۔۔

جی ماما! محبت سے اپنے چھوٹے سے ہاتھ عرشہ کے رخسار پر رکھتے بولی عرشیہ اس نے بدلتے رنگ دیکھ کے خیران تھی لیکن کیا کر سکتی

""---- تھی اپنے ڈرامے باز بیٹی کا

لکھا ہوا تھا۔۔عرشیہ نے اس کا ہاتھ اپنے سامنے کرتے برسلٹ T یہ میری گڑیا پہن لیں۔۔امید نے اس بریسلیٹ کو دیکھا جس پر پہنایا۔۔

ماما یہ اپ نے میرے یہ خریدا ہے۔۔۔۔۔؟؟

نہیں! جب تم چند ماہ کی تھی کسی نے تمہیں یہ دیا تھا۔۔تب تم چھوٹی بہت تھی تو اس لیے میں نے رکھ دیا۔۔۔ عرشیہ نے اسے اپنی گود میں بٹھایا اور اس کی پیشانی چومی۔۔۔۔۔۔

کس نے دیا مجھے ؟عرشیہ خاموش ہو گئی اسے خود نہیں پتہ تھا کس نے دیا نہ وہ اسے یہ بتا سکتی تھی کہ بچپن میں اس کے ساتھ کیا حادثہ ہوا تھا----- کیونکہ چھوٹی بچی تھی ڈر جاتی اور ضمار کے لئے الگ غلط فہمی پال لیتی

اپ کی فرینڈ تھی اس نے دیا!!! عرشیہ نے جھوٹ بول دیا---

اچھا مما میری وہ فرینڈ اب کہاں ہے؟امید مکمل طور پر عرشیہ کی جانب متوجہ ہوئی اور اس سے سوال کرنے لگی---

مجھے نہیں پتہ اب وہ کہاں ہیں جب اپ چھوٹی تھی تب اس نے اپ کو یہ دیا تھا اور اب وہ چلی گئی-- عرشیہ مزید جھوٹ بولنے لگی کیونکہ سچ تو اسے بھی نہیں تھا پتا--

وہ بڑی ہو گی جو میری دوست بن کے ائی تھی اور مجھے یہ تحفہ دے کر چلی گئی--امید عرشیہ سے بولی ہے اس کے بھولے پن پر مسکرائی تھی اور اس کے چہرے پر پیار کرنے لگی---

میری پیاری بیٹی ! عرشیہ اسے گدگدی کرنے لگی جب ضمار کمرے میں داخل ہوا--

کیا ہو رہا ہے؟ان دونوں کو ہنستے دیکھ ان کے پاس جا کر کھڑا ہوا--

کچھ نہیں میں اپنی بیٹی سے محبت بھری باتیں کر رہی ہوں تمہیں کوئی مسئلہ ہے--وہ شرارتی انداز میں انکھیں چھوٹی کرکے بولی تھی جبکہ ضمار نے نفی میں سر ہلایا کہنے کو وہ خود کو ایک بچی کی ماں کہتی تھی اور حرکتیں ابھی اس کی خود بچی والی تھی-----

NOVEL-E-MEHAR

مجھے تم میں اور امید میں کوئی فرق نہیں نظر اتا دونوں ایک جیسی ہو--بچپنا دونوں میں بھرپور ہے-- عرشیہ ہنسنے لگی ضمار نے تاسف سے سر ہلایا--

ویسے اگر تم فیل کرو تو یہ کمپلیمنٹ نہیں تھا--ضمار کی بات سن کر اس نے منہ بسورا اس انسان کو کچھ نہیں ہو سکتا--

بابا مما نے مجھے میری فرینڈ کا گفٹ دیا--امید نے اپنی کلائی اس کے سامنے کی ضمار نے مسکراتے جیسے ہی نظروں کا رخ اس کی کلائی پر کیا وہ ساقت ہوا چہرے پر موجود مسکراہٹ سمٹی تھی انکھیں ایک جگہ پتھرا گئیں--

کیا ہوا بابا پیارا نہیں ہے؟اس کے تاثرات دیکھ کر امید اداس ہوتے بولی----

میں نے یہ کہیں دیکھا ہے؟وہ زیرِلب بڑبڑایا--ذہن پر زور ڈالنے لگا کہ وہ بریسلٹ اس نے کہاں دیکھا ہے جبکہ دل کہہ رہا تھا یہ بریسلٹ تمہارے دل کے قریب ہے-----

""۔۔۔ چند لمحے بعد ہی اس کے ذہن میں جھماکا سا ہوا کسی کا عکس انکھوں کے سامنے لہرایا تھا اس کی بہن اس کی تمنا ہاں یہ یہ تمنا

تمنا! بے ساختہ اس کے لبوں سے نکلا عرشیہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔

یہ بریسلٹ تمنا کا ہے میری بہن! ضمار نے امید کی کلائی سے بریسلٹ کھینچا تو اسے درد ہوئی بے دہانی میں وہ یہ بھول گیا کہ بریسلٹ کی ہک

بند ہے۔۔۔ ضمار نے اس کے ہاتھ سے بریسلیٹ اتار لیا اس کے ذہن میں صرف تمنا ہی گردش کر رہی تھی۔۔۔۔

کیا کہہ رہے ہو تم ضمار تمنا یہاں پر کیسے اگی وہ تو مر گی تھی نا عرشیہ کے دل میں بھی نے چینی ہونے لگی کے تمنا واپس آ گی تو داید

""۔۔۔۔

لیکن وہ تو۔۔۔۔ نہیں عرشیہ اگر اسے کچھ ہوا ہوتا تو یہ بریسلٹ پھر یہاں نہ ہوتا یہ م۔۔ میں۔۔ نے بنا کے دیا تھا تمنا کو مجھے اچھے سے یاد

ہے یہ موتی امی نے دیئے تھے مجھے اور میں نے خود بنایا تھا میں کیسے بھول سکتا ہے اسے ضمار کی نظریں ابھی بھی بریسلٹ پر تھی لیکن امید

کی انکھوں میں انسو تھے ۔۔۔۔""

یہ کب سے ہے تمہارے پاس؟ وہ اس کی بات درمیان میں کاٹتے بولا جبکہ عرشیہ کے سانس حلق میں اٹک گئے تھے۔۔

وہ کچھ نہ بولی محض حیرت سے انکھیں پھاڑے سے دیکھتی رہی۔۔۔ دوسری جانب امید رو رہی تھی۔۔۔۔

میں کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے عرشیہ! وہ بلند آواز میں چلایا امید ڈر کر عرشیہ کے ساتھ لگی۔۔

جب امید کو تم یتیم خانے چھوڑ کے ائے تھے تب کا یہ میرے پاس ہے جن۔۔ جب۔۔۔ امید ہاسپٹل میں تھی تو اس کے ہاتھ میں تھا

۔۔۔۔ ! مجھے نہیں پتا کہ۔ کس نے دیا عرشیہ نے اٹکتے ہوئے کہا

تو تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا! وہ غصے سے ہر لفظ پر زور دیتے بولا۔۔

مجھے نہیں اندازہ تھا یہ تمنا کا ہے۔۔ عرشیہ کے دل میں ڈر سا بیٹھ گیا۔۔۔۔

ضمار نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا ایک دم نظر امید پڑ گئی جو گہرے سانس لیتی ہچکیاں بھر رہی تھی۔۔

امید!۔۔۔ ضمار کو شدت سے اپنی رویے کا پچھتاوا ہوا اسے امید کے سامنے اس طرح نہیں بولنا چاہیے بیڈ پر بیٹھا اور اسے پکڑ کر اپنے

سینے سے لگایا۔۔

NOVEL-E-MEHAR

ایم سوری بابا کی جان! میری بیٹی کو درد ہوئی! ضمار نے اس کی چھوٹی سی کلائی پر پیار کیا امید نے ہاں میں سر ہلایا۔۔وہ بھی سہمے انداز میں کھڑی تھی۔۔۔۔

اپ غصہ مت کیا کرو وہ روتے ہوئے سہمے ہوئے انداز میں بولی۔۔۔۔۔

اج کے بعد بابا کبھی غصہ نہیں کریں گے بس میری بیٹی نے رونا نہیں ہے! ضمار نے اس کے انسو صاف کی اور دوبارہ اسے اپنے سینے سے لگایا اس کی کلائی وہ سہلا رہا تھا۔۔

بابا یہ بریسلٹ مجھے اچھا لگا ہے یہ مجھے دے دیں! امید نے اس کے ہاتھ میں موجود بریسلیٹ کی طرف اشارہ کیا۔۔

مجھے بھی اس کی ضرورت ہے! میں کچھ دنوں تک خود اپنی بیٹی کی کلائی میں پہنا دوں گا۔۔۔بے انتہا پیار سے بولا تو امید نے ہاں میں سر ہلایا اور اس کے رخسار پر بوسہ دیا۔۔۔

ائی لو یو بابا! اس کے سینے سے لگی۔۔

ائی لو یو ٹو اس نے امید کے سر پر ہاتھ رکھا ذہن میں بار بار یہی الفاظ گردش کر رہے تھے کہ اپنی بہن کو ڈھونڈو وہ زندہ ہے۔۔۔امید کا رخسار سہلاتے غصے سے عرشیہ کو دیکھتے وہ وہاں سے چلا گیا جبکہ عرشیہ اپنی جگہ پر ساکت ہوئی تمناز ندہ تھی اگر یہ بات داید کو پتہ چلتی تو؟

NOVEL-E-MEHAR

یہ خیال ہی اس کی جان لے رہا تھا اس کی محبت اسے دور ہو گئی تو؟ بے شمار خیالات اس کے ذہن میں انے لگی ایک کو جھٹکتی تو دس مزید آتے۔۔۔۔

داید مجھے نہیں چھوڑے گا میں اس کی بیوی ہوں! عرشیہ کے ہاتھ کپکپانے لگے تھے انکھوں میں یکدم نمی شامل ہوئی۔۔اس نے امید کی طرف دیکھا جو اپنے کھلونوں کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھی جبکہ عرشیہ کے سانس سینے میں اٹکے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

لیکن پہلی محبت تو بھولی نہیں جاتی داید تو تمنا سے بے انتہا محبت کرتا تھا۔۔اگر وہ دوبارہ اس کے سامنے ائی تو کیا وہ مجھے تنہا چھوڑ دے گا۔۔

اس کا وجود پسینے سے شرابور ہو گیا۔۔۔یک دم گہرا سانس لیا۔۔۔

نہیں وہ کبھی اپنی عزت کو نہیں چھوڑے گا۔۔۔ذہن میں ائے خیال کو دہراتے وہ سے جھٹلاتی اور پھر نیا خیال اتا جس شخص کو چاہیں اس سے جدائی کی سوچ ہی جسم سے روح نکال دیتی ہے۔۔دل سو ٹکڑوں میں بٹنے لگتا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے اگر وہ شخص چھوڑ گیا تو سانسیں

ختم ہو جائیں گی زندگی میں جینے کی وجہ نہیں رہے گی۔۔اور یہی کچھ حال اس وقت عرشیہ کا ہے۔۔وہ اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتی اپنے کمرے میں گئی واش روم میں جاتے ٹھنڈے پانی سے منہ دھویا جبکہ وجود ابھی بھی دھک رہا تھا۔۔

میں کبھی داید کو خود سے دور نہیں جانے دوں گی۔۔وہ میرا شوہر ہے میری محبت ہے وہ مجھے کبھی تنہا نہیں چھوڑے گا وہ بار بار چند لفظوں کو دہرائے جا رہی تھی یہ سوچ ہی جان لے رہی تھی اگر وہ چھوڑ گیا۔۔۔مستقبل کے چند خیال انسان کے ذہن کو مفلوج کر کے رکھ دیتے ہیں۔۔اس نے تولیے سے اپنا چہرہ صاف کیا اور آئنے میں اپنا عکس دیکھا چہرہ زرد اور آنکھیں سرخ پڑ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ ضمار کمرے میں جاتے ہی اس بریسلٹ کو دیکھتا جا رہا تھا

""۔۔۔ بھائی آپ اتنا اچھا بریسلٹ بنا لیتے ہے مجھے تو پتا ہی نہیں تھا تمنا ضمار کے سینے سے لگتی بولی (

یہ بریسلٹ تمہارے بازو سے کبھی اترنا نہیں چاہیے میری جان ضمار نے تمنا کو بریسلٹ پہنائے ہوئے کہا تو تمنا نے ہاں میں سر ہلایا اور بار بار بریسلٹ کو دیکھنے لگی ۔۔۔"""(

ضمار ماضی کی یادوں سے باہر نکلا تو آنکھوں سے بے انتہا آنسو نکلتے زمین بوس ہوئے تھے اا۔۔اس کا ممم۔۔مطلب۔۔۔امید کو یتیم خانے ج۔۔سس۔۔سنے۔۔۔بچایا تھا وہ م۔میری تمنا تھی اا۔۔اس کمرے میں میری تمنا بھی تھی میں کیوں اسے محسوس نہیں کر پایا ضمار گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھتے روتے ہوئے بولا کیوں مجھے یہ احساس نہیں ہوا کے امید وہاں تھی تو میری سانسیں بھی وہاں تھی جیسے چھوڑ آیا میں اسے۔۔مجھے صبح ہی وہاں پھر سے جانا ہو گا ہاں تمنا ابھی بھی وہاں ہی ہو گی ضمار نے جلدی سے آنسو صاف کیے زمین سے اٹھا """بیڈ پہ بیٹھا اور بریسلٹ کو چومنے لگا میری تمنا۔۔۔۔

""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیف کمرے میں گیا تو دل بیڈ پر ہی بیٹھی ہوئی تھی اچھا تو کیا بات کرنی ہے تم نے کیوں بلایا تھا مجھے کیف نے دل کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

میں نے تو نہیں بلایا تھا میں نے تو بس ایسے ہی کہا تھا کہ میرے پاس آکر بیٹھ جائیں یہ نہ ہو اب دوبارہ سے اس گل کے پاس جا کر بیٹھ جائے اور باتیں کرنے لگ جائیں۔۔۔۔۔۔

کیف نے دل کے خوبصورت چہرے کی جانب دیکھا اچھا تو کیا تم مجھ سے راضی ہو گئی ہو کیف نے دل کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا تو دل نے اپنا ہاتھ چھڑوایا بالکل بھی نہیں جب تک اپ طہام کا رشتہ لے کر جانے کے لیے راضی نہیں ہوں گے میں اپ سے راضی نہیں ہوں گی۔۔۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے ہم کل چلیں گے طہام کا رشتہ لینے کے لیے اوکے کیف نے دل کا چہرہ پکڑتے ہوئے اپنے قریب کیا اور اس کی گہری انکھوں میں اپنی کالی انکھیں ڈالتے ہوئے کہا کیف کے اتنے نزدیک ہونے پر دل کا دل زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔۔۔

ہی۔۔بب۔ہی۔۔۔دل اٹکتے ہوئے کہتے کیف سے دور ہونے لگی تو کیف نے دل کو مزید نزدیک کیا اب مجھے راضی کر لیا ہے اب مجھے بھی تو راضی کرنے کا موقع دو کیف نے بے اختیار ہی یہ کہتے ہوئے دل کے گال پر اپنے لب رکھے تھے کہ دل کا دل سو کی سپیڈ سے دھڑکنے لگا تھا اس کے ہاتھ پاؤں کانپنے لگے تھے پہلی بار جب سے کیف ایا تھا وہ دل کے اتنے قریب ایا تھا۔۔۔۔۔

کیف نے اس کی حالت دیکھی تو کیف کے لبوں پر مسکراہٹ ائی پاگل خود تو میرے پاس اتی رہتی ہے جب میں اس کے پاس جاؤں تو ایسے کانپنے لگ جاتی ہے کیف نے دل میں سوچا تو اس کے دوسرے گال پر اپنے لب رکھے۔۔۔۔۔

ییبب۔ہی۔۔جان۔۔۔کیا کیا کر رہے ہیں اپ ہی جان وہ وہ مجھے ساحل کے پاس جانا تو وہ کیا کہہ رہا تھا کہ سکول کا کام کرنا ہے دل وہاں سے اٹھنے لگی تو کیف نے دوبارہ سے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی گود میں بٹھایا اور اس کی کمر پکڑ کر اپنے نزدیک کیا بیوی ہو نا تم میری تو کیا میں تمہیں اپنے قریب نہیں کر سکتا۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

نہیں ہی جان ایسی بات نہیں ہے وہ بس ایسے وہ ساحل۔۔۔۔۔

کیف دل کے پاس جاتے ہوئے اس کے بالوں کی خوشبو کو اپنے اندر اتارتے لگا۔۔۔

دل نے مضبوطی سے کیف کے کندھوں کو جکڑا تو کیف کو ہوش ایا تھا اس نے جلدی سے دل کو دور کیا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا سوری سوری دل وہ بس میں ایسے ہی جلد بازی میں۔۔۔۔۔۔

کوئی۔۔کوئی۔۔۔بات نہیں ہی جان وہ میں ساحل ساحل کو دیکھ کر اتی ہوں اور اپ نا کل تیار رہے گا طہام کے ساتھ جانا ہے میں طہام کو بھی بتا کے اتی ہوں دل اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے جلدی سے باہر بھاگی تو کیف نے اس کی سپیڈ دیکھ کر مسکرایا کوئی حال نہیں تمہارا دل۔۔۔۔

باہر جاتے دل نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا اور اس کے لبوں پر مسکراہٹ ائی اپ بھی نہ ہبی جان اپ ابھی بھی مجھ سے پیار کرتے ہیں نا لیکن اس گل چڑیل۔۔۔۔

چھوڑ بھی دو دل اس گل چڑیل کو سوچنا جب اس کے بارے میں سوچتی ہو نا موڈ ہی سارا خراب ہو جاتا ہے ابھی میرا موڈ بہت اچھا ہے جا۔۔۔۔۔۔ کر طہام کو بتاتی ہوں اچھلتے کودتے دل طہام کے کمرے میں پہنچی تو وہ موبائل میں بزی تھا

۔۔۔۔۔ طہام طہام میری بات سنو اس کے پاس بیٹھتے ہوئے طہام کا موبائل پکڑتے ہوئے اسے کہنے لگی

ارے دل ارام سے کیا ہو گیا ہے اتنی خوش کیوں نظر ارہی ہو۔۔۔۔

پہلے بتاؤ کہ مجھے انعام میں کیا دو گے۔۔۔۔

کیا مطلب انعام میں کیا دو گے او اس کا مطلب بھائی مان گئے ہمارے ساتھ جانے کے لیے۔۔۔

بس ان کی دل منائیں اور ہبی جان نہ مانے ایسا کیسے ہو سکتا ہے ہبی جان مان گئے ہیں اور کل ہم تمنا کے گھر جا رہے ہیں مجھے تو بہت خوشی ہو رہی ہے کہ میں تمنا سے ملوں گی دل فل ایکسائٹڈ بولی تو طہام دل کو اپنے گلے سے لگایا تھا تھینک یو تھینک یو دل تم بہت بہت اچھی ہو اب بس کل جانے کی ہم تیاری کرتے ہیں مجھے بھی تمنا سے ملنے کے بہت جلدی ہے۔۔۔۔۔

شرم کرو شرم بھابھی کے سامنے کیسی باتیں کر رہے ہو دوست ہے وہ میری خبردار تم نے اسے تنگ کیا تم۔۔۔۔۔

دل دوست تمہاری بعد میں بنی ہے پہلے میں تمہارا بھائی ہوں ٹھیک ہے دوست بھی تمہیں میرا ساتھ دینا چاہیے نہ کہ اس بے وقوف کا جب ہمیشہ مجھ سے دور ہوتی رہتی ہیں۔۔۔۔

اچھا کل ٹھیک ہے جلدی سے تیار ہو جانا پھر ہم چلیں گے ٹھیک ہے دل طہام کو کہتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئی اپنے کمرے میں گئی تو کیف ٹی وی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

ہبی جان اپ بہت اچھے ہیں تھوڑی دیر پہلے جو کیف نے کیا تھا وہ بھول کر اس کے پاس جاتے ہوئے اس کے گال پر لب رکھا تو کیف نے اپنے سر پر تھپڑ مارا اف جب میں پاس اؤں تو میرے پاس اتی نہیں ہوں اور خود اپنے پاس بلاتی اور میرا جذبات بھڑکا دیتی ہو یا کیسا انصاف ہے دل کیف نے کہا تو دل نے اپنی بتیسی نکالی۔۔۔۔۔

وہ ہی جان اپ کو تنگ کرنے کا دل کرتا ہے نہ اسی لیے یہ کہتے ہوئے جلدی سے لیٹی اور کمبل اپنے اوپر تک لیا کیونکہ وہ مزید اپنے ہی جان کی نظریں اپنے اوپر برداشت نہیں کر سکتی تھی اور کیف کا دل کیا قہقہ لگا کر ہنسے لیکن پھر بھی اس نے ٹی وی بند کیا اور دل کو اپنے سینے پر لٹا کر اس کے گرد حصار باندھ لیا۔۔۔

ہی جان نہیں کرے نا میں الگ۔۔۔۔۔۔

چپ کر کے نا سو جاؤ ٹھیک ہے شور مجھے پسند نہیں ہے مجھے بہت نیند ائی ہوئی ہے اپنے سینے پر دوبارہ سے اس کا سر رکھتے کیف نے کہا تو """دل بھی انکھیں موند گئیں۔۔۔۔۔۔۔

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اج بھی ارقم اسی ہوٹل پر بیٹھا ہاتھوں میں ڈائری لیے کچھ لکھ رہا تھا جب ایک دم سے اس کا دل کیا کہ وہ اپنی سنہری سے بات کریں اس نے اپنا موبائل نکالا اور عرشیہ کو کال کر دی۔۔۔۔

دوسری جانب عرشیہ جو کب سے دایدکا انتظار کر رہی تھی لیکن وہ اہی نہیں رہا تھا اپنے موبائل پر ان ناؤن نمبر سے کال اتے دیکھ اس کا دل پھر سے دھڑ کا تھا اس کا ذہن پھر سے اس سٹرینجر کی جانب گیا جو کافی دن ہو گئے تھے اس نے کال نہیں کی تھی عرشیہ کا دل کیا کہ پہلے وہ اگنور کر دے لیکن پھر اس حیال ایا کہ وہ ڈھیٹ ہے اس سے پہلے کہ دایداس جائے اس سے نمٹ لے۔۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

ہیلو۔۔۔۔۔۔عرشیہ کی کال اٹھاتے ہی ارقم بولا تو عرشیہ نے لب بھیچے۔۔۔۔۔

اپ کا کوئی کام ہے جو پھر سے مجھے کال کر لی میں نے کتنی دفعہ کہا ہے کہ میرا اپ سے کوئی لینا دینا نہیں ہے مسٹر سٹرینجر تو پھر اپ کال کر کے مجھے کیوں پریشان کرتے رہتے ہیں عرشیہ نے تنگ اتے کہا۔۔۔۔۔

لیکن سنہری مجھے بھی تو اپ سے بات کی ہے بغیر سکون نہیں اتا پچھلے پانچ سالوں سے میں نے اپ کو تنگ نہیں کیا اور پانچ سالوں میں میں نے اپنے اپ کو کیسے روکا ہے یا صرف میں ہی جانتا ہوں سنہری لیکن اب مجھ سے نہیں رہا جاتا ہے میں جانتا ہوں اپ شادی شدہ ہے اپ اپنے شوہر سے نے انتہا رہا محبت کرتی ہیں لیکن میرا کیا سنہری۔۔۔۔۔۔

میں نے اپ کو نہیں کہا تھا مجھ سے محبت کریں میں تو اپ کو جانتے بھی نہیں پتہ نہیں اپ نے مجھے کہاں دیکھا کہاں سنا کیسے اپ کو مجھ سے محبت ہوئی میں اب کوئی نہیں جانتی ہوں پھر اپ کیوں میرے پیچھے پڑ گئے ہیں دیکھیں میرا شوہر انے والا ہے یہ نہ ہو کہ اپ کی وجہ سے ہمارا رشتے میں کوئی دراڑ پڑتے میں ایسا بالکل بھی نہیں چاہتی ہوں۔۔۔۔۔

نہیں جب تمہارا شوہر ایا تو کال بند کر دینا لیکن تب تک تو اپ مجھ سے بات کر سکتے ہیں نہ سنہری۔۔۔۔۔۔

لیکن۔۔۔۔۔

پلیز سنہری میں اپ کو کچھ بھی نہیں کہوں گا بس اپ مجھے سن لیا کریں میرا دل کرتا ہے جو میں اپ کے لیے محسوس کرتا ہوں ناوہ میں اپ کو بولوں تاکہ میرے دل میں کوئی ایسی بات نہ رہے جو میں اپنے سینے میں دفن کرتے ہی اس دنیا سے چلا جاؤں عرشیہ کو اس سٹرینجر کے لہجے میں کرب سا محسوس ہوا تھا تو عرشیہ چپ کر گئی۔۔۔۔۔۔

جی بولے ۔۔۔۔۔۔۔

ارقم نے اپنی ڈائری میں جو عرشیہ کے لیے الفاظ لکھے تھے وہ اپنے سامنے کھول کر رکھے اور بولنے لگا۔۔۔۔۔۔

نہری جب جب میں نے اپ کو دیکھا ہے نا میرے دل سے صرف ایک ہی اواز نکلی ہے ۔۔۔۔۔۔

آنت جمیلتہ جدا۔۔آنت جمیلتہ جدا۔۔۔۔۔۔

اپ بہت خوبصورت ہے۔۔۔اپ بہت خوبصورت ہے ۔۔۔۔۔

سٹرینجر کے زبان سے یہ لفظ سنتے عرشیہ کا دل بے سکون ہوا تھا اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی اس کے لیے تڑپ رہا ہے۔۔۔

اپ کو پتہ ہے جب جب میں نے اپ کو دیکھا تب تک میں نے میرے دل نے یہی ورد کیا ہے اب تو جب بھی اپ کو دیکھتا ہوں تو اپ پر ایک کتاب لکھنے کو دل کرتا ہے اپ کے حسن پر اپ کی سنہری انکھوں پر لیکن میرے پاس وہ الفاظ نہیں ہے سنہری جو میں کتاب پر اتار سکوں جو اپ کے حسن کو بیان کر سکیں اپ کے لہجے کو بیان کر سکیں اپ کن سنہری انکھوں کو بیان کر سکیں جن انکھوں پر صدقہ دینے کا دل کرتا ہے۔۔۔۔

اب تو بس اپ کو سوچ کر کچھ الفاظ میرے ذہن میں اتے ہیں۔۔۔۔۔۔

اس دنیا میں اپ کی پر سرار خوبصورتی کے اگے کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

بس بس پلیز بس اس سے پہلے کہ ارقم کچھ اور کہتا عرشیہ کا سانس سینے میں اٹکا تھا کوئی اس سے اس قدر محبت کرتا ہے وہ تو اس قابل نہیں تھی کہ کوئی اس سے عشق کرے پھر یہ انسان کیسا ہے کون ہے جو اس اتنی محبت کر بیٹھا تھا لیکن وہ بدلے میں اسے محبت نہیں دے پاتی تھی۔۔۔۔۔۔

سنہری پلیز میرے ساتھ ایسا مت کریں۔۔۔۔۔۔

میں تمہارے ساتھ کچھ بھی نہیں کر رہی ہوں ٹھیک ہے نا ابھی میرا شوہر آ گیا ہے امید ہے کہ تم مجھے کبھی کال نہیں کرو گے کبھی مجھے تنگ نہیں کرو گے یہ کہتے عرشیہ نے بنا ارقم کی تو نے کال بند کر دی جبکہ دا ید نہیں ایا تھا اور وہی موبائل اب اپنی جھولی میں رکھتے ہوئے """عرشیہ اس کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ کوئی اس سے اس قدر محبت کیسے کر سکتا ہے۔۔۔۔۔۔

دوسری جانب ارقم نے کال بند ہوتے دیکھ گہرا سانس بھرا اور دوبارہ سے ڈائری کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

اتنے میں ارقم کے پاس یشفہ آکر کھڑی ہو گی اپنے پاس کسی کو کھڑا دیکھ کر ارقم نے پھر سے سر اٹھا کر دیکھا تو وہی لڑکی کو کھڑا دیکھ کر ارقم کے ماتھے پر بل پڑے تھے ۔۔۔۔

جی آپ کو کوئی کام ہے۔۔۔ارقم نے پوچھا تو وہ جو ارقم کو دیکھ رہی تھی جلدی سے ہاں میں سر ہلایا ہاں کام تو کے اگر آپ کو برا نا لگے تو بیٹھ جاؤ ۔۔۔۔

ارقم نے کچھ کہا بھی نہیں تھا وہ پھر بھی اس کے سامنے بیٹھ گی۔۔عجیب لڑکی ہے چیتشش ارقم نے اسے اپنا چشمہ ٹھیک کرتے دیکھ کر دل میں سوچا ۔۔۔۔۔

اپ ابھی سوچ رہے ہوں گے کتنی عجیب لڑکی ہے میں نے کہا بھی نہیں تو پھر بھی بیٹھ گئی یشفہ اپنے دانت دکھاتی ہوئی ارقم سے بولی تو ارقم نے نفی میں سر ہلایا نہیں میں نے نہیں سوچا اپ بتائیں اپ کو کیا کام ہے۔۔۔۔۔

میں کتنے دنوں سے اپ کو دیکھتی ہوں اپ اتے ہیں ڈیری پر لکھتے ہیں مجھے اپ میں ایک کشش محسوس ہوتی ہے کہ ہمیں اپ کا نام جان سکتی ہوں۔۔۔۔

میرا نام ارقم ہے ارقم نے اتنا کہا اور پاس رکھی چائے جو ٹھنڈی ہو چکی تھی اٹھا کر پینے لگا تو یشفہ نے ارقم کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا چائے ٹھنڈی ہو گئی ہے یہ مت پیے میں دوبارہ ارڈر کر دیتی ہوں اس سے پہلے ارقم کچھ کہتا یشفہ نے ویٹر کو بلایا اور دو چائے ارڈر کر دی۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

لیکن مجھے ضرورت نہیں تھی چائے کہ میں یہیں پی لیتا ہوں ارقم نے ذرا سختی سے کہا تو یشفہ نے نفی میں سر ہلایا نہیں نہیں میرے ریسٹورنٹ میں کوئی ائے اور ٹھنڈی چائے پیئے یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔

اپ کو مجھ سے ہی ہمدردی ہے یا یہاں پر بیٹھے سب لوگوں سے ہمدردی ہے کیونکہ مجھے لگتا ہے یہاں پر کافی لوگ ہیں تو ٹھنڈی چائے پی رہے ہیں ان کو بھی اب گرم چائے دیں گے۔۔۔۔۔

ان لوگوں میں اور اپ میں فرق ہے ارقم۔۔۔یشفہ ارقم کے خوبصورت چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا ارقم نے اس کی بات سنتے اس کی جانب دیکھا۔۔۔۔

مجھ میں اور ان لوگوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔۔۔۔

چلے چھوڑیں اس بات کو اپ مجھے بتائیں کہ اپ اسے ڈائری میں کیا لکھتے رہتے ہیں کیا اپ مجھے پڑھا سکتے ہے اصل میں مجھے ڈائری لکھنے کا بہت شوق ہے لیکن وہ لکھ نہیں پاتی ہوں نا تو جو لوگ ڈائری لکھتے ہیں مجھے وہ لوگ بہت پسند ہیں تو کیا میں دیکھ سکتی ہوں اپ کیا لکھتے ہیں کس کے لکھتے ہیں۔۔۔۔۔

دیکھیں مس۔۔۔۔۔

یشفہ نام ہے میرا۔۔۔۔۔

وٹ ایور مس ہشفہ۔۔۔اپ کا جو بھی نام ہے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں ڈائری میں کیا لکھتا ہوں کیا نہیں کس کے لیے لکھتا ہوں یہ اپ کو جاننے کی ضرورت نہیں ہے اور میرے پرسنل میٹر میں اپ انٹرفیئر نہ ہی کریں تو اچھی بات ہے۔۔۔۔۔

لیکن ارقم مجھے اپ میں انٹرسٹ ہے میں اپ کو جاننا چاہتی ہوں کہ اپ کیا سوچتے ہیں کہ جب اپ ڈائری لکھ رہے ہوتے ہیں تو اپ کے چہرے کا رنگ پل پل بدلتا ہے میں دیکھتی ہوں اپ کو بہت غور سے دیکھتی ہوں شاید اپ جب خوشی سے لکھتے ہیں تو اپ کے چہرے پر مسکراہٹ آتی ہے جو اپ پر بہت اچھی لگتی ہے اور شاید کچھ غمگین لکھتے ہیں تو اپ کے چہرے کی مسکراہٹ پل بھر میں غائب ہو جاتی ہے اس کی جگہ اپ کی انکھیں جو اتنی خوبصورت ہے کہ جو کسی کو دیکھتے ہی جماں دیتی ہیں اپنی طرف اٹریکٹ کرتی ہیں وہ اتنی غمگیں ہو جاتی ہیں اور میں جاننا چاہتی ہوں کہ ایسی کیا بات ہے۔۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

جب کہ یشفہ کی باتیں سن کر ارقم حیران تھا کہ کوئی اس قدر اسے غور دیکھتا ہے کو اس قدر اسے نوٹ کرتا ہے وہ کبھی سوچ بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ اس ریسٹورنٹ میں کوئی اس قدر اسے محسوس کرتا ہے-----

دیکھیں مس یشفہ ------

ہاں تو کہہ تو رہی ہوں دکھائیں اپ دکھا ہی نہیں رہے یشفہ منہ کے مختلف ڈیزائن بناتے ہوئے بولی تو ارقم نے گہرا سانس بھرا ابھی میرا موڈ نہیں ہے اپنی پرسنل لائف شیئر کرنے کا جب ہوا تو ضرور کروں گا ارقم اٹھ کر جانے لگا تو یشوا نے ارقم کا ہاتھ پکڑ لیا چاہے تو پیتے جائیں-----

یہاں پر اور بھی لوگ ہیں کسی کو بھی پلا دیجیے مجھے ضرورت نہیں اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے وہاں سے چلا گیا-----

کھروس کہیں کا شکل سے تو نہیں لگتا لیکن باتوں سے لگتا ہے یشفہ وہاں پر بیٹھے ارقم کو جاتا دیکھنے لگی جب ویٹر دو کپ چائے لے کر آیا تو اس نے واپس بھیج دیا اور خود بھی اٹھ کر اندر چلی گئی-----""""

"""""------------

Kiaff E DIL

Writer mahi shah

Episode 91 ❤️❤️

امنہ گھر گئی تو سامنے ہی اکرم بیٹھا ہوا تھا کہاں گئے تھے تم اکرم نے غصے سے امنہ سے پوچھا تو امنہ نے ڈرتے ہوئے اپنے اس بھائی سے پوچھا جس نے کبھی اس سے پیار سے بات نہیں کی تھی-----

بھائی میں وہ نازلی کے ساتھ گول گپے کھانے گئی تھی امنہ اپنے ہاتھ مروڑتے ہوئے بولی تو نازلی کا سن کر اکرم کے لبوں پر شیطانی مسکراہٹ ائی کبھی اپنی دوست کو ہمارے گھر بھی لے کراونا کیا اکرم نے سگرٹ پھونکتے ہوئے کہا تو امنہ نے جلدی سے ہاں میں سر ہلایا جی بھائی کل لے کے اؤں گی میں نازلی کو ٹھیک ہے میں جاؤں امنہ نے ڈرتے ہوئے پوچھا تو اکرم نے ہاں کہا تو اکرم کے ہاں کہتے ہی

امنہ اپنے کمرے میں بھاگی اور کمرے میں جاتے ہی گہرے گہرے سانس لینے لگی پتہ نہیں مجھے اپنے بھائی سے کیوں ڈر لگتا ہے پاپا بھی تو اپنے بیٹے سے کتنا پیار کرتے ہیں نا مجھ سے پیار ہی نہیں کرتے امنہ پھر سے رونے لگی اور بیڈ پر بیٹھ کر اپنی ماں کی تصویر لے کر باتیں کرنے لگی""""---------

اکرم بھی اٹھ کر باہر چلا گیا اکرم ایک اڈے پر گیا جہاں پر کافی زیادہ لڑکے جو کھیل رہے تھے کچھ نشہ کر رہے تھے کچھ سگرٹ پی رہے تھے اکرم جا کر کبیر کے پاس بیٹھ گیا کبیر نے اکرم کو دیکھا---

اگئے تم صبح سے کہاں تھے اتنی دیر لگا دی کبیر نے اکرم کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو اکرم مسکرایا ہاں بھائی بس ایسے ہی گھر میں ہی تھا اب گھر میں دل نہیں لگ رہا تھا سوچا اڈے پر ہوا ہوں-----

ٹھیک ہے ٹھیک ہے تمہارا ہی اڈا ہے جب مرضی اؤ کبیر نے مسکراتے ہوئے کہا یہ اڈا کبیر کے باپ کا تھا کبیر کا باپ تو اتا نہیں تھا اس نے کبیر ہی اس کا مالک بنا پھرتا تھا اور کبیر کا خاص دوست اکرم ہی تھا اس لیے کوئی بھی اکرم سے پنگا نہیں لیتا تھا اور جتنے بھی غلط کام تھے اکرم کا ان میں کبیر کے ساتھ حصہ ہوا کرتا تھا-----

لیکن ایک کام جو اکرم نہیں کرتا تھا وہ تھا کوٹھے پر جانا یا لڑکیوں کے ساتھ غلط کرنا اور کبیر کا تو یہ عام سا کام تھا جب بھی کبیر اسے کہتا تو اکرم منع کر دیتا تھا------

NOVEL-E-MEHAR

----- اگلے دن امنہ پھر سے نازلی کے گھر گئی دو گھر چھوڑ کے تو نازلی کا گھر تھا

انٹی نازلی کدھر ہے نازلی پورے گھر میں نظر نہ ائی تو امنہ رخسانہ سے پوچھنے لگی-----

بیٹا وہ تو تمہارے گھر گئی تھی یہ کہہ کر کہ وہ امنہ کے گھر جا رہی ہے رخسانہ نے حیرانگی سے امنہ سے پوچھا تو امنہ نے بھی حیرانگی سے رخسانہ کی جانب دیکھا---

نہیں انٹی نازلی تو ہمارے گھر نہیں ائی اچھا ٹھیک ہے کیا پتہ وہ شمسہ کے گھر چلی گئی ہو میں وہاں پہ جا کے دیکھتی ہوں امنہ اپنا سر کھجاتے ہوئے رخسانہ کے گھر سے نکلی تو رحسانہ نے کندھے اچکا دیے کیونکہ اس محلے میں صرف تین ہی لڑکیاں تھیں جو اپس میں دوست تھی امنہ اور نازلی تو پکی دوست تھی اور شمسہ سے وہ کبھی کبھی ہی ملا کرتی تھی-------

امنہ جب شمسہ کے گھر گئی تو وہاں پر بھی جا کے پتہ چلا کہ نازلی نہیں ہے یہ نازلی کہاں جا سکتی ہے امنہ ابھی وہاں سے جا ہی رہی تھی جب اس کے سامنے عالم اکر کھڑا ہوا عالم اور عاطف 16 سال کے لڑکے تھے اور اس محلے کے ساتھ دوسرا محلہ تھا وہاں پر رہتے تھے۔۔۔۔ اپنے سامنے کسی لڑکے کو دیکھ کر امنہ ڈر سی گئی تھی۔۔۔۔

کیسی ہو امنہ عالم نے کہا تو امنہ منہ کھولے عالم کو دیکھنے لگی اپ کو میرا نام کیسے پتہ۔۔۔۔۔

جسے پسند کیا جائے نا اس کا نام بھی معلوم کیا جا سکتا ہے عالم نے امنہ کے خوبصورت چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا تو امنہ نے ڈرتے ہوئے ادھر ادھر دیکھا دیکھیں بھائی میرے ساتھ نے ایسی باتیں مت کریں میں اپنے بھائی کو بتاؤں گی وہ اپ کو ماریں گے امنہ اپنا گلا تر کرتے ہوئے عالم کو اپنا بھائی کہہ کے تو عالم نے گھور کا امنہ کی جانب دیکھا کوئی تمہارا بھائی بھائی نہیں ہوں میں۔۔۔۔۔

اپ میرے بھائی ہی ہیں میرے پاپا کہتے ہیں دنیا کے سارے لڑکے نا بھائی ہوتے ہیں ٹھیک ہے نا تو اٸندہ میرے سامنے ماتا نہ ورنہ میں اپنے بھائی کو بتا دوں گی امنہ یہ کہتے ہوئے وہاں سے چلی گی جب کہ امنہ کی باتیں سن کر عالم کے لبوں پر مسکراہٹ اٸی تھی پاگل میں اسے اپنی بیوی بنانا چاہتا ہوں اور یہ مجھے بھائی بنا گئی ہے چلو کوئی نہیں اگلی دفعہ صحیح طریقے سے بات کر لوں گا عالم اپنے بال سیٹ کرتا ہو گا عاطف کے پاس چلا گیا۔۔۔۔۔

امنہ دوبارہ سے نازلی کے گھر جانے لگے جب ناظرین کسی دوسری گلی سے اتے ہوئے دکھائی دی نازلی تم کہاں چلی گئی تھی میں تمہیں کب سے ڈھونڈ رہی ہوں امنہ نے نازلی کو دیکھا تو نازلی ایک دم سے ہڑبڑا گئی کہیں نہیں امنہ میں وہاں پر املی والی چاٹ لگی تھی وہ کھانے چلی گئی تھی۔۔۔۔

کیوں اج اکیلی کیوں چلی گئی تھی تمہیں پتہ نہیں ہم دونوں ہمشہ ساتھ جاتے ہیں امنہ نے منہ بناتے ہوئے کہا تو نازلی نے امنہ کو گلے لگایا اچھا نہ سوری تم اہی نہیں تھی تو میرا دل کر رہا تھا اس لیے میں چلی گئی۔۔۔۔

ٹھیک ہے آئیندہ تم نے کبھی اکیلے نہیں جانا مجھے ساتھ لے کر جانا ہے ٹھیک ہے امنہ نے کہا تو نازلی نے ہاں میں سر ہلایا چلو اؤ ہم گھر جا کے لوڈو کھیلتے ہیں دونوں گھر چلی گئی تو جا کر لوڈو کھیلنے لگی۔۔۔۔۔

چلو نازلی ہمارے گھر چلتے ہیں ہمارے گھر میں نا دال چاول بنے ہیں تمیں بہت پسند ہے نا گھر جا کر دال چاول کھاتے ہیں امنہ نے کہا تو دال چاول کا سن کر ہی نازلی کے منہ میں پانی ایا تھا امی میں امنہ کے گھر جا رہی ہوں وہاں پر دال چاول بنے ہیں میں وہ کھا کر اؤں گی ٹھیک

ہے نازلی نے کہا تو رخسانہ نے نازلی کو روکنا چاہا کیونکہ وہ پروین کی فطرت سے واقف تھی وہ تو امنہ کو پسند نہیں کرتی تھی نازلی کو کہاں """سے پسند کرتی کہاں اسے دال چاول دیتی لیکن وہ اپنی بیٹی کو روک نہ سکی اور وہ امنہ کے گھر چلی گئی۔۔۔

صفدر تو گھر پر نہیں تھا پروین اپنے کمرے میں لیٹی ہوئی تھی جب نازلی امنہ کے گھر گئی تو سامنے ہی حال میں اکرم بیٹھا موبائل یوز کر رہا تھا جب اس کی نظر امنہ کے ساتھ نازلی پر گئی تو ایک جگہ وہ ٹک سی گئی تھی وہ سرخ وسفید رنگت والی نیلی انکھوں والی گڑیا اکرم کے دل میں ہلچل سی مچا گئی تھی۔۔۔۔۔۔

یہ تمہاری دوست نازلی ہے نا اکرم نے کہا تو امنہ نے ہاں میں سر ہلایا جی بھائی یہ میری دوست نازلی ہے نازلی اسلام کرو میرے بھائی ہیں امنہ نے کہا تو نازلی نے اکرم کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

السلام علیکم بھائی نازلی نے کہا تو اکرم نے بس سر ہلا دیا بھائی وہ اج دال چاول بنے تھے نا تو نازلی کو دال چاول بہت پسند ہے اس لیے میں لے ائی ہوں کیونکہ یہ بھی ڈال چاول کھا لیں۔۔۔۔

ہاں ہاں اس کے باپ کا کمایا ہوا میں نے پکایا ہے نا جو یا کھانے ائی ہے اس سے پہلے کہ اکرم کچھ کہتا پروین کمرے سے باہر نکلتی ہوئی امنہ سے بولی تو نازلی نے ڈر کر امنہ کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔۔۔

ایک تو کم تھی جو اپنے دوستوں کو بھی اس گھر میں لے کر انے لگ گئی ہے کہ وہ بھی یہاں پر اکے ٹھوس لیں۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

امی کیا ہو گیا ہے اگر وہ چاول کھانے ائی ہے اپ دے دیں اسے اکرم نے نازلی کی سائیڈ لیتے ہوئے کہا تو پروین نے حیرت سے اکرم کی جانب دیکھا۔۔۔۔

ہائے میں صدقے میرے بچے لیکن اب روز روز تو ہمارے گھر میں اگر یہ کھانا ہی اجائے تو پھر کیا ہوگا۔۔۔۔

امی کچھ نہیں ہوتا اگر وہ کھانے ائے ہیں تو اپ دے دیں اکرم نے کہا تو پروین نے غصے سے دونوں کی جانب دیکھا امنہ چپ چاپ کر کے نازلی کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اپنے کمرے میں لے گئی۔۔۔۔

امنہ ویسے تمہاری امی واقعی میں بہت سخت ہیں۔۔۔۔۔

ہاں میری امی مجھے مارتی بھی ہیں نازلی تمہاری امی بہت اچھی ہیں مجھے رخسانہ انٹی بہت اچھی لگتی ہیں اور جو میرے باہر بھائی بیٹھے ہیں نا وہ بھی بڑے سخت ہیں پتہ نہیں اج انہوں نے اتنے ارام سے کیسے بات کر لی ورنہ وہ تو مجھے ڈانٹتے ہی رہتے ہیں۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں امنہ تم میری امی کو ہی امی کہہ لیا کرو وہ بھی تو تمہیں پیار کرتی ہے نا نازلی نے امنہ کو گلے لگاتے ہوئے کہا تو امنہ نے بھی نازلی کو گلے لگایا ہاں تم میری تو دوست کم اور بہن زیادہ ہو۔۔۔۔۔

اتنے میں پروین ائی تو دونوں کے اگے پلیٹ میں تھوڑا تھوڑا چاول ڈال کر دیے تو نازلی نے منہ بناتے ہوئے امنہ کی جانب دیکھا بس اتنے سے چاول کیا۔۔۔۔۔

اتنے بھی مل گئے ناشکر ادا کرو چپ کر کھالو امنہ ہنستے ہوئے کہا تو نازلی بھی ہنستے ہوئے دال چاول کھانے لگی جبکہ باہر کھڑا اکرم نازلی کے چہرے کو دیکھنے لگا جو ہنستے ہوئے بے حد خوبصورت لگتی تھی اور ہنستے ہوئے اس کے ڈمپل واضح ہوتے تھے نا جو کہ اکرم کو بے حد پیارے لگ رہے تھے اپنے دماغ میں کچھ سوچتا ہوا وہ باہر چلا گیا۔۔۔۔۔

اہستہ اہستہ ٹائم گزرتا چلا گیا امنہ اور نازلی میں مزید دوستی ہوتی گئی نازلی اکثر امنہ کے گھر اتی جاتی تھی تو اکرم بھی گھر ہی ہوتا تھا وہ نازلی کو عجیب نظروں سے دیکھتا رہتا تھا نازلی کو بھی عجیب لگتا تھا کیونکہ وہ چھوٹی بچی نہیں تھی وہ سمجھ نہ سکتی لیکن پھر وہ امنہ کا بھائی سمجھ کر چھوڑ دیا کرتی تھی امنہ سے بھی کچھ نہیں کہتی تھی۔۔۔۔۔۔

ایک دن امنہ اور نازلی سکول جا رہی تھی کہ ان کے سامنے عالم اور عاطف اگئے دونوں ہی سامنے لڑکوں کو دیکھ کر ڈر گئی۔۔۔۔۔

تم پھر اگئے امنہ نے عالم کو دیکھتے ہوئے منہ بناتے ہوئے کہا تو عالم نے ہاں میں سر ہلایا ہاں اب تم تم سے ملنے کے لیے یہاں تو انا ہی تھا نا عالم نے کہا تو عاطف بس نازلی کو دیکھتا جا رہا تھا اور نازلی بھی اپنی نیلی انکھوں سے خوبصورت ترین لڑکے عاطف کو دیکھتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

نازلی تم کیا اس لڑکے کو دیکھ رہی ہو چلو سکول سے دیر ہو رہی ہے امنہ نے نازلی کا ہاتھ پکڑا تو عالم پھر سے امنہ کے اگے اگیا وہ کیا ہے نا امنہ کہ جو میرا دوست عاطف ہے نا وہ تمہاری دوست نازلی کو پسند کرتا ہے اور میں تمہیں پسند کرتا ہوں عالم نے جیسے ہی امنہ کو کہا امنہ نے اپنا پاؤں عالم کے پاؤں پر مارا تھا خبردار ایسی گندی باتیں ہم سے کی تو پیچھے ہٹو ہمیں سکول جانا ہے جبکہ نازلی مسکرا کر عاطف کو دیکھ رہی تھی جیسے اسے پتہ ہو کہ عاطف اسے پسند کرتا ہے اور وہ دونوں پہلے مل بھی چکے تھے لیکن یہ بات امنہ کو نہیں پتہ تھی۔۔۔۔۔۔

امنہ کیا ہو گیا ہے اتنا غصہ کیوں کر رہی ہو اگر یہ ہم سے بات کرنا چاہتے ہیں تو کر لیتے ہیں نازلی نے کہا تو امنہ نے حیرت سے نازلی کی جانب دیکھا کیسی باتیں کر رہی ہو نازلی اگر میرے بھائی کو پتہ چل گیا نا تو ہمارے ساتھ ساتھ ان کو بھی مار دیں گے۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوتا امنا تھوڑی دیر بات کر لیتے ہیں نا نازلی نے کہا تو امنہ نے ڈرتے ہوئے گہرا سانس بڑا اور پھر ہاں میں سر ہلایا تو وہ چاروں ایک پارک میں چلے کے جہاں پر اکا دکا ہی لوگ تھے۔۔۔۔۔

عاطف نازلی کا ہاتھ پکڑے دوسرے بینچ پر جا کر بیٹھ کے جب کہ امنہ کو یہ سب عجیب لگ رہا تھا تمہیں کیوں عجیب لگ رہا ہے امنہ وہ دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں تو میں تمہیں پسند کرتا ہوں تم اسے بات کر لو نا عالم نے امنہ کا ہاتھ پکڑنا چاہا تو امنہ نے اس کے ہاتھ پر تھپڑ مارا خبردار میرا ہاتھ پکڑا تو گندے بچے میں اپنے بھائی سے مار نہیں کھانا چاہتی میں پہلے بہت مار کھا چکی ہوں امنہ ڈرتے ہوئے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی کہ کوئی اسے دیکھ نہ لے۔۔۔۔۔

امنہ کوئی میرے ہوتے ہوئے تمہیں ہاتھ بھی نہیں لگا سکتا اب تم عالم کی محبت ہو اگر تمہارے بھائی نے تمہیں ہاتھ لگانے کی بھی کوشش کی نا تو میں اس کا ہاتھ توڑ دوں گا عالم نے جیسے ہی کہا تو امنہ ہنسنے لگے ہا ہا پاگل ہو گئے ہو کیا بھائی کے سامنے نا تمہیں چھوٹے بچے لگتے ہو بھائی کو مار دو گے امنہ ہنسی تو عالم امنہ کو ہنستے ہوئے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

نازلی یہ میں تمہارے لیے لے کر ایا تھا عاطف نے نازلی کے اگے ایک چھوٹا سا بریسلٹ کیا تو نازلی کو وہ بریسلٹ بہت پسند ایا۔۔۔۔۔

تھینک یو عاطف تم بہت اچھے ہو نازلی عاطف سے پہلے ہی دو سے تین دفعہ امنہ سے چوری چوری ملاقات کر چکی تھی اسی لیے ان میں اتنی بے تکلف تھی۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

عاطف نے نازلی کو اپنے ہاتھوں سے وہ بریسلٹ پہنایا تو امنہ اپنی کمر پر ہاتھ رکھے لڑاکا عورتوں کی طرح دونوں کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی وہ تو اپنی دوست کی کوئی لڑکی دوست نہیں بنانا چاہتی تھی تو اس کا مجھے لڑکا دوست دے کر امنہ کے دل کے اندر جیلسی ہوئی ہاتھ میں پکڑا ہے میرے دوست کا چھوڑو امنہ نے اج تک کے ہاتھ سے نازلی کا ہاتھ چھڑوایا تو نازلی ہنسنے لگی۔۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے امنہ کچھ نہیں ہوتا جو تمہارا ہونے والا جیجو ہے نازلی نے ہنستے ہوئے کہا تو امنہ نے منہ بناتے ہوئے دیکھا چلو ٹھیک ہے جب بنے گا نا تب دیکھے جائے گی چلو اٹھو گھر چلتے ہیں امنہ نے نازلی کا ہاتھ پکڑا تو اب سکول جانے سے ترے کیونکہ سکول میں داخل نہیں ہونے دینا تھا اس لیے دونوں واپس گھر کی جانب چلے گئے عاطف عالم دونوں کو جاتے ہوئے دیکھنے لگے۔۔۔۔۔

ویسے عالم نازلی ہے بہت خوبصورت اور میں بہت پیار کرنے لگا ہوں اس سے اور میں شادی بھی اسی سے کروں گا عالم نے ہنستے ہوئے کہا ہاں امنہ بھی مجھے بہت پسند ہے اور میں شادی بھی امنہ سے یہ کروں گا۔۔۔۔

عاطف اور عالم بھی ایک عام سے گھر سے ہی تھے اتنے امیر نہیں تھے عاطف دسویں کلاس میں پڑھ رہا تھا اور عالم بھی اسی کے ساتھ تھا عاطف کو شروع سے ہی پولیس میں جانے کا بہت شوق تھا عاطف کے گھر میں اس کی صرف ماں اور باپ ہی تھے وہ اکلوتا بیٹا تھا اپنے ماں باپ کا جبکہ عالم کے گھر میں ایک بہن تھی اور ایک ماں تھی۔۔۔۔۔"""""

"""______________

اگلی صبح اٹھ کر ضمار نے سب سے پہلے یتیم خانے جانے کا سوچا اس نے جلدی سے اور گاڑی نکالی بریسلٹ ابھی بھی اس کے ہاتھ میں تھا گاڑی میں بیٹھا اور اسے یتیم خانے کی طرف جانے لگا۔۔۔۔

اگر میری تمنا زندہ تھی تو کیا میں لبابہ سے ایک بے بنیاد بدلہ لے رہا تھا جس کے کوئی بنیاد ہی نہیں تھی میں نے اپنی میڈم کو اپنے سے دور کر دیا ایک ایسی چیز کا بدلہ لینے کی جو کبھی ہوئی ہی نہیں تھی یا اللہ یہ میں نے کیا کر دیا اب میں اپنی میڈم کو کیسے مناؤں گا مجھے کچھ بھی سمجھ نہیں ارہا سٹیرنگ پر زور زور سے ہاتھ مارتے ہوئے ضمار بولنے لگا جب کہ نظر اس کے بریسلٹ کی جانب گئی تو اس کی انکھوں سے انسو نکلے اللہ پلیز میری تمنا کو مجھے ملوا دینا اٹھ سال ہو گئے ہیں مجھے اس سے الگ ہوئے ہوئے میں مزید اس سے الگ نہیں رہنا چاہتا میری گڑیا سے مجھے ملوا دیں ضمار دعا کرتا ہوا یتیم خانے کے سامنے جا کر رکا لیکن جیسے ہی اس کی نظر یتیم خانے پر پڑی تو وہ تو سنسان پڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔

اس نے حیرانگی سے یتیم خانے کی جانب دیکھا جس کا دروازہ کھلا ہوا تھا نہ کوئی بندہ تھا نہ کوئی بندے کی ذات تھی اس پاس لوگ گزر رہے تھے تو ضمار نے ایک ادمی کو روک کر پوچھا بھائی یہ یتیم خانہ ہوا کرتا تھا یہ کہاں پر گیا۔۔۔۔۔

کیا اپ کو نہیں پتہ کہ پانچ سال پہلے یہاں پر کچھ دہشت گردوں نے حملہ کر دیا تھا اور یہاں پر جتنے بھی بچے بچیاں تھیں سب کو وہ اٹھا کر لے گئے تھے اور یہاں پر جو ٹیچرز ہوا کرتے تھے ان کو مار گئے تھے اور یہ جلا گئے تھے یہ یتیم خانہ یہاں پر کچھ بھی نہیں بچا تھا وہ ادمی جیسے ہی کہہ کر گیا ضمار کے قدر لڑکھڑائے تھے کیا دہشت گرد بچے اور بچوں کو اٹھا کر لے گئے تھے ضمار کے ہاتھ کپکپانے لگے تھے اس کے ہاتھوں میں بریسلیٹ چھوٹ کر نیچے گرتا ضمار نے اس بریسلٹ کو مضبوطی سے پکڑا تھا اور پھر سے وہ گھٹنوں کے بل اسی یتیم خانے کے سامنے بیٹھا تھا۔۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

اہہہہہ۔۔۔۔تمنا۔۔۔۔۔۔ضمار چیختے ہوئے تمنا کو پکار رہا تھا آج وہ بلیک شیڈ و جو کسی کے سامنے گھٹنے نہیں ٹیکتا تھا اس خالی جلی ہوئی بلڈنگ یتیم خانے کی اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا رو رہا تھا کیونکہ وہ یہیں سمجھ رہا تھا کہ اس کی بہن کو بھی وہ دہشت گرد اٹھا کر لے گئے ہیں جو کہ اٹھ سال پہلے اس سے بچھڑ چکی تھی۔۔۔۔۔۔

نہیں نہیں میری تمنا مجھ سے الگ نہیں ہو سکتی اب جب مجھے یہ امید ہے کہ میری تمنا زندہ ہے تو میں اپنی تمنا کو ضرور ڈھونڈوں گا میری تمنا زندہ ہے وہ میرے اس پاس ہی کہیں ہو گی میں اسے ڈھونڈ لوں گا ضمار جلدی سے اپنے انسوں صاف کرتا ہوا وہاں سے اٹھا اور گاڑی میں بیٹھ کر دوبارہ سے گھر کی جانب چلا گیا۔۔۔۔۔""""

""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بھائی۔۔۔۔۔۔۔دوسری جانب تمنا بھی کوئی خواب دیکھتے ہوئے اچانک سے اٹھی تھی اور زور سے اپنے بھائی کو پکارا تھا بھائی اپ کہاں چلے گئے ہیں کیا اپ کو اپنی گڑیا کی یاد نہیں اتی ہے اپ نے مجھے کیوں نہیں ڈھونڈا بھائی اٹھ سال ہو گئے ہیں ہمیں ایک دوسرے سے بچھڑے ہوئے میں اپ کو بہت یاد کرتی ہوں بھائی پلیز اپ اپنی گڑیا کو ڈھونڈ لیں نا کیا داید بھی اپنی دوست کو یاد نہیں کرتا کیا وہ اپنی دوست کو بھول گیا ہے تمنا داید کو یاد کرتے ہوئے اور اپنے بھائی کو یاد کرتی اس کی انکھوں سے انسو نکل گئے تھے اس نے اپنے ہاتھوں سے سائیڈ ٹیبل سے پانی کا جگ ٹٹولا اور ایک گلاس پانی گٹا گٹ پی گئی اس کا گلا خشک ہو رہا تھا۔۔۔۔۔""""

پتہ نہیں بھائی میں اپ سے کب ملوں گی کیا اپ مجھے کبھی پہچان پائیں گے میں اپ کے سامنے گئی تو کیونکہ میں تو کبھی اپ کو دیکھ نہیں سکوں گی بھائی اپ نے کیوں پولیس والوں سے مجھے نہیں بچایا تھا تمنا پھر سے روتے ہوئے لیٹ گئی لیکن اب اسے نیند کہاں انی تھی گہرا سانس بڑھتے ہوئے اٹھی اور فریش ہونے کے لیے چلی گئی۔۔۔۔۔""""

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہبی جان اپ تیار ہو گئے دل کمرے میں اتے ہوئے کیف کو دیکھتے ہوئے بولی جس نے وائٹ کلر کی شلوار قمیض پہنی تھی۔۔۔۔۔

ہائے میں صدقے ہبی جان کتنے پیارے لگ رہے ہیں اپ کسی کی نظر نہ لگے دل کیف کی نظر اتارتے ہوئے بولے تو دل کی ایسی حرکتیں دے کر کیف کے لبوں پر مسکراہٹ ائی تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا ہے دل۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

دل کیف کے پاس گئی اور اس کے گردن کے گرد باہیں ڈالیں میرا بہت کچھ ہو سکتا ہے ہبی جان لیکن اپ چاہتے ہی نہیں ہیں کچھ ہو دل نے انکھیں پٹپٹاتے ہوئے اتنی معصومیت سے بولا کہ کیف نے حیرانگی سے دل کی جانب دیکھا کبھی کبھی وہ ایسی بات کہہ جاتی تھی کہ کیف کچھ سمجھ نہیں اتا تھا وہ اس لڑکی کا کیا کریں۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے اگر تم چاہتی ہو کہ ہمارا کچھ ہو تو پھر اج رات کے لیے تیار ہے نا پھر ہمارا بہت کچھ ہو گا کیف نے دل کی کمر پکڑ کر اپنے نزدیک کیا تو کیف کی بات سنتے دل کا پورا چہرہ لال ہو گیا تھا۔۔۔۔

اوہو ہبی جان اپ پتہ نہیں بات کدھر کی کدھر لے جاتے ہیں میں نے وہ والی بات نہیں کی میں نے یہ بات کی ہے کہ میں چاہتی ہوں کہ طہام کی بھی شادی ہو جائے وہ بیچارہ اکیلا سنگل گھومتا رہتا ہے میرے پاس بھی ایک دیورانی اجائے تھورا سکون مجھے بھی مل جائے اسی لیے اپ پتہ نہیں کدھر بات لے جاتے ہیں اپنی کمر سے کیف کے ہاتھ ہٹاتے ہوئے بولی تو کیف نے نفی میں سر ہلایا اور اپنے بال سیٹ کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

ویسے تو اپ مجھے دیکھتے تک نہیں اس گل کے سامنے مجھے ڈانٹ دیتے ہیں بے عزتی کر دیتے ہیں اور اکیلے میں بس پیار کرتے ہیں اس کے سامنے بھی پیار کیا کریں نا میرے ساتھ اسے بھی پتہ چلے کہ اپ میرے ہبی جان ہیں اور مجھ سے کتنا پیار کرتی ہے دل بھی اپنے الماری سے کپڑے لیتے ہوئے بولتے ہوئے چینجنگ روم میں چلی گئی جبکہ کیف بیچارہ منہ ہی بناتا رہ گیا کبھی خوش نہیں ہو سکتی ہو تم۔۔۔۔۔

اتنے میں گل بھی کمرے میں داخل ہوئی تو کیف کو دیکھ کر گل کا دل زوروں سے دھڑکا تھا وہ لگ ہی اتنا پیارا رہا تھا گل گہرا سانس بڑھتے ہوئے گل نے کیف کو دیکھا۔۔۔۔۔

کیف اپ بہت پیارے لگ رہے ہیں گل کیف کے پاس جاتے ہوئے بولی تب بھی اچانک دل چینجگ روم سے باہر نکلیں۔۔۔۔

میں نے تو پہلے ہی کہا تھا ہبی جان اللہ پاک نظر بد سے بچائے میرے ہبی جان کو لیکن لوگ پھر بھی نظر لگانے اجاتے ہیں تھوڑا دور ہو کر کھڑی ہوا کرو نا میرے ہبی جان سے تمہارا ہبی جان نہیں ہے وہ گل بھائی ہے تمہارا خیر بھائی سمجھ کر ان کے پاس اتی ہو تو مجھے کوئی مسئلہ """نہیں دل اپنی بتیسی دکھاتے ہوئے گل کو دیکھا تو گل کیف سے تھوڑا دور ہوئی۔۔۔۔۔۔۔

دل میں نے کیف کو کبھی بھائی نہیں سمجھا نہ ہی میں کبھی بھائی سمجھ سکتی ہوں میں کیف سے پیار۔۔۔۔۔

اوبی بی پیار ویار کچھ بھی نہیں ہوتا ٹھیک ہے نا پیار صرف اپنے شوہر سے ہوتا ہے ٹھیک ہے شادی سے پہلے پیار نہیں کرتے ورنہ بہت ساری مصیبتیں جھیلنی پڑ سکتی ہیں جیسے تمہیں جھیلنی پڑ رہی ہے کیونکہ تم میرے شوہر سے پیار کر بیٹھی ہو جو کہ تمہارا شوہر ہونے والا نہیں ہے اسی لیے کسی اور سے پیار کروں یا کسی اور سے شادی کرو تو اس سے پیار کرنا ٹھیک ہے شادی اس کے بعد والا پیار ٹھیک ہوتا ہے اور ابھی ہمیں بہت دیر ہو رہی ہے تو ابھی ہمیں جانا ہے ڈسٹرب مت کرو دل نان سٹاپ بولتی ہوئی کیف اور گل کو دونوں کو حیران کر گئی۔۔۔۔۔

ویسے کیف تمہاری بیوی کی زبان بہت چلتی ہے۔۔۔۔۔

ہبی جان کی بیوی کی زبان ہی نہیں اس کا دماغ بھی بہت چلتا ہے کسی دن دماغ چل گیا ہے نا تو اس گھر میں نظر نہیں اؤ گی چلیں ہبی جان میں تیار ہوں اپنے بال سیٹ کرتے ہوئے چھوٹے بالوں کو کھلا چھوڑے وہ کیف سے بولی تو کیف نے گل کو دیکھا کہ گل فلحال یہاں سے چلی جائیں کیف کا اشارہ سمجھتے ہوئے گل پیر پٹکتے ہوئے کمرے سے باہر چلی گئی۔۔۔۔۔۔

پتہ نہیں ہے کہاں کہاں سے لوگ اجاتے ہیں ڈورے ڈالنے میرے ہبی جان پر کہاں بھی تھا اتنے پیارے مت لگا کریں لوگ نظر لگا دیتے ہیں ادھر سے کاجل پکڑتے ہوئے کیف کے کان کے نیچے ٹکا لگایا تو کیف کا دل کیا قہقہ لگا کر ہنسا وہ بڑی تو ہو گئی تھی لیکن ابھی بھی حرکتیں اس کی بچوں والی ہی تھی۔۔۔۔۔

ایسے مت دیکھیں ہبی جان بچپن میں اپ بھی مجھے ایسے ہی لگایا کرتے ہیں ٹکا ٹھیک ہے اپ کو یاد نہیں لیکن مجھے ساری باتیں یاد ہیں اب میری باری ہے اپ کے ساتھ وہ سارے کام کرنے کے جو آپ بچپن میں میرے ساتھ کیا کرتے تھے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے چلو گل کے ساتھ ایسی بد تمیزی کرتے دیکھ کیف نے ذرا اکتاہٹ بھرے لہجے میں کہا تو دل نے منہ بناتے ہوئے کیف کو دیکھا ان کی بہن کے ساتھ بتمیز کیا کر لی منہ ہی بنا لیتے ہیں دل دل ہی دل میں سوچتے ہوئے کیف کا ہاتھ پکڑے ہوئے باہر چلی گئی تو طہام پہلے ہی باہر تیار ہوا بیٹھا دونوں کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔۔

تم کدھر جا رہے ہو کیف نے طہام کو دیکھتے ہوئے بولا تو طہام نے کندھے اچکاتے ہوئے دل کی جانب دیکھا کیا مطلب میں کہاں جا رہا ہوں میں اپ دونوں کے ساتھ جا رہا ہوں نا اپ دونوں کو گھر کا نہیں پتہ تھا مجھے گھر کا پتہ ہے تو میں لے کے جاؤں گا نا اپ کو""""۔۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

کوئی ضرورت نہیں ہے تمیں جانے کی ہمیں گھر کا ایڈریس بتادو ہم چلے جائیں گے کیف نے کہا تو دل نے انکھیں پٹپٹاتے ہوئے اپنے ہبی جان کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

ہبی جان جانے دیے نا اس کا بھی دل کر رہا ہے اپنے پیار سے ملنے کا کیا پیار کرنے والوں کے دشمن بن جاتے ہیں۔۔۔۔۔

تم دونوں کا تو میں ہی دشمن ہوں کیف اپنے بازو دل کے ہاتھوں سے ہٹاتے ہوئے باہر چلا گیا تو طہام نے ہنستے ہوئے دل کی جانب دیکھا اور دونوں نے ایک دوسرے سے ہاتھ پر ہاتھ مارا چلو اب چلتے ہیں اور خبردار میرے دوست کو تنگ کیا تو طہام اور دل ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہوئے چلے گئے طہام ڈرائیور کے ساتھ اگے بیٹھ گیا تھا اور کیف اور دل پیچھے بیٹھ گئے ۔۔۔۔۔۔۔

دل کبھی کیف کو ٹانگ پر چٹکی کر رہی تھی کبھی بازو پر چٹکی کاٹ رہی تھی۔۔۔

""دل باز اجاؤ کیا کر رہی ہو ہم گاڑی میں ہیں کیف ڈرائیور کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جو اپنے ہی دھیان سے گاڑی چلا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

او ہو ایک تو ہبی جان اپ بھی کتنا ڈرتے ہیں کچھ نہیں ہوتا ہے شوہر ہیں اپ میرے اگر اپ کو میں تھوڑا چھیڑ لوں تو کوئی کچھ نہیں کہے گا۔۔۔۔

ویسے کتنی بے شرم ہو تم دل سب کے سامنے ایسے کوئی اپنے شوہر سے بات کرتا ہے سب کے سامنے چھیڑ رہی ہو تم مجھے۔۔۔۔۔

دل کو وہ بچپن والا یاد ایا جب اس کے ہبی جان اس کے لپس کے پاس اس تل کو اپنے لبوں سے چھوا کرتے تھے اور پھر وہ سین یاد آیا جب اس کے گال پر اپنے دانتوں سے نشان بنایا تھا کاش ہبی جان میرے پرانے والے ہبی جان بن جاتے پتہ نہیں کب اپ کی یاداشت واپس ائے گی اور اپ رومنٹک ہبی جان بنے گے ۔۔۔۔۔

ابھی تم نا چھوٹی ہو ٹھیک ہے نا ابھی تمہیں میں رومیٹنگ بن کے دکھایا نا تو لگ پتہ جائے گا تمہیں کیف نے بھی انکھیں دکھاتے ہوئے دل کو کہا تو دل بھی چپ کر کے بیٹھ گئی۔۔۔۔""""

""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Kiaff E DIL

Writer mahi shah

Episode 92 ❤️❤️

دل طہام کیف تمنا کے گھر پہنچ چکے تھے دروازے کے باہر کھڑے تھے جب طہام نے دروازہ کھٹکھٹایا تو عابد نے دروازہ کھولا اپنے سامنے تین لوگوں کو دیکھ کر عابد حیران ہوا۔۔۔۔

""۔۔۔۔۔۔ السلام علیکم انکل کیف نے احترام میں اتے ہوئے سلام کیا تو عابد نے ہاں میں سر ہلایا وعلیکم السلام بیٹا جی اپ کون انکل اپ مجھے تو جانتے ہیں نا میں طہام جو اس دن اپ کی بیٹی کو بارش میں اپ کے گھر چھوڑ کر گیا تھا یاد ایا اپ کو طہام کیف کے بولنے سے پہلے ہی بولا تو عابد نے گھور کر طہام کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

تم پھر اگے میں نے تمہیں منع کیا تھا نا کہ یہاں نہیں انا اور اب تم ان لوگوں کو لے کر اگے کون ہے یہ لوگ تھوڑا غصے سے کہا تو کیف نے طہام کو اشارہ کیا کہ وہ چپ کر جائے وہ بات کرے گا۔۔۔۔۔

انکل اندر انے دیں گے تا کہ ہم بیٹھ کر بات کر سکیں کیف نے کہا تو عابد کو کیف کچھ سمجھدار لگا تھا اس لیے عابد سائیڈ پر ہو گیا تو دل کیف اور طہام اندر چلے گئے عابد نے لاونچ میں بٹھایا تو شاہدہ ابھی وہاں پر اگئی۔۔۔۔۔

السلام علیکم انٹی دل نے شاہدہ کو سلام کیا تو شاہدہ نے حیرانگی سے سب کی جانب دیکھا۔۔۔۔

انٹی میں تمنا کی دوست ہوں دل تمنا مجھے اچھے سے جانتی ہے اور یہ میرے شوہر ہیں اور یہ میرا چھوٹا دیور ہے طہام اسے تو آپ جانتی ہوں گی نا شاہدہ نے طہام کی جانب دیکھا تو طہام نے اپنی بتیسی نکالی جبکہ کیف طہام کی ایسی حرکت دیکھ کر غصے سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

جی جی اپ بیٹھے میں اپ لوگوں کے لیے پانی لے کر اتی ہوں شاہدہ نے عابد کی طرف دیکھا تو عابد نے اشارہ کیا شاہدہ کچن کی جانب چلی گئی تو وہ تینوں وہاں پر بیٹھ گئے۔۔۔۔

جی اپ لوگوں کو کوئی کام تھا کیا۔۔۔۔۔

جی انکل بات دراصل یہ ہے کہ اپ کی جو بیٹی ہے تمنا وہ میری بیوی کی بچپن کی دوست ہے اور میرا چھوٹا بھائی ہے وہ اپ کی بیٹی کو پسند کرتا ہے تو ہم رشتہ۔۔۔۔۔

دیکھیں بیٹا۔۔۔

انکل کیف نام ہے میرا۔۔۔

جی کیف بیٹا دیکھیں اپ کے اس چھوٹے بھائی نے اپ کو بتادیا ہو گا کہ تمنا نے اس دن بھی اسے پہچاننے سے انکار کر دیا تھا لیکن یہ پھر سے اگیا ہے مجھے نہیں لگتا تو تمنا اسے جانتی ہے اور رہی بات اپ کی بیوی کے کہ وہ میری بیٹی کی دوست ہے اس کے بارے میں مجھے نہیں پتہ اور رہی بات رشتے کی تو ہم اپنی بیٹی کی شادی اپ کے چھوٹے بھائی سے بالکل بھی نہیں کر سکتے اتنے میں شاہدہ بھی پانی لے کر ائی تو ان کے اگے رکھ دیا۔۔۔۔

انکل کیوں نہیں شادی کر سکتے اپ اپنی بیٹی کی میرے ساتھ کیا کمی ہے خوبرو ہو خوبصورت ہوں پیارا ہوں پڑھا لکھا ہوں۔۔۔اس سے پہلے کہ طہام کچھ اور کہتا کیف نے اپنی کہنی طہام کے پیٹ پر ماری تھی کہ طہام کا منہ بند ہوا تھا سوری انکل اس کا منہ کچھ زیادہ ہی چلتا ہے طہام چپ کر کے بیٹھو میں بات کر رہا ہوں نا۔۔۔۔

بھائی دیکھیں ناوہ منع کر رہے ہیں۔۔۔۔۔

تمہاری انہی حرکتوں کی وجہ سے وہ منع کرتے چپ کر کے بیٹھو کیف نے کہا تو دل نے بھی انکھیں دکھائی کہ چپ کر کے بیٹھو تو طہام منہ پر انگلی رکھ کے بیٹھ گیا تو عابد نے غصے سے طہام کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

دیکھیں انکل اگر اپ ایک دفعہ اپنی بیٹی سے پوچھ لیں تو بہتر رہے گا ہمارے گھر میں ہماری بڑی امی ہیں لیکن ان کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے اسی لیے وہ نہیں اسکی اگر اپ چاہتے ہیں تو ہم اپنی ماما کو لے کر اجائیں گے لیکن میرا چھوٹا بھائی اپ کی بیٹی کو بے حد پسند کرتا ہے تو اگر اپ اپنے بیٹی سے تھوڑی دیر کے لیے پوچھ لیں یا اسے بلا لیں تو بہتر رہے گا۔۔۔۔۔

جبکہ طہام اپنی نظریں پورے گھر میں دہرا رہا تھا کہیں سے تمنا نظر اجائے لیکن اسے تمنا کہیں بھی نظر نہیں ارہی تھی پھر سے منہ بنا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

دیکھیں اگر ابھی ہماری بیٹی نے اپ لوگوں کے سامنے انکار کر دیا تو پھر اپ لوگ ائندہ اس گھر میں نہیں ائیں گے عابد نے کہا تو کیف نے دل کی طرف دیکھا تو دل بھی پریشان ہوئی تھی ٹھیک ہے انکل اپ ایک دفعہ تمنا کو بلا لیں اگر اس نے منع کر دیا تو ہم کبھی اس گھر میں نہیں ائیں گے کیف نے کہا تو طہام نے حیرانگی سے اپنے بھائی کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔۔

بھائی ایسے کیسے ہم اس گھر میں نہیں ائیں گے اگر تمنا نے انکار کیا تو میں دوبارہ سے اس گھر میں اوووگا زبردستی اٹھا کے لے کے جاؤں گا

------ طہام نے غصے میں اکے کہا تو عابد نے غصے سے طہام کی جانب دیکھا

اپنے چھوٹے بھائی کو سمجھالے خبردار میری بیٹی کے ساتھ زبردستی کرنے کی بھی کوشش کی ورنہ اس گھر سے اٹھا کر باہر پھینک دوں گا

عابد اتنے غصے سے کہا تو کیف نے پھر سے تھپڑ طہام کے کندھے پر مارا کتنی دفعہ کہا ہے اپنی زبان بندر کھا کرو لیکن نہیں اپنی زبان چلانی

ہوتی ہے------""

بھائی----

چپ کر جاؤ طہام بات کر رہے ہیں تمہارے بڑے بھائی تو کرنے دو نادل نے بھی زرا طہام کو گھور کر کہا تو طہام بھی منہ بنا کر بیٹھ گیا

شاہدہ اٹھ کر تمنا کہ کمرے میں گئی یہ تمنا ابھی ابھی فریش ہو کر نکلی تھی----

تمنا بیٹا----

جی امی تمنا نے ایک جگہ اپنی نظریں ٹکا کر شاہدہ کو بولا-----

بیٹا نیچے کچھ مہمان ائے ہیں ایک لڑکی ہے دل جو تمہاری بچپن کی دوست بتا رہی ہے اس کے ساتھ اس کا شوہر ہے اور اس کے ساتھ اس

کا چھوٹا دیور بھی ہے جو کہ تمہارے رشتے کے لیے ائے ہیں-----

جب کہ تمنا دل اور طہام کے بارے میں سن کر حیران ہوئی تھی دل کا تو سن کر خوش ہوئی تھی وہ بچپن کی دوست سے ملے گی لیکن

طہام----طہام کا سن کر تمنا نے اپنا خشک گلا تر کیا تھا وہ پھر سے اگیا کیا وہ اسے لے جائے گا سب کے سامنے-----

بیٹا تمہارے ابو نیچے بلا رہے ہیں مہمانوں کا کہنا ہے کہ اگر تم ان کے سامنے رشتے سے منع کر دوں کہ تو دوبارہ کبھی اس گھر میں نہیں ائیں

گے تو تمہارا کیا کہنا ہے کیا تم وہاں شادی-----

نہیں امی میں بالکل وہاں شادی نہیں کرنا چاہتی میں اس لڑکے سے شادی بالکل بھی نہیں کروں گی امی تمنا نے جلدی سے شاہدہ کا ہاتھ

پکڑ کر کہا تو شاہدہ پریشان ہوئی کے تمنا اتنا ڈر کیوں گئی ہے----

تمنا اگر تمہاری رضامندی نہیں ہوگی تو ہم تمہاری شادی وہاں پر نہیں کریں گے تم کیوں ڈر رہی ہو چلو اؤ میرے ساتھ ان مہمانوں کے

سامنے تم منع کروگی ٹھیک ہے تو پھر تمہاری شادی بالکل بھی نہیں ہوگی----

NOVEL-E-MEHAR

ٹھیک ہے امی میں ان کے سامنے منا کر دوں گی تمنا ڈرتے ہوئے شاہدہ کے ساتھ باہر گئی تو تمنا کو دیکھ کر دل حیران رہ گئی تھی سرخ رنگ کی شلوار قمیض پہنے سرخ رنگ کا ہی دوپٹہ سر پر لیے اپنے سنہری بال کھلے چھوڑے جو گیلے تھے نیلے رنگ کی انکھیں جواب دیکھ نہیں سکتی تھی سرخ وسفید رنگت پر اور بے حد جچ رہی تھی تمنا تو بچپن سے بھی زیادہ خوبصورت ہو گئی تھی۔۔۔

جبکہ طہام تو اپنی تمنا کو اس روپ میں دیکھ رہا اپنا دل تھام گیا تھا طہام نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا تو عابد نے پھر سے طہام کی جانب دیکھا جو ۔۔۔۔ اس کی بیٹی کو گھور رہا تھا

ٹھر کی کہیں کا جب بھی میری بیٹی کی جانب دیکھتا ہے عجیب ہی لگتا ہے عابد کے اپنی طرف دیکھنے پر طہام نے مسکراتے ہوئے عابد کی جانب دیکھا تو عابد نے اپنا سر جھٹکا۔۔۔

اجاؤ میری بیٹی عابد نے اٹھ کر تمنا کو اپنے سامنے بٹھایا جبکہ تمنا تو دیکھ نہیں سکتی کہ سامنے کون کون بیٹھا ہے لیکن پھر بھی اسے طہام سے ڈر لگ رہا تھا۔۔۔۔

تمنا بیٹی تمہاری ماں نے بتایا ہوگا یہ لڑکی تمہیں اپنے بچپن کی دوست کہہ رہی ہے کیا نام بتایا تم نے۔۔۔

جی انکل میرا نام دل ہے اور تمنا مجھے اچھے سے جانتی ہے کیوں تمنا مجھے جانتی ہو نا دل نے پوچھا تو تمنا نے ہاں میں سر ہلایا جی ابو یہ میری بچپن کی دوست ہے دل ہم دونوں سکول میں اکٹھا پڑھا کرتی تھی ہم بہت اچھی دوست ہوا کرتی تھی تمنا نے مسکراتے ہوئے کہا تو دل نے شکر کیا کہ تمنا نے اسے پہچاننے سے انکار نہیں کیا۔۔۔۔

تو بیٹا یہ تمہارا رشتہ مانگنے ائے ہیں طہام کے لیے کیا تم طہام کو جانتی ہو اور طہام سے شادی کرنا چاہتی ہو۔۔۔۔

طہام نے دھڑکتا دل کے ساتھ تمنا کو دیکھا جو انکھیں پٹپٹاتے ہوئے ایک جگہ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

نہیں ابو میں طہام سے شادی نہیں کرنا چاہتی ہوں تمنا نے جیسے ہی کہا طہام نے غصے سے ضبط سے اپنی مٹھیاں میچی تھی جبکہ دل نے اپنے ماتھے پر تھپڑ مارا اف تمنا کیا کر دیا تم نے دل نے طہام کی جانب دیکھا جس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا جب کے کیف نے بھی طہام کی جانب دیکھا اور طہام کا سرخ چہرہ دیکھ کر حیران تھا کہ اسے اتنا غصہ ایا ہے۔۔۔۔

بیٹا تم ایک دفعہ سوچ لو تم شادی۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

ابو میں نے سوچ لیے ہیں میں کسی سے شادی نہیں کروں گی کیونکہ میں دیکھ نہیں سکتی تو میں کسی پر بوجھ نہیں بننا چاہتی بس میں نے جو کہنا تھا وہ کہہ دیا تمنا کسی کی بات سنے بغیر اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔

جبکہ کیف حیران تھا کہ تمنا دیکھ نہیں سکتی اس کے لیے اس کا بھائی مرا جا رہا ہے اس لڑکی سے پیار کرتا ہے اس کا بھائی۔۔۔۔

تو کیف بیٹا اپ نے سن لیا کہ میری بیٹی کسی سے شادی نہیں کرنا چاہتی ہے تو اب اس سے اچھا ہو گا کہ اپ دوبارہ سے ہمارے گھر مت ایئے گا۔۔۔۔۔

انکل میں ایک دفعہ تمنا سے ملنا چاہتا ہوں طہام نے کہا تو عابد نے غصے سے طہام کی جانب دیکھا تمہیں زیادہ ہی گرمی نہیں چڑھ رہی بیٹا جب میری بیٹی منع کر چکی ہے تو کیا بات کرنی ہے تم نے تم سے بات بھی نہیں کرنا چاہتی عابد کو ایک انکھ نہیں بھا رہا تھا طہام

۔۔۔۔۔۔۔۔

انکل کیا میں ایک دفعہ تمنا سے مل سکتی ہوں دل نے کہا تو عابد نے ہاں میں سر ہلایا تم میری بیٹی کے بچپن کی دوست اس نے تمہیں ملنے دے رہا ہوں دل نے طہام کی طرف دیکھ کر انکھوں ہی انکھوں سے اشارہ کیا اور اٹھ کر تمنا سے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔""""""

تمنا۔۔۔۔دل نے تمنا کو پکارا تو تمنا نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔

دل۔۔۔۔تمنا نے بھی دل کو پکارا تو دل جلدی سے جا کر تمنا کے گلے لگی تھی اور کئی انسو دل کے انکھوں سے نکلے تھے تمنا بھی رو رہی تھی۔۔

NOVEL-E-MEHAR

تمنا تم کہاں چلی گئی تھی میں نے تمہیں کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا یتیم خانے گئی تھی تو وہاں سے پتہ چلا کہ وہ تو کسی نے جلا دیا ہے اور دہشت گرد وہاں پر حملہ کیا تھا تو وہاں پر کئی بچوں کو وہ اٹھا کر لے گئے ہیں ہمیں لگا کہ شاید تم نے بھی۔۔۔۔۔دل نے اپنی بات ادھوری چھوڑی تو تمنا دل سے الگ ہوئی۔۔۔۔۔

نہیں دل وہ مجھے لے کر نہیں گئے تھے میں وہاں سے بھاگ گئی تھی اور اس کے بعد میرا ایکسیڈنٹ ہوا تو امی ابو مجھے اپنے گھر لے ائے تھے اور میں اس ایکسیڈنٹ کے بعد دیکھ نہیں سکتی تھی دل نے تمنا کو پکڑ کر بیڈ پر بٹھایا اس کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔

تمنا تمہیں میں نے بہت یاد کیا میں بہت شکر گزار ہوں اللہ پاک کا کہ اللہ نے تمہیں ہم سے دوبارہ ملا دیا لیکن دل میں یہ سمجھ نہیں پا رہی ہوں تم طہام کو پہچاننے سے انکار کیوں کر رہی ہو وہ تم سے محبت کرتا ہے بچپن سے محبت کرتا ہے اور تم سے شادی کرنا چاہتا ہے پھر کیوں-----

دل کی بات سنتے تمنا نے گہرا سانس بھرا دل بات وہ نہیں ہے کہ میں طہام کو پہچانتی نہیں ہوں میں طہام کو پہچانتی ہوں اچھے سے جانتی ہوں اور یہ میں بھی جانتی ہوں طہام مجھے بچپن سے پسند کرتا ہے کیونکہ طہام مجھے بھی پسند تھا لیکن میں طہام سے شادی نہیں کرنا چاہتی تم مجھے دیکھ رہی ہو لیکن میں کسی کو دیکھ نہیں پاتی ہوں دل اور میں کسی سے شادی نہیں کرنا چاہتی میں طہام پر سے کیا میں کسی پر بھی بوجھ نہیں بننا چاہتی میں اپنی امی ابو پر بوجھ ہوں میں جانتی ہوں لیکن-----

لیکن تمنا تم یہ کیسے کہہ سکتی ہو کہ تم طہام پر بوجھ بنو گی تم کیسے یہ سوچ سکتی ہو وہ تم سے پیار کرتا ہے تمنا اور جب کوئی کسی سے پیار کرتا ہے تو اس کی تمام تر خامیوں کے ساتھ اسے قبول کرنا پڑتا ہے اور طہام تمہیں تمہاری اس خامی کے ساتھ قبول کر رہے پھر کیا مسئلہ ہے تمہیں دل کو تو تمنا پر غصہ ار ہا تھا جو اس کی بات سمجھ ہی نہیں رہی تھی----

دل وہ نا طہام مجھے ڈراتا بھی بہت ہے نا وہ مجھے کہتے ہیں مجھے اٹھا کے لے جائے گا اور مجھے اپنے پاس قید کر لے گا مجھے اس کی اسی باتوں سے ڈر لگتا ہے اس نے مجھے قید کر لیا تو تمنا نے اتنی معصومت سے کہا کہ دل کا دل کیا کہ وہ طہام کا گلا دبا دے دیکھو اتنی معصوم لڑکی کو ڈرا کر رکھتا ہے-----

تو اصل وجہ یہ ہے کہ تم طہام سے ڈر رہی ہو----

ہاں دل لیکن اس کا پیار بہت جنونی ہے میں تو معصوم ہوں نا وہ ڈراتا ہے مجھے اسے منع کیا کرو نا مجھے مت ڈرایا کرے اس لیے میں نے منع کر دیا اور میں اس سے شادی نہیں کروں گی-----

تمنا یہ تو تمہاری غلطی ہے نا دیکھو وہ تمہارے پیچھے پاگل ہے اور پاگل تو کسی کو بھی ڈراتے ہیں تو تم اس کے ساتھ شادی کرنے کے لیے مان جاتی نا تو پھر وہ تمہیں نہ ڈراتا اب تم نے پھر اس کے سامنے شادی کرنا سے منع کر دیا ہے تم نہیں دیکھ سکتی کہ میں دیکھا ہے کہ وہ کتنے غصے سے تمہیں دیکھ رہا تھا اس کا دل کر رہا تو تمہیں اٹھا کے لے جائے لیکن وہ میں تھی جس نے منع کر دیا ہے-----

NOVEL-E-MEHAR

دل کی باتیں سن کر تمنامزید ڈری تھی اس نے جلدی سے دل کا ہاتھ پکڑا دل تم طہام کو سمجھاؤں ناوہ مجھے اٹھا کر نہ لے کے دے مجھے بہت ڈر لگتا ہے اگر اس نے مجھے مار دیا تو۔۔۔۔۔

پاگل ہو گئی ہو تمنا وہ تمہیں کیوں مرے گا اب تو وہ تم سے ملنے ضرور ائے گا اور تم نے جو منع کیا ہے نا اس کا بدلہ بھی لے گا تمہیں منع کرنا کتنا مہنگا پڑے گا یہ میں نہیں کہہ سکتی لیکن اب تم خود اپنے گھر والوں کو بولو گی تمہیں طہام سے شادی کرنی ہے۔۔۔

۔۔۔ نہیں میں اپنے گھر والوں کو نہیں بولوں گی امی ابو کیا سوچی میرے بارے میں

اب جو بھی سوچیں گے وہ تمیں سوچنا چاہیے تھا ابھی میں جاتی ہوں ہبی جان اور طہام انتظار کر رہے ہے کہ مجھے جانا ہے اور امید کرتی ہوں کہ ایک دو دن تک خبر ائے گی کہ تم شادی کے لیے مان گئی ہو دل بھی ہنستے ہوئے کہا تو تمنا نے منہ بنا کر دل کو دیکھا تم میری دوستوں ہو یا طہام کی دوست ہو تم۔۔۔

میری جان میں تمہاری دوست ہوں اور تم ایک دفعہ میرے گھر ائی نا دیکھنا ہم کتنا مزہ کریں گے میں تو خود چاہتی ہوں تم میرے گھر اجاؤ لیکن تم خود ہی نہیں انا چاہتی ہو میں تو اس معاملے میں طہام کے ساتھ ہی ہوں تمہیں اپنے گھر لانا چاہتی ہوں دل نے تمنا کے نرم و نازک گال کھینچے تو تمنا نے اپنے لب باہر نکال لئے تم بھی جاؤ میں تم سے بات نہیں کرتی ہوں۔۔۔۔۔۔

اب میں نہیں طہام تم سے بات کرے گا اچھا میں چلتی ہوں دل نے جلدی سے تمنا کی گال پر لب رکھے تو تمنا کا چہرہ لال ہوا تھا۔۔۔

تمنا تم ابھی بھی بچپن کی طرح شرماتی ہو میں لڑکی ہوں لڑکا نہیں ہوں جس کے کس کرنے پر تم شرما رہے ہو۔۔۔۔۔

بس بھی کرو دل نہیں کرو نا مجھے شرم ارہی ہے تمنا اتنے سالوں بعد اپنی دوست سے مل کر تو کھل سی گئی تھی اس کے چہرے سے مسکراہٹ جا ہی نہیں رہی تھی۔۔۔۔

اچھا اچھا ٹھیک ہے اب نہیں کرتی ابھی میں جاتی ہوں ٹھیک ہے دل یہ کہتے ہوئے باہر چلی گئی تو طہام ابھی بھی اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ میں پھنسائے نظریں جھکائے سوچوں میں گم تھا۔۔۔

مل ائی ہو تم اپنی دوست سے شاہدہ نے کہا تو دل نے ہاں میں سر ہلایا جی انٹی میں مل ائی ہوں ابھی ہم چلتے ہیں دل نے کہا تو کیف اور طہام اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

امید کرتا ہوں کہ ائندہ تم لوگ ایسے ہمارے گھر اؤ گے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا لیکن رشتے کے لئے ہمارے گھر مت آیئے گا عابد نے کہا تو طہام کا بس نہیں چل رہا تھا اور وہ اس انکل کا کچھ کر دے طہام بھی نہ کچھ کہ کہیں باہر چلا گیا جبکہ کیف نے گہرا سانس بھرتے ہوئے عابد کو دیکھا جی انکل ہم دوبارہ ائیں گے لیکن دل کی دوست سے ملنے کے لیے۔۔۔۔۔

ویسے تمہارا چھوٹا بھائی بہت اکڑو ہے غصے والا اسے سمجھاؤ گرم خون ہے اتنی جلدی گرم نہ ہوا کریں عابد نے کہا تو کیف نے سر ہلایا تو دل اور کیف وہاں سے چلے گئے۔۔۔۔

ویسے لوگ تو کافی اچھے لگ رہے تھے پتا نہیں تمنا نے کیوں منع کر دیا شاہدہ نے کہا تو عابد نے شاہدہ کی جانب دیکھا جب تک میری بیٹی راضی نہیں ہو گی اس کی شادی کہیں نہیں ہو گی عابد بھی تمنا کو کہیں نہیں دینا چاہتا تھا اب وہ اس لیے اکلوتی اولاد تھی اس کے بغیر تو گھر سونا ہو جانا تھا عابد نے کہا تو کمرے میں چلا گیا جب کہ شاہدہ بھی کچن میں چلی گئی۔۔۔۔۔

"""""ـــــــــــــــــــــــــــــــــــ

جب سے دل طہام کیف تمنا کے گھر گئے تھے امنہ کا بے حد دل کر رہا تھا وہ عالم کا حال چال پوچھیں اپنے کمرے میں چکر لگاتے ہوئے وہ مسلسل سوچ رہی تھی کہ وہ عالم سے ملنے جائیں گہرا سانس بھرتے ہوئے اس نے کچن کی جانب قدم بڑھائے اور عالم کے لیے چائے بنانے لگی۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

پانچ منٹ کے اندر اندر اس نے عالم کے لیے چائے بنائی اور کپ میں ڈال کر عالم کے کمرے کی طرف بڑھی گل بھی اپنے کمرے میں سوئی ہوئی تھی امنہ نے دروازہ کھٹکھٹایا تو عالم نے اجازت دی عالم کے اجازت دینے پر امنہ کمرے کے اندر گئی اپنے کمرے میں سامنے امنہ کو دیکھے عالم ہر بڑھاتے ہوئے سیدھے بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

اا۔۔مم۔۔امنہ۔۔۔۔تم۔۔۔۔عالم نے امنہ کو دیکھتے کہا تو عالم کو اٹکتے ہوئے دیکھ امنہ کے لبوں پر مسکراہٹ ائی تھی کیوں میں تمہارے کمرے میں نہیں اسکتی ہوں کیا نہ چاہتے ہوئے بھی امنہ کے لہجے میں نمی ائی تھی اس نے اپنے اپ کو رونے پر بہت کنٹرول کیا تھا لیکن پھر بھی عالم نے اس کے لہجے میں نمی محسوس کی تو اس کے دل میں درد محسوس ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

کیوں نہیں امنہ اؤ اندر اؤ بیٹھو اتنے سالوں بعد ہم ملے ہیں تو ہم باتیں تو کر ہی سکتے ہیں نا امنہ نے ٹیبل پر ٹرے رکھی اور خود بھی عالم کے پاس چیئر کرتی ہوئی اس پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

میں نے سوچا شاید تمہیں چائے پینے کے طلب ہو رہی ہو تو اسی لیے میں تمہارے لیے چائے بنا کر لے ائی ہوں نہ جانے کیوں امنہ کو اج بھی عالم سے شرم محسوس ہو رہی تھی وہ نظریں جھکائے عالم سے بول رہی تھی جبکہ امنہ کو سالوں پہلے والی امنہ کی طرح دیکھتے عالم کے لبوں پر بھی مسکراہٹ ائی۔۔۔۔۔۔۔

تمہارا شرمانا ابھی تک نہیں گیا ناامنہ ویسی کی ویسی ہی ہو تم عالم نے بھی اذیت بر لہجے میں کہا تو امنہ نے جھٹکے سے سر اٹھا کر عالم کی جانب دیکھا امنہ کی انکھوں سے انسو نکلے تھے۔۔۔۔۔

نہیں عالم میں ویسے کی ویسی تو نہیں ہوں بہت بدل گئی ہوں دیکھو بوڑھی بھی ہو گئی ہوں اب تو پہلے جیسے ہی خوبصورت بھی نہیں ہوں ایک بچے کی ماں بھی ہوں پہلے جیسے تو نہیں رہی ناامنہ نے بھی اپنے لبوں پر اذیت بھری مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا تو عالم نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔۔۔

مجھے تو اج بھی اتنی ہی خوبصورت لگ رہی ہو جتنے سالوں پہلے لگتی تھی عالم نے چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے پیتے ہوئے کہا تو اس نے حیرانگی سے امنہ کی جانب دیکھا تمہیں اج بھی یاد ہے کہ میں کم چینی والی چائے پیتا ہوں۔۔۔۔۔

جن سے محبت کی جائے نا ان کی باتیں بھلائی نہیں جاتی ہیں عالم اور یہ تو عام سی بات ہے کہ تم کم چینی ہونے چائے پیتے ہو اس لیے میں نے بنا لی امنہ نے بھی چائے اٹھا کر پینے شروع کی۔۔۔۔۔

ویسے اتنے سالوں میں تم بھی نہیں بدلے عالم ویسے کی ویسی ہی ہو پیار بھرے لہجے سے بات کرنے والے امنہ نے بھی کہا تھا عالم مسکرایا تھا تم نہیں بدلی تو میں کیسے بدل سکتا ہوں۔۔۔۔۔

کیا تمہارا بھائی تم سے ملتا ہے کیا زندہ ہے وہ عالم نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا تو امنہ نے ہاں میں سر ہلایا لیکن میں نہیں ملتی ان سے نہ ہی مجھے ان سے کوئی مطلب ہے امنہ نے اپنے لہجے میں اکرم کے لیے نفرت لاتے ہوئے کہا تو عالم نے گہرا سانس بھرا جو بھی ہو ہے تو تمہارا بھائی نہ ہے۔۔۔۔۔۔

سگا بھائی ہوتا تو ہمارا ساتھ کبھی ایسا نہ کرتا اور نازلی۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ اکرم کچھ کہتا گل کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔۔

انٹی اپ یہاں گل حیرانگی سے امنہ کو اپنے باپ کے ساتھ باتیں کرتا دیکھ بولی۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

ہاں وہ بیٹا میں وہ۔۔۔۔۔۔

میں نے ہی انہیں کہا تھا کہ میرے لیے ایک کپ چائے بنا کر لے چائے پینے کی طلب ہو رہی تھی تم سوئی ہوئی تھی تو اسی لیے۔۔۔۔

او اچھا بابا تو اپ مجھے کہہ دیتے میں چائے بنا لیتی ہوں اپ نے انٹی کو کیوں زحمت دی انٹی کی اپنی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی ہے گل نے کہا تو امنہ نے نفی میں سر ہلائے نہیں نہیں بیٹا ایسی بات نہیں ہے بس میں نے سوچا مہمان ہے تو خدمت کی جائے امنہ نہیں ہچکچاتے ہوئے کہا تو وہ اپنا چائے کا کپ وہاں ہی چھوڑیں باہر چلی گئی۔۔۔۔۔

بابا اپ کو طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔۔۔۔

ہاں ہاں میری جان میں بالکل ٹھیک ہوں یہاں پر مجھے سب کچھ مل رہا ہے تو میں کیسے ٹھیک نہیں ہوں گا تم بتاؤ تم کیسی ہو نیند پوری ہو گئی میری بیٹی کی عالم نے چھپکے سے اپنا کپ دوبارہ رکھا اور امنہ کی چائے کا کپ اٹھا کر پینے لگا گل کو تو اس بات کا احساس بھی نہیں ہوا تھا جب کہ وہ تیز چینی والی چائے بھی اج عالم کو بے انتہا مزیدار لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ اچھا بابا اپ کیا کھائیں گے میں اپ کے لیے بنا کر لے کے جاتی ہوں

نہیں بیٹا ابھی تو میرا کچھ بھی کھانے کو دل نہیں کر رہا ابھی میں نے چائے پی ہے ابھی میں یہی ہضم کر لوں تو بہت بڑی بات ہو گی۔۔۔۔

اچھا بابا جب بھی اپ کو اچھی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے کہا کریں ٹھیک ہے نا ابھی مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے میں اپنے لیے کچھ بنانے کے لیے جا رہی ہوں گل یہ کہہ کر چلی گئی تو عالم ارام سکون سے امنہ والی چائے پینے لگا تم آج بھی ویسی ہی ہو میری امنہ۔۔۔۔۔ """

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ضمار یتیم خانے سے اتے ہوئے گھر میں داخل ہوا تو لاونج میں ہی عرشیہ اور داید بیٹھے ہوئے تھے ضمار کو تھکا ہارا دیکھ اس کے چہرے پر پریشانی دیکھ داید حیران ہوا تھا جبکہ عرشیہ کو تو پتہ تھا وہ کدھر گیا ہے۔۔۔۔۔

ضمار تم ٹھیک تو ہو نا داید نے اسے پکڑا اور صوفے پر بٹھایا جبکہ ضمار اپنا سر کے بال پکڑتے ہوئے سر جھکا گیا نہیں نہیں وہ پھر مجھ سے دور ہو گئی ہے داید میں نے اسے ڈھونڈا لیکن پھر مجھ سے دور ہو گئی ہے وہ کیوں نہیں مجھے ملتی ہے ضمار اپنے بال جکڑتے ہوئے بولنا تو داید نے حیرانگی سے ضمار کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

کیا مطلب ضمار کون دور ہو گئی ہے تم کس کی بات کر رہی ہو کیا لبابہ نے دوبارہ کچھ کہا۔۔۔۔۔

نہیں نہیں دایدمیں لبابہ کی بات نہیں کر رہامیں تمنا کی بات کر رہاہوں ضمار نے سر اٹھا کر دایدکی جانب دیکھ کر کہا جبکہ تمنا کا ذکر سن کر عرشیہ نے اپنے دھڑکتے دل کے ساتھ دایدکی جانب دیکھا۔۔۔۔

مجھے کچھ بھی سمجھ میں نہیں ارہاہے ضمار تم کس کی بات کر رہے ہو تمنا کیا مطلب تمنا کہاں ہے تمنااور تم ڈھونڈ کیوں رہے ہو وہ تو۔۔۔۔۔

نہیں دایدوہ مری نہیں ہے وہ زندہ ہے میری تمنازندہ ہے ضمار سسکتے ہوئے بولا جبکہ دایدکادل عجیب ساہورہاتھااور دوسری جانب عرشیہ یک تک دائد کے چہرے کی جانب دیکھ رہی تھی کہ وہ کیاری ایکشن دے گا۔۔۔۔۔۔

لیکن ضمار تمہیں کیسے پتہ وہ زندہ ہے۔۔۔۔

یہ یہ دیکھو یہ بریسلٹ تمہیں یاد ہے جب جب میں نے تمنا کو بریسلٹ بنا کے دیا تھا تو تمنا کو کتنا پسند ایا تھااور تم نے بھی تعریف کی تھی کہ ضمار تم اپنی بہن کے لیے اتنا پیارا بریسلیٹ بنایاہے ضمار نے ہاتھوں میں پکڑا بریسلٹ دایدکے سامنے کیا تو دایدنے کپکپاتے ہاتھوں سے وہ بریسلیٹ لیا تھا جس کو تمنا بڑے شوق سے دایدکو دکھانے ائی تھی۔۔۔۔۔

ہاں یہ وہیں بریسلٹ ہے لیکن تمہیں کہاں سے ملا۔۔۔۔

جب پانچ سال پہلے میں امید کو یتیم خان نے چھوڑنے گیا تھا تو وہاں پر پتہ ہے امید کو کس نے بچایا تھا ان گنڈوں سے تمنا نے بچایا تھا ہاں میری تمنا نے بچایا تھا جس کمرے سے مجھے امید بے ہوش ملی تھی اس کمرے میں میری تمنا بھی تھی لیکن میں اسے نہیں ڈھونڈ پایا دایدصرف امید کو لے کر واپس اگیا اور تمنا نے نہ جانے کس حیال کے تحت اپنے ہاتھوں سے یہ بریسلٹ اتار کر امید کو دے دیا اور یہ تو کل عرشیہ نے امید کو پہنایا تو مجھے پتہ چلا ورنہ مجھے کہاں پتہ چلنا تھا ضمار نے عرشیہ کو دیکھا جو کہ بالکل ساری باتوں کو اگنور کیا بس دایدکو دیکھتی جارہی تھی دایدنے بھی عرشیہ کو دیکھا۔۔۔۔۔

جبکہ دایدبالکل خاموش ہو گیا تھا اس نے وہ بریسلٹ ضمار کو دیا اور خاموشی سے ایک جگہ کو یک تک دیکھنے لگا کیا واقعی تمنازندہ ہے اگر تمنا زندہ ہے تو وہ مجھے مل گئی تو۔۔۔۔۔

عرشیہ ابھی بھی دایدکو دیکھ رہی تھی جس کے چہرے پر کسی قسم کے تاثرات نہیں تھے وہ بالکل خاموش ہو چکا تھا ضمار باتیں کرتا جا رہا تھا لیکن دایدنے اس کے باتوں کا کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

داید کیا ہوا ہے تم بول کیوں رہے ہو نہیں رہے ہو میں تو تم سے اتنی باتیں کی ہیں ضمار نے اسے اس کی ٹانگ پکڑ کر ہلائی لیکن داید گہرا سانس بڑھتے ہوئے بغیر ک

لیکن داید گہرا سانس بڑھتے ہوئے بغیر کچھ ہوئے بغیر کچھ کہیں اٹھ کر اپنے کمرے کی جانب چلا گیا عرشیہ کی تو جان جا رہی تھی داید کی خاموشی سے اس کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا اس سے داید کی خاموشی پریشانی میں مبتلا کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

زمار داید کو پتہ چل گیا کے تمنا زندہ ہے اگر وہ مجھ سے دور ہو گیا تو عرشیہ نے اپنا شک ضمار کے اگے رکھا تو ضمار نے غصے سے عرشہ کی جانب دیکھا کیسی باتیں کر رہی ہو تم عرشیہ داید ایسا بالکل بھی نہیں ہے اور تم لوگوں کی شادی ہوئی ہے سمجھ ائی نکاح ہوا ہے تم دونوں کی درمیان ایسے کیسے داید تمیں چھوڑ دے گا اگر اس نے ایسا کیا تو میرے ہاتھو اس کا قتل ہو گا کیونکہ جتنا وہ مجھے عزیز ہے اتنی ہی تم مجھے عزیز ہو اور تمہارا دل میں اتنی جلدی ٹوٹنے نہیں دوں گا اور رہی بات تمنا کی تو میں تب اسے ڈھونڈ کر ہی رہوں گا یہ کہتے ہوئے ضمار بھی اٹھ کر چلا گیا جبکہ ضمار کے کہنے کے باوجود بھی عرشیہ کے دل کو سکون نہیں ملا تھا۔۔۔۔۔۔۔

دوسری جانب داید کمرے میں جاتا ہوا بیڈ پر بیٹھ گیا اور ایک نقطے کی جانب دیکھنے لگا وہ بالکل خاموش تھا اس کے دماغ میں کئی سوال تھے لیکن جواب اسے کہیں سے بھی نہیں مل رہا تھا جب عرشیہ کمرے میں داخل ہوئی اپنے ہاتھوں کو مروڑتے ہوئے اس نے داید کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

داید۔۔۔تم ٹھیک ہو نا عرشیہ داید کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس سے پوچھا تو داید نے جھٹکے سے سر اٹھایا داید کی انکھیں سرخ ہو رہی تھی جو کہ عرشیہ کے لیے کسی امتحان سے کم نہیں تھی۔۔۔

ہاں عرشیہ میں ٹھیک ہوں داید نے اتنا کہا۔۔۔۔۔

تو تم اتنے خاموش کیوں ہو گئے ہو کیا تمنا کے زندہ ہونے کا سن کر تم۔۔۔۔۔

داید نے عرشیہ کی ادھوری بات سنتے اس کی جانب دیکھا جس کی انکھوں میں کئی سوال تھے جس کے چہرے میں کئی رنگ ارہے تھے کئی رنگ جا رہے تھے جس کی انکھوں میں اپنی محبت کے دور ہو جانے کا ڈر تھا جو کہ داید نے اچھے سے دیکھ لیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

دایدا بھی بھی خاموش تھا جب داید کو خاموش دیکھ کر عرشیہ نے اپنی انکھوں میں ائی نمی کو اندر دھکیلا اور باہر کی جانب جانے لگی کیونکہ وہ دایدخاموشی کو نہیں دیکھ سکتی تھی اس سے پہلے کہ عرشیہ کمرے سے باہر جاتی دایدنے عرشیہ کا ہاتھ پکڑا تھا عرشیہ نے مڑ کر اپنا ہاتھ دیکھا جو دایدکے ہاتھوں میں تھا دایدنے اسے اپنے پاس بٹھایا اور اس کے ہاتھوں کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں لیا۔۔۔۔

کس بات کا ڈر ہے تمیں عرشیہ۔۔۔۔۔۔دایدنے اس کی تھوڑی پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کا چہرہ اوپر کیا تو اس کی انکھوں سے انسو نکلنے لگے تھے وہ چاہ کر بھی اپنے انسو روک نہیں پائی تھی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ ن۔۔ہ۔۔نہیں س۔۔۔۔مجھے مجھے تو کسی بات کا ڈر نہیں ہے داید

اپنے یہ انسو اپنے یہ انکھوں میں سوال مجھ سے چھپانے کی کوشش کر رہی ہو اور عرشیہ تم جانتی ہو نا کہ میں تمہاری انکھوں میں ائے ہر سوال کو اچھی طرح پڑھ لیتا ہوں۔۔۔۔۔

تو اگر یہ سوال تم نے پڑھ لیے ہیں تو ان کا جواب بھی دے دو۔۔۔۔

کیا تمہیں ابھی بھی ضرورت ہے میرے جواب کی عرشیہ۔؟دایدنے عرشیہ کے ہاتھ کی پشت اپنے انگوٹھے سے سہلاتے ہوئے کہا تو عرشیہ نے ہاں میں سر ہلایا چاہے مرد مکمل ہی اس کا کیوں نہ ہو گیا ہو لیکن پھر بھی عورت کو کہیں نہ کہیں ڈر ہوتا ہے کہ وہ کہیں اس سے دور نہ ہو جائیں اور عورت تو کرتی ہی او ور تھنکنگ ہے اپنے پسندیدہ مرد کے لیے وہ کبھی بھی اپنے پسندیدہ مرد کو شیئر نہیں کر سکتی چاہے لاکھ اس کی محبت کا دم بھرے لیکن مرد کے بدل جانے کا ٹائم نہیں لگتا اور یہیں ڈر عرشیہ کو تھا۔۔۔۔۔۔

اگر تمہیں میرا جواب سننا ہے تو میرا جواب یہ ہے کہ محترمہ اپ میری زندگی ہیں پتہ ہے جب میں اپ کو محترمہ کہتا ہوں نا تو اپ کہنا ضروری سمجھتا ہوں عزت کرتا ہوں میں اپ کی اور اگر اپ کو ڈر ہے کہ میں اپ کو چھوڑ کر اب تمنا کی جانب جاؤں گا تو یہ ڈر اپنا ختم کر دیں عرشیہ کیونکہ ہاں تمنا میری محبت تھی چاہت تھی لیکن اس چاہت کو میں نے اسی دن اپنے دل کی ایک کونے میں دبا دیا تھا جس دن اپ میرے نکاح میں ائی تھی سمجھ رہی ہے اور اس نکاح کے بعد جس طرح اپ نے میرا خیال رکھا میرا ہر دم ساتھ دیا مجھے پانے کے لیے کیا کچھ نہیں کیا تو اپ یہ سمجھتی ہیں کہ تمنا کے زندہ ہونے سے میں اپ کو چھوڑ دوں گا۔۔۔۔۔۔

کیا اپ کو اپنی محبت پر مجھ پر یقین نہیں ہے عرشیہ۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

داید۔۔۔۔عرشیہ ایک دم سے زوروں سے روتے ہوئے داید کے سینے سے لگے گی میں تمہیں اپنے اپ سے کبھی دور نہیں کروں گی داید میں تمہیں بالکل بھی اپنے اپ سے الگ نہیں کروں گی تم سے بہت پیار کرتی ہوں اور میں تمہیں کبھی بھی تمنا کا نہیں ہونے دوں گی عرشیہ شوشو کرتی ہوئی داید کے گلے لگتے ہوئے بولی کہ اس کے ابھی بھی ان سکیور ہونے پر داید کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی وہ اس کا کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔۔

عرشیہ تمنا میرا ماضی تھی تم میرا حال ہو اور مستقبل ہو تمیں کیسے چھوڑ سکتا ہوں اور ویسے بھی اگر میں نے تمہیں اب چھوڑا تو ضمار ہی میرا قتل کر دے گا میں جانتا ہوں اور تم بھی میرا قتل کر دو گی اور میں ابھی جینا چاہتا ہوں قتل نہیں ہونا چاہتا اس لیے یہ بات اپنے چھوٹے سے دماغ سے نکال دوں کہ میں تمہیں کبھی چھوڑوں گا ہاں تمنا اگر زندہ ہوئی وہ مجھ سے ملی تو میں اس سے ہنسی خوشی ملوں گا اچھے سے ملوں گا کیونکہ وہ میری دوست ہے اور میں دوستی نہیں توڑ سکتا۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے تم اس سے ملنا لیکن تھوڑا دور رہ کر ملنا ٹھیک ہے نا عرشیہ نے اپنے انسو صاف کرتے ہوئے کہا تو داید نے اس کے سر پر چپٹ لگائی کچھ نہیں ہو سکتا ہے تمہارا تمہارے چہرے پر اب یہ سوالات نہیں انے چاہیے کہ میں تمہیں کبھی چھوڑ سکتا ہوں اوکے۔۔۔۔۔

اوکے داید ویسے کبھی تم مجھے تم کہتے ہو اور کبھی مجھے اپ کہتے ہو ایک ہی لفظ کہہ لیا کرو نا۔۔۔۔۔۔

نہیں جب میں تمہیں محترمہ کہتا ہوں تو پھر اپ لگانا میرے لیے ضروری ہوتا ہے لیکن جب میں اپنی ایک دوست سے بات کر رہا ہوتا ہوں دوست سمجھ کر تو وہ پھر میں تمہیں تم ہی کہتا ہوں سمجھ ائی۔۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

ہاں ہاں سمجھ اگئی تمہاری اس لوجک کی عرشیہ نے داید کے سینے پر سر رکھا لیکن پھر بھی نہ جانے اس کے دل میں یہ ڈر ہی تھا اور یہ

""""عورت کے دل سے ڈار کبھی جاہی نہیں سکتا اور نہ ہی اشیا کے دل سے کبھی جائے گا۔۔۔۔۔

""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 93❤❤

ایسے ہی ٹائم گزرتا جارہا تھا نازلی اور امنہ بڑے ہوتے جارہے تھے نازلی اج پھر سے امنہ کے گھر ائی تھی اور اکرم گھر پڑ کی فوج نازلی کی بھرتی خوبصورتی کو دیکھ اکرم کے دل کو کچھ ہوتا تھا لیکن وہ کچھ کرنے سے پہلے ہی نہ جانے کیوں اسے خیال اجاتا تھا کہ وہ اس کی بہن کی دوست ہیں لیکن نازلی کی بڑھتی خوبصورتی کو دیکھ اکرم کی نیت خراب ہوتی جارہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نازلی تم یہاں بیٹھو میں واش روم سے ہو کر اتی ہوں ٹھیک ہے امنہ نازلی کو کمرے میں بٹھاتے ہوئے واش روم میں چلی گئی امنہ کو کمرے سے نکلتا کر دیکھ اکرم کمرے میں گیا تو نازلی کو دیکھا جو پاس پڑا رسالہ اٹھا کر پڑھ رہی تھی سامنے اکرم کو دیکھ کر نازلی ایک دم سے ڈر گئی۔۔۔۔۔""

بھائی اپ۔۔۔یہاں۔۔۔اپ کو کوئی کام تھا نازلی اپنا گلا تر کرتے ہوئے اکرم سے بولی تو اکرم اس کے پاس گیا۔۔۔۔۔

نہیں نازلی مجھے تو کوئی کام نہیں تھا لیکن مجھے تم سے ایک بات کرنی ہے اکرم اپنا ہاتھ نازلی کے کندھے پر رکھتا ہوا بولا تو نازلی کپکپانے لگی تھی اسے اکرم کے لمس سے عجیب سا محسوس ہوا تھا جو عاطف کے چھونے سے کبھی محسوس نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

بھائی اپ ادھر سے چھوڑیں نا اپنے کندھے سے اکرم کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے نازلی اٹھی تو اکرم نے دوبارہ سے نازلی کے کندھوں سے پکڑ کر۔۔۔۔۔ اسے بیڈ پر بٹھایا تم کتنی خوبصورت ہو نازلی اکرم بے اختیار ہی اس کے چہرے کو ہاتھ لگانے لگا جب نازلی نے اکرم کا ہاتھ جھٹکا کیا کیا کر رہے ہیں بھائی پیچھے ہو جائیں بڑے بھائیوں کی طرح ہیں اپ میرے نازلی ذرا غصے سے بولی تو اکرم ذرا ہوش میں ایا دو قدم پیچھے ہوا تب بھی امنہ کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔۔

بھائی اپ یہاں خیریت کوئی کام تھا کہ اپ کا امنہ نازلی کے پاس اکرم کو دیکھ کر حیرانگی سے بولی۔۔۔۔

نہیں امنہ مجھے کوئی کام نہیں تھا بس تمہاری دوست بیٹھی ہوئی تھی میں نے سوچا اس سے پوچھ لوں کچھ کھانا تو نہیں ہے اکرم نے نازلی کی طرف دیکھ کر کہا جو خوف سے اکرم کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

جی نہیں بھائی مجھے کچھ نہیں کھانا نازلی جلدی سے بولی تو اکرم ایک نظر نازلی اور پھر امنہ کو دیکھ کر وہاں سے چلا گیا نازلی تم ٹھیک تو ہو نا""""امنہ نازلی کا اڑا ہوا رنگ دیکھ کر اس سے پوچھنے لگی تو نازلی ہاں میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

ہاں امنہ میں ٹھیک ہوں بس ویسے ہی مجھے لگتا ہے میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے تو مجھے گھر جانا ہے۔۔۔۔۔۔۔

لیکن اتنی جلدی نازلی ابھی تو تم ائی ہوا بھی ہم نہ کھیلا بھی نہیں ہے تو نے کہا تھا ہم سکول کا ہوم ورک بھی ایک ساتھ ہی کرنا تھا اور تم گھر جا رہی ہو۔۔۔۔۔

ہاں امنہ بس میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے میں کل اوگی ٹھیک ہے وہ بنا امنہ کی بات سنیں اپنا بیگ پکڑے گھر کی جانب بھاگی تھی جبکہ لاونج میں بیٹھا اکرم نازلی کو جاتا ہوا دیکھنے لگا میری نیت تم پر بری نہیں ہے نازلی مجھے سچ میں تم اچھی لگنے لگی ہوں لیکن میں کیا کروں مجھے کچھ بھی سمجھ میں نہیں ارہا ہے میرا مقصد تمہیں ڈرانا نہیں تھا نازلی۔۔۔۔اکرم گہرا سانس بڑھتے ہوئے بولا ہاں وہ نازلی خوبصورتی سے اس سے پیار کرنے لگا تھا لیکن اس کے دل میں واقعی نازلی کے لیے جگہ بن گئی تھی اور یہ جگہ اگے جا کے کیا انتقام لینے والے تھے """کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔۔۔۔۔

اگلے دن نازلی اور امنہ دوبارہ سے سکول جانے لگی تو عالم اور عاطف اس کے سامنے اکر کھڑے ہو گئے۔۔۔۔

دیکھو تم لوگ ناہمارے سامنے مت ایا کرو اگر کسی دن بھائی نے دیکھ لیا نا تو قیامت اجائے گی امنہ نے غصے سے عالم کی جانب دیکھ کر کہا تو عالم مسکرا ایا تھا اگر اس نے دیکھ لیا تو کوئی بات نہیں ہم تمہارے گھر رشتہ لے ائیں گے اور ہم شادی کر لیں گے جیسے ہی عالم نے کہا نازلی اور امنہ کا قہقہ وہاں پر گونجا تھا۔۔۔۔۔۔

پہلے تم لوگ پڑھ لکھ لو کچھ کماؤ پھر ہمارا رشتہ لے کر انا ائیں سمجھ ویسے تو تم لوگ لفنگوں کی طرح گھومتے رہتے ہو اور کچھ کماتے نہیں ہو تو میرا بھائی تم لوگوں کو رشتہ نہیں دے گا امنہ نے کہا عالم نے منہ بنا کر امنہ کی جانب دیکھا کیا تمہیں میرا پیار ہے کافی نہیں امنہ۔۔۔۔ عالم نے اس لہجے سے کہا تھا کے امنہ کا دل زوروں سے دھڑکا تھا اس نے اپنے ہاتھ مروڑتے ہوئے اپنے لب تر کرتے ہوئے عالم کو دیکھا اور پھر جلدی سے نازلی کا ہاتھ پکڑتے وہاں سے جانے لگے تب عاطف نے نازلی کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔۔

نازلی تم کب ملو گی مجھ سے۔۔۔۔۔

رات کو ملو گی تم سے ٹھیک ہے گلی نمبر دو میں اجانا تھا وہاں پر ہی کھڑی رہوں گی نازلی یہ کہتے ہوئے امنہ کے ساتھ چلی گئی تو امنہ نے گھور کر نازلی کی جانب دیکھا تم کیسے عاطف سے مل سکتی ہو مجھے بالکل بھی اچھا نہیں لگتا میں تمہیں کسی کے ساتھ شیئر نہیں کر سکتی ہوں نازلی۔۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

ارے میری جان کہیں نہ کہیں تو ہماری شادی ہونی ہے نا تو کیوں نہ عاطف سے پہلے ہو تم عالم سے کر لو کیونکہ دونوں ہی ہمیں پسند کرتے ہیں۔۔۔۔۔

ہاں نازلی عالم مجھے پسند تو کرتا ہے لیکن مجھے بھائی سے ڈر لگتا ہے نا اگر انہوں نے عالم کو کچھ کر دیا تو کیا کروں گی میں اسی لیے میں اس سے زیادہ بات نہیں کرتی۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں کیوں ڈرتی ہو تمہارے بھائی کو کبھی پتہ نہیں چلے گا ٹھیک ہے اور اج رات میں عاطف سے ملنے جاؤں گی کیونکہ اج میری سالگرہ ہے نا تو مجھے گفٹ بھی دے گا نازلی خوش ہو کر کہا تو امنہ نے مسکراتی نظروں سے اپنی دوست نازلی کو دیکھا دیکھنا اللہ پاک ہم دونوں بہت اچھی رکھے گا اور ہمیشہ ساتھ رکھے گا نازلی امنہ نے نازلی کو گلے لگاتے ہوئے کہا تو دونوں سکول چلی گئی۔۔۔۔۔

رات کا وقت تھا جب نازلی عاطف سے ملنے گی۔۔۔۔

عاطف نے نازلی کا ہاتھ پکڑا تو نازلی نے اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا کیا کر رہے ہو عاطف ہاتھ چھوڑو میرا۔۔۔۔

یہ ہاتھ میں نے چھوڑنے کے لیے نہیں پکڑا ہے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے پکڑا ہے اور دیکھو تمہاری سالگرہ کا میں گفٹ لے کر آیا ہوں اپنے ہاتھ سے اس نے نازلی کے لیے لایا بریسلٹ اسے پہنایا تھا وہ بریسلٹ بے حد خوبصورت تھا۔۔۔۔

واؤ عاطف یہ تو بہت پیارا ہے۔۔۔۔

لیکن تم سے زیادہ پیارا نہیں ہے تمہاری جو انکھیں ہیں نا وہ بے حد خوبصورت ہیں نازلی اور تمہارے جو گال کا ڈمپل پڑتا ہے نا وہ بھی بہت پیارا ہے اس کے گال پر پڑتے ڈمپل پر ہاتھ رکھتے ہیں بولا تو نازلی نے شرما کر سر جھکایا تھا عالم امنہ نازلی عاطف میں پیار محبت کی سڑی چڑھنا شروع ہو چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اور دوسری جانب اکرم جب بھی نازلی کو دیکھتا تھا اس کی محبت اس کے دل میں بڑھتی جا رہی تھی لیکن وہ نازلی تو کچھ کہہ پاتا تھا جب بھی وہ اس کو ہاتھ لگانے کی کوشش کرتا تب تب اکرم کے دل میں کچھ ہوتا تھا اس لیے وہ کچھ بھی نہیں کر پاتا تھا۔۔۔۔۔

جب ایک بار امنہ اور نازلی کہیں جا رہی تھی تو دوسری جانب سے اکرم اور کبیر وہاں پر ائے تھے کبیر بھی ایک دم سے نازلی کو دیکھ کر اس کی انکھیں پھٹی کے پھٹی رہ گئی تھیں اتنی خوبصورت لڑکی اس نے کہیں نہیں دیکھی تھی۔۔۔۔۔

کیاہوا کبیر کیادیکھ رہے ہوا سے ایک طرف نظریں دوڑاتے دیکھ اکرم نے پوچھاتو کبیر نے اکرم کا چہرہ اس طرف کیاوہ دیکھووہ نیلی انکھوں میں لڑکی کتنی پیاری ہے ناجھے وہ چاہیے کبیر نے جیسے ہی کہااکرم کو بے حد غصہ ایااس نے غصے سے امنہ اور نازلی کی طرف دیکھا جو منہ اٹھائے کہیں بھی چلی جاتی تھی۔۔۔۔۔

نہیں کبیر بھائی ابھی وہ بہت چھوٹی ہے اور وہ اپ کو برداشت نہیں کر سکتی جب وہ بڑی ہو گی تو تب دیکھی جائے گی ابھی اس کی طرف مت دیکھیں اکرم نے کبیر کا دھیان اس کی طرف سے ہٹاناچاہے کیونکہ اس کی طرف دھیان ہٹ ہی نہیں رہاتھا۔۔۔۔۔۔

کبیر بھائی ادھر دیکھیں نااکرم نے غصے سے کبیر کو کہاکہ تو خرانگی اس اکرم کی جانب دیکھا کبیر بھائی مجھے ناکھیلنا ہے اپ کے ساتھ چلے ائیں ہم دوبارہ اڈے پر چلتے ہیں اس سے پہلے کبیر کچھ کہتا اکرم سے لے کر جاچکا تھااور کبیر نے پیچھے مڑ دیکھالیکن وہاں سے اب امنہ اور نازلی غائب ہو چکی تھی ۔۔۔۔۔

اہستہ اہستہ امنہ عالم نازلی اور عاطف میں ملاقاتیں بھرنے لگی تھی امنہ بھی عالم کو پسند کرنے لگی تھی اہستہ اہستہ ٹائم گزرتا جارہاتھااور """"ایسے ہی کرتے کرتے اٹھ سال گزر گئے تھے۔۔۔۔۔۔

""""ا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آٹھ سال بعد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

اٹھ سال گزر چکے تھے امنہ اور نازلی کی دوستی ویسی کی ویسی ہی تھی پہلے سے زیادہ گہری ہو چکی تھی نازلی اور امنہ دونوں بیس سال کی ہو چکی تھی نازلی اور امنہ دونوں ہی بس دسویں تک ہی پڑی تھی کیونکہ اکرم نے امنہ کو اگے پڑھنے نہیں دیا تھااور نازلی اکیلے آگے جانا نہیں چاہتی تھی اسی لیے وہ بھی وہاں ہی رک گئی۔۔۔۔۔

نازلی ائینے کے سامنے کھڑی ہوتے اپنے گولڈن بال کو کنگی کرنے لگی اس کی نیلی آنکھوں میں اج الگ ہی چمک تھی کیونکہ اج وہ اپنی محبت عاطف سے ملنے جارہی تھی جو کہ ان اٹھ سالوں میں اتنی زیادہ گہری ہو چکی تھی کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے بغیر رہ ہی نہیں سکتے تھے۔۔۔۔۔

نازلی اتناتیار ہو کر کہاں جارہی ہو میری بچی رخسانہ بیگم کمرے میں اتی ہوئی نازلی سے بولی تو نازلی نے اپنی ماں کو گلے لگایاامی میں عاطف سے ملنے جارہی ہوں اپ کو تو پتہ ہے نااس نے کچھ دنوں بعد ٹریننگ پر چلے جاناہے تو پھر میں اس سے مل نہیں سکوں گی۔۔۔۔۔۔

میری بچی عاطف کو بولو نا کہ وہ ہمارے گھر کا رشتہ لے کر اجائیں۔۔۔۔

جی جی امی عاطف نے بولا تھا کہ وہ جانے سے پہلے ضرور رشتہ لے کر ائے گا اور منگنی کر کے ہی جائے گا اب پریشان نہ ہو ان اٹھ سالوں میں نازلی نے اپنی امی کو بتا دیا تھا کیونکہ عاطف خود رخسانہ بیگم سے ملنے ایا تھا اور رخسانہ کو بھی وہ لڑکا بے حد پسند ایا تھا اسی لیے اس نے نازلی سے ملنے کے منع نہیں کیا تھا اور عاطف نے کچھ ہی دنوں میں پولیس ٹریننگ پر چلے جانا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے دھیان سے جانا اور جلدی واپس اجانا رحسانہ نے نازلے کے پیشانی پر بوسہ دیا تو نازلی جلدی سے چلی گئی۔۔۔۔۔

عاطف۔۔۔۔۔۔عاطف اسی درخت کے نیچے بیٹھا نازلی کا انتظار کر رہا تھا جہاں پر وہ ہمیشہ انتظار کرتا تھا نازلی کو دیکھ کر عاطف کا دل زوروں سے دھڑکا تھا نازلی تم کتنی خوبصورت ہو نا عاطف نازلی کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا تو نازلی اپنے سنہری بار جھٹکے ہاں کیونکہ تم مجھ سے پیار کرتے ہو اسی لیے تمہیں میں خوبصورت لگتی ہوں۔۔۔۔

عاطف امی کہہ رہی تھی کہ جانے سے پہلے ہماری منگنی ضرور ہو جانی چاہیے تم کروگے نا۔۔۔۔

میری جان کیسی باتیں کر رہی ہو منگنی کروا کے ہی جاؤں گا تم پریشان مت ہو۔۔۔میں کل ہی اپنی امی سے بات کرتا ہوں عاطف نے کہا تو نازلی خوش ہو گئی ایسے ہی جلدی ہی وہ ملاقات کرتے ہوئے سیدھا امنہ کے گھر چلی گئی۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی وہ امنہ کے گھر گئی اکرم جو کہ 28 سال کا ہو چکا تھا ان اٹھ سالوں میں اکرم کے دل میں نازلی کو دیکھ دیکھ کر محبت اس کے خوبصورتی اس کے دل میں بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

اور نازلی کو بھی ان اٹھ سالوں میں محسوس ہوا تھا جیسے اکرم اسے عجیب نظروں سے دیکھتا ہے اکرم نے کئی دفعہ نازلی اسے پیار کا اظہار کرنے کی کوشش کی لیکن وہ کر ہی نہیں پایا تھا اور کبیر بھی مسلسل نازلی کے پیچھے پڑا تھا کے اسے وہ نیلی انکھوں والے لڑکی چاہیے لیکن کبیر کو ابھی یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ اکرم کی بہن کی دوست ہے۔۔۔۔۔۔

السلام علیکم بھائی وہ امنہ کدھر ہے نازلی اپنے سر پر دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے اکرم سے بولی تو کرم اس کے خوبصورت چہرے پر جیسے کھو سا گیا تھا۔۔۔۔

اکرم بھائی سائیڈ پر ہٹے نا مجھے اندر جانا ہے امنہ اندر ہی ہے نا نازلی تھوڑا پیچھے ہو کر بولی تو اکرم جلدی سے پیچھے ہوا ہاں ہاں امنہ اندر ہی ہے تم جاؤ اکرم کے کہنے پر نازلی امنہ کے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔

امنہ بھی نازلی کو دیکھ کر جلدی سے کھڑی ہوئی تم یہاں پر کیا کر رہی ہو----

کیوں تم سے ملنے نہیں اسکتی میں نازلی نے امنہ کے کندھے پر تھپڑ مارتے ہوئے کہا-----

نہیں نہیں اسکتی ہو اچھا بتاؤ عاطف چلا گیا یا پھر ابھی جانا ہے اس نے----

نہیں یار کچھ دنوں تک وہ چلا جائے گا اور اسے پتہ ہے اس نے کہا ہے وہ جانے سے پہلے میرے ساتھ منگنی کر کے جائے گا نازلی نے شرماتے ہوئے کہا امنہ نے بھی خوش ہوتے ہوئے نازلی کو گلے لگایا تھا واہ مبارک ہو تمہیں بھی تمہاری محبت مل جائے گی---

ہاں تو تم بھی عالم کو بولو نا تمہارے کا رشتہ لے کرا جائے وہ اتنا ہی نہیں ہے----

ہاں میں اب عالم کو بولوں گی کیونکہ اب ہم سے بے ایک دوسرے سے دور نہیں رہا جاتا ہے امنہ بھی شرماتے ہوئے بولی تو نازلی ہنسنے لگی-----

ویسے امنہ میں نے تو اپنے گھر میں بات کر لی ہے تم کب اپنے گھر میں بات کرو گی نازلی امنہ کو کہا تو امنہ نے منہ بنا کے اس کی جانب دیکھا تو میرے ابو مانیں گے نہ ہی میرے بھائی اور امی تو پہلے ہی میرے دشمن ہے پتہ نہیں کیا ہو گا----

۔ """کچھ نہیں ہو گا تم پریشان مت ہو سب مان جائیں گے نازلی نے امنہ کو حوصلہ دیا تو امنہ بھی چپ کر کے بیٹھ گئی------

"""--------------

طہام ویسے تمہیں وہاں پر اتنی زیادہ باتیں کرنے کی ضرورت نہیں تھی اتنا بولتے ہیں تم تمنا کے گھر سے واپس اتے ہی کیف نے طہام کو ڈانٹا تو طہام نے منہ بناتے ہوئے کیف کو دیکھا-----

بھائی اپ کو پتہ ہے نا وہ کیسے مجھے دیکھ رہے ہیں تو کیسے مجھے منع کر رہے ہو تو مجھے غصہ اگیا----

انکل ٹھیک کہہ رہے تھے گرم خون ہو تم جلدی گرم ہو جاتے ہو ذرا صبر بھی کر جایا کروں ٹھیک ہے نا اور تمہارے سامنے ہی تمہاری محبت نے تمہارے منہ پر منع کیا ہے اب دوبارہ سے اس کے گھر بالکل رشتہ لے کر نہیں جاؤں گا میں کیف نے سختی سے کہا تو ایک نظر دل کو دیکھتے ہوئے اپنا کمرے میں چلا گیا جبکہ طہام اور دل کیف کو جاتے ہوئے دیکھتے------

دل اپنے شوہر کو سمجھا لو کہ میری محبت کے دشمن مت بنے اور رہی بات تمنا کی تو اس کی تو خیر نہیں میرے ہاتھوں طہام نے غصے سے کہا تو دل نے طہام کو دیکھا----

طہام وہ پہلے تم سے بہت ڈری ہوئی ہے پتہ ہے وہ مجھے کیا کہتی ہے کہ تم اسے اٹھا کے لے جاؤ گے اور قید کر لو گے اسی لیے تم سے شادی نہیں کرنا چاہتی-------

اف میرے خدا اتنی معصوم تو نہیں تھی بچپن میں اتنی معصوم کیوں ہو گئی ہے وہ میں نے تو بس ایسے ہی کہا تھا کہ تمہیں اپنے گھر لے جاؤں گا اور وہ اس سے بات سے ڈر گئی ہے لیکن ابھی اس نے سب کے سامنے منع کیا ہے نا اس بات کی سزا اسے ملے گی اس سے ملنے میں ضرور جاؤں گا وہ خود شادی کرے راضی ہو گی طہام یہ کہتے اپنے کمرے میں چلا گیا تو دل بھی اپنے کمرے میں چلی گئی ان دونوں کا """کچھ نہیں ہو سکتا خود ہی ہینڈل کرے گا------

""------------

اگلے دن لبابہ کو پولیس اسٹیشن سے اف تھا تو اس کا دل کیا ہوا کہ وہ کیف سے ملنے جائے اس لیے وہ زرتاش کو لیے کیف کے گھر آگئی----

لبابہ کو دیکھتے ہوئے دل بے حد خوشی السلام علیکم لبابہ اپی کیسی ہیں اپ----

ہاں ہاں میں ٹھیک ہوں میرا بچہ تم کیسی ہو لبابہ نے دل کو گلے لگا کر کہا تو دل مسکرائی ہاں ہاں میں ٹھیک ہوں لبابہ آپی اپ تو اس ٹور کے بعد اپ ہمارے گھر ہی نہیں ائی کہ اپ کو میرے بہی جان سے ملنے کا دل نہیں کرتا تھا کیا-----

کیسی باتیں کر رہی ہو دل تمہیں پتہ تو ہے بس جاب سے گھر گھر سے زرتاش کو سنبھالنا بس اسی لیے ٹائم نہیں ملا اج میرا دل کر رہا تھا میں کیف سے ملو تو اس لیے میں اگئی------

اتنے میں طہام اور کیف بھی اپنے اپنے کمروں سے نکل کر لاونج میں ائیں تو زرتاش جلدی سے طہام کے گلے لگا تھا السلام علیکم ماموں کیسے ہیں اپ-----

وعلیکم السلام میرا بچہ کیسا ہے طہام نے بھی زرتاش کو پیار دیا تو زرتاش نے کیف کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا زرتاش کیف کے پاس گیا السلام علیکم ماموں کیسے ہیں اپ----

کیف کو بھی یہ بچہ یاد ایا جو کہ اس دن ٹور پر بھی اسے بہت تنگ کیا تھا ہاں بچے میں ٹھیک ہوں کیف یہ کہتے ہوئے صوفے پر جا کر بیٹھ گیا----

کیف کیسے ہو لبابہ نے بھی کیف سے پوچھا تو کیف نے حیرانگی سے لبابہ کی جانب دیکھا۔۔۔

لبابہ اپی انہیں تو کچھ یاد نہیں ہے مشکل سے تو میں نے انہیں اپنی تصویریں دکھا دکھا کے یقین دلایا ہے کہ بھئی میں ان کی بیوی ہوں اور یہ ان کا چھوٹا بھائی ہے اور ایک امی ہے شکر ہے ان کو یہ یقین آگیا ہے لیکن اپ کو یہ ایسا دیکھ رہے ہیں جیسے پہلے بالکل نہیں پہچانتے۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں دل میں کر لیتی ہوں۔۔۔اچھا کیف میں ہوں تمہاری کزن یعنی کہ تمہارے ماموں کے بیٹی اور میں پولیس اسٹیشن میں ایس ایس پی کی جاب کرتی ہوں اور تم بھی جب اپنی یاداشت جانے سے پہلے تم بھی پولیس والے ہی ہوا کرتے تھے اور میرے ساتھ جاب کرتے تھے اور پھر ہم دونوں مل کر دشمنوں کو ہراتے تھے لیکن۔۔۔۔۔

لیکن اس بلیک شیڈو کو پکڑنے کی وجہ سے تم اور بلیک شیڈو پہاڑی سے نیچے گر گئے تو بس۔۔۔۔

لبابا اسے اس کا ماضی بتانے لگی تو کیف حیرانگی سے اپنا ماضی سن رہا تھا بلیک شیڈو کون۔۔۔۔

جب تمہیں بلیک شیڈو کے بارے میں پتہ ہی نہیں تو اس کے بارے میں بتا کے میں تمہیں کیا ہی کروں گی تم چھوڑو تم مجھے بتاؤ تم یہاں پر اکر خوش تو ہو نا۔۔۔۔

جی لبابہ میں یہاں پر اکر خوش ہوں کیونکہ مجھے میری فیملی مل گئی ہے میری یہ بیوی ہے جو کہ بہت شرارتی ہے اور بہت تنگ کرتی ہے کبھی کبھی ناراض بھی ہو جاتی ہے اور ایک جو میرا بھائی ہے اسے تو پیار محبت سے ہی فرصت نہیں ہے اور میری ماما ہیں جو بے حد اچھی ہیں مجھ سے بہت پیار کرتی ہیں کیف نے سب کو دیکھ کر کہا تو اتنے میں امنہ بھی کمرے سے باہر اتی ہوئی وہاں پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

السلام علیکم پھپھو۔۔۔۔

لبابہ کے سلام کرنے پر امنہ نے بس سر ہلایا تھا ان پانچ سالوں میں امنہ اور لبابہ میں کچھ تعلقات بہتر ہو گئے تھے لیکن اکرم کے ساتھ وہ بالکل بھی بات نہیں کرتی تھی۔۔۔

گل بھی باہر شور کی اواز سنتے یہاں پر اکر بیٹھ گئی تو دل نے منہ بناتے ہوئے گل کی جانب دیکھا جو کہ لبابہ نے اچھے سے دیکھ لیا تھا کیا ہوا ہے دل ایسے منہ بنا کر کیوں دیکھ رہی ہو اسے۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

لبابہ اپی کیا ہی بتاؤں میں اپ کو ایک تو ہمیشہ میرے شوہر پر ڈورے ڈالتی رہتی ہے اس سے میں نے کہا بھی ہے کہ میرے ہبی جان سے دور رہا کرو لیکن نہیں جب دیکھو میری ہبی جان قریب انے کے کوشش کرتی ہے چڑیل۔۔۔۔

دل کے ایسا کہنے پر لبابہ کو اپنی ہنسی کنڑول کرنا مشکل لگی تھی۔۔۔

کوئی بات نہیں اس کی بھی شادی کا کوئی بندوبست کرتے ہیں تم پریشان مت ہو اس کے بابا کی طبیعت کیسی ہے۔۔۔

ٹھیک ہے اور وہ انکل بھی یہاں پر ہمارے گھر ہی رہنے ائے ہوئے ہیں۔۔۔۔

اووووو اچھا۔۔۔ گل تمہارے بابا کی طبیعت کیسی ہے لبابہ نے بھی گل سے پوچھا تو گل نے مسکرا کر لبابہ کی جانب دیکھا۔جی لبھاتی اپی وہ بالکل ٹھیک ہیں اللہ کا شکر ہے۔۔۔۔۔

اتنے میں زرتاش بھی کیف کے پاس اکر بیٹھ گیا اور اس کے کبھی پیٹ میں گدگدی کرتا اور کبھی اس کے ٹانگ پر چٹکی کاٹتا کیف نے انکھیں چھوٹی کر کے اس چھوٹے پٹاخے کو دیکھا تھا ساحل بھی لبابہ کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

ویسے یہ بچہ ہے بہت شرارتی کیف نے زرتاش کو دیکھتے ہوئے کہا تو لبابہ نے مسکراتے اپنے بیٹے کو دیکھا۔۔۔۔

ہاں بالکل اپنے بابا پر گیا ہے نا ایک دم سے لبابہ کی زبان سے نکلا تو وہاں پر خاموشی چھائی تھی۔۔۔

تو اس کے بابا کہاں پر ہیں کیا وہ تمہارے ساتھ نہیں رہتے لبابا کیف نے پوچھا تو لبابا نے گہرا سانس بھرا اور وہ خاموش ہو گئی وہ اس بات کا جواب نہیں دینا چاہتی تھی کیف نے دوبارہ سے لبابہ کی جانب دیکھا تو لبابہ نے نفی میں سر ہلایا نہیں کیف وہ ہمارے ساتھ نہیں رہتے۔۔۔۔۔

اتنے میں زرتاش نے کیف کی جانب دیکھا ماموا ب تو اپ اس گل انٹی سے شادی نہیں کریں گے نا اپ نا میری جو دل مامی ہے نا اس کے ساتھ ہی اچھے لگتے ہیں زرتاش نے اپنی انکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا ہاں تو کیف نے بھی مسکراتے ہوئے زرتاش کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

ہاں اب میں کسی اور سے شادی بالکل بھی نہیں کروں گا اچھا تم بتاؤ اب ہمارے گھر مہمان ائے ہوں تو کیا کھاؤ گے تم لوگ۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ کوئی کچھ اور بولتا زرتاش نے کیف کا بازو پکڑا تھا ماموں باہر بہت اچھا موسم ہو رہا ہے تو کیا ہم باہر ائس کریم کھانے چلیں سب نے زرتاش کی بات میں حامی بھری تھی۔۔۔۔

ٹھیک ہے اگر سب کو جانا ہے تو چلو پھر تیار ہو جاؤ چلتے ہیں ائس کریم کھانے گل کو یہاں پر اپنا مس فٹ لگا تو وہ اٹھ کر جانے لگی تو دل نے شکر ادا کیا کہ اٹھ کر گئی لیکن کیف نے گل کو روکا۔۔۔۔

گل تم کہاں جا رہی ہو تم بھی اؤنا ہمارے ساتھ انجوائے کرو ائس کریم کھانے چلتے ہیں جیسے ہی کیف نے کہا دل نے تو انکھیں پھاڑے اپنے ہبی جان کو دیکھا ایک تو پتہ نہیں میرے ہبی جان کو کیا مصیبت ہے جو اس کو لے چلتے ہیں ہر بار ساتھ میں جبکہ کیف کی بات سنتے گل خوش ہوئی تھی اور جلدی سے سر ہلاتے ہی وہاں پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

انھہہ۔۔۔۔ایک دفعہ میرے ہبی جان نے صلح کیا اور لی منع بھی نہیں کر سکتی اتنے میں سب اب تیار ہوئے اور ائس کریم کھانے کے لیے چلے گئے میں لاہور کے فیمس ائس کریم پالر میں گئے تھے جہاں کی آئسکریم بے حد مزیدار تھی سب کو پسند اجاتی تھی۔۔۔۔۔۔"""""

""""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چلوامیداج تمہیں میں ائس کریم کھلا کر لاتا ہوں ضمار نے امید کو دیکھا جو منہ بنا کر بیٹھی ہوئی تھی شاید وہ اپنی بیٹی کو سمجھ گیا تھا کہ وہ بور ہو رہی ہے ضمار کے بولتے ہی اپنی چمکتی نیلی انکھوں سے اس نے ضمار کی جانب دیکھا ۔۔۔۔۔

سچی بابا ہم ائس کریم کھانے جائیں گے بھاگتی ہوئی ضمار کے سینے سے لگی تو ضمار نے اسے اپنی گود میں اٹھایا تھا ہاں ہم ائس کریم کھانے جائیں گے۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

لیکن ماما اور پاپا سے تو پوچھ لیں۔۔۔۔

نہیں یہ ٹائم صرف میرا اور میری شہزادی کا ہے چلو جاتے ہیں ضمار اسے لیے باہر چلا گیا اور وہ بھی اسی ریسٹورنٹ میں گیا تھا جہاں پر کیف اور اس کی ساری فیملی گئی تھی۔۔۔۔""""

""""۔۔۔۔۔۔۔۔

کیف اور باقی سب بھی اس ریسٹورنٹ میں پہنچے تو سب نے ائس کریم کو ارڈر دے دیا۔۔۔

ہبی جان میں تو چاکلیٹ والی ائس کریم کھاؤں گی۔۔۔

اور گل تم کون سی کھاؤ گی دل کی بات سنتے کیف نے گل کی جانب دیکھا تو گل نے مینگو فلیور والی کہہ دیا کیف اور طہام ارڈر دے کر دوبارہ سے ان کے پاس اکر بیٹھ کے-------

تبھی لبابہ کا موبائل بجا اس نے موبائل نکال کر دیکھا تو میر کی کال ارہی تھی----

ہاں میر بولو تم نے اس ٹائم مجھے کال کی لبابہ نے حیرانگی سے میر سے پوچھا----

-----ہاں ویسے ہی میں بور ہو رہا تھا سوچا تم سے بات کر لوں کیا کر رہی ہو تم نے لبابہ

پہلی بات تو بور ہو رہے تھے تو کچھ اور کر لیتے ہیں میں اتنی فری نہیں ہوتی ہوں کہ تم سے بات کروں اور دوسری بات اج میں اپنی فیملی کے ساتھ ائس کریم کھانے ائی ہوں تو بعد میں بات کرتی ہوں-----""

واہ واہ ائس کریم کھانے ائی ہوں تو مجھے بھی صلح مار لو میں بھی اپنے پیسوں کی ائس کریم کھالوں گا لیکن کوئی کمپنی تو ہو جائے گی نا میر نے ہنستے ہوئے کہا تو لبابہ نے اپنی انکھیں گھمائی ٹھیک ہے اس ائس کریم پالر میں اجاؤ لبابہ نے بتایا تو میر بھی جلدی سے گھر سے نکلا ائس کریم پالر کی طرف نکل چکا تھا------""

اتنے میں سب کا ارڈر اچکا تھا اور سب اپنی اپنی ائس کریم کھانے لگے---

دل نے سب کے سامنے ائس کریم کھاتے ہوئے کیف کی ناک پر لگائی تو کیف نے انکھیں چھوٹی کر کے دل کی جانب دیکھا باز اجاؤ دل کیا سب کے سامنے ایسے حرکتیں کر رہی ہوں بالکل------

NOVEL-E-MEHAR

کیا ہو گیا ہے ہبی جان ائس کریم ہی لگائی ہے نا صاف کر لیں دل منہ بناتے ہوئے بولی----

دل کو منہ بناتے ہوئے دیکھ کیف نے بھی اپنی ائس کریم تھوڑی سی نکال کر دل کی گال پر لگائی تھی تو دل نے منہ کھولا ہے کیف کی جانب دیکھا----

اب اپ نے میرے چہرے پر کیوں لگائی ہے---

کیونکہ میں نے چھوٹی سی بیوی نے لگائی تھی تو میں نے بھی اپنا بدلہ لے لیا---

جب تک گل ان دونوں کو دیکھ کر اندر ہی اندر جل بھن رہی تھی اور وہ سوچ رہی تھی کہ وہ کیسے کیف سے شادی کریں----

اتنے میں میر بھی ایا تو سامنے ہی کیف کی فیملی بیٹھی ہوئی دکھائی دی اس کی جانب گیا---

السلام علیکم سب کو دیکھتے ہوئے میر نے سلام کیا تو سب نے میر کی جانب دیکھا جب یہ گل نے انکھیں پھاڑے اس انسان کو دیکھا جو اس کا ڈریس لے گیا تھا۔۔۔

وعلیکم السلام میر کیسے ہو تم لبابہ نے پوچھا تو میر بھی بابا کے ساتھ ہی بیٹھ گیا ہاں لبابہ میں ٹھیک ہوں انجوائے ہو رہا ہے کیا۔۔۔۔

ہاں انجوائے ہو رہا ہے ان سے ملو یہ ہے کیف میر اکزن جس کے بارے میں بتایا تھا کہ پانچ سال بعد ملا ہے اور اس کی اس کی اور اس کی وائف ہے یہ بیٹا ہے یہ اس کا بھائی ہے طہام لبابہ نے سب کی جانب اشارہ کر کے اس کا تعارف کروایا لیکن جیسے ہی وہ گل کی جانب دیکھ کر تعارف لگی تو میر نے بھی اپنا چشمہ اتارتے ہوئے حیرانگی سے گل کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔۔

تم۔۔۔۔۔گل نے بھی اس کی جانب دیکھ کر چیختے ہوئے تم کہا۔۔۔۔

کیا تم دونوں ایک دوسرے کو جانتے ہو لبابہ نے دونوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا تو دونوں نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

لبابہ آپی یہ بہت ہی کوئی بد تمیز قسم کا انسان ہے بات کرنے کی تمیز نہیں ہے اسے۔۔۔۔۔

تو تمہیں کون سا بات کرنے کی تمیز ہے دوسروں کی چیزوں پر ہتھیانا تمہاری عادت ہے۔۔۔۔۔

میر کی بات سنتے دل نے جلدی سے ہاں میں سر ہلایا جیسے اس کی بات سے اتفاق کرتے ہو کہ ہاں دوسروں کی چیزوں پر ڈورے ڈالتی ہیں۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

نہیں میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا وہ ڈریس مجھے پسند آیا تھا اس لیے میں لینا چاہتی تھی یہ گل نے سب کی جانب دیکھ کر کہا جو اس کی جانب ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

تو جب تمہیں پتہ چل گیا تھا کہ وہ ڈریس میں نے لینا ہے تو پھر بھی تم اس کے ڈریس کے پیچھے ہی پڑی رہی۔۔۔۔

ہاں بھائی جب اسے پتہ چل بھی جائے کہ وہ چیز دوسروں کی ہے تو جان چھوڑ دینی چاہیے لیکن یہ جان چھوڑتی نہیں حاصل کرنے کے پیچھے پڑ جاتی ہے دل نے بھی کہا تو گل نے غصے سے دل کی طرف دیکھا جب کہ کیف نے بھی دیکھا تو دل چپ کر کے بیٹھ گئی جبکہ طہام اور لبابہ کو اپنی ہنسی کو کنٹرول کرنا مشکل لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

سوری سوری میں نے تو ویسے ہی بات کہہ دی۔۔۔۔۔

کیف دل طہام یہ ایس ایس پی میر شاہ میرے ساتھ یہ کام کرتے ہیں اور اج کا یہ بلیک شیڈو کو پکڑنے میں میری ہیلپ کریں گے لبابہ نے میر کا بھی انٹروڈکشن کروایا جب کہ اسے پولیس والا جان کر گل انکھیں پھاڑے میر کو دیکھنے لگی تو میر نے بھی اپنی بتیسی دکھائی جو اس دن اسے پولیس والے کی دھمکی دے رہی تھی میر کے دیکھتے ہی گل نے اپنا سر جھکا لیا اس کے ساری ائس کریم پگھل چکی تھی اس """نے غصے سے میر کی جانب دیکھا جس کی وجہ سے اس کی ساری ائس کریم خراب ہو گئی تھی۔۔۔۔

اچھا جاؤ میر اپنے لیے ارڈر کر لو جو تم کھانا چاہتے ہو۔۔۔۔

اور گل تمہاری ائس کریم تو پگل ہی رہی ہے تم نے کھائی کوئی نہیں کیوں نہیں جاؤ تم بھی میر کے ساتھ چلی جاؤ اپنے لئے ائس کریم تمہیں چاہیے وہ جا کے لے لو میر اٹھا تو گل نے نفی میں سر ہلایا تھا کیف نے بھی دوبارہ سے کہا تو وہ کیف کی بات ٹال نہیں سکتی اٹھ کر میر کے ساتھ چلی گئی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔ دونوں کو ہی مینگو فلیور ہی پسند تھا

ویسے مجھے تم سے دوبارہ مل کر بالکل بھی خوشی نہیں ہوئی گل نے غصے سے کہا تو میر نے ایک ائی برو چکا کر گل کی جانب دیکھا۔۔۔

تو مجھے تم سے مل کر کون سا خوشی ہوئی ہے دوسروں کی چیزیں ہتھیانے والی چڑیل۔۔۔۔۔

خبردار تم نے مجھے چڑیل کہا اتنے میں ائس کریم پالر والے نے ائس کریم دی تو وہ فورا سے گل نے پکڑنے کی کوشش کی لیکن دونوں نے ہی پکڑ لی۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

پہلے میں نے ارڈر دیا تھا اور یہ ائس کریم میری ہے گل نے ائس کریم کھینچنے کی کوشش کی تو دوسرے طرف میر نے بھی اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کی پہلے میں نے ارڈر دی تھی یہ میری ہے۔۔۔۔

تم اپنے اپ کو سمجھتے کیا ہو ہر چیز پہلے تمہیں چاہیے ہوتی ہے گل نے بھی ائس کریم کھینچی۔۔۔۔

ہاں جو چیز میری ہوتی ہے وہ مجھے ہی چاہیے ہوتی ہے میر نے بھی دوبارہ سے کھینچی اور دونوں ہی کھینچا تانی میں ائس کریم دونوں کے ہاتھوں سے چھوٹتی ہوئی نیچے گر چکی تھی دونوں نے منہ کھولے نیچے ائس کریم پہ جانب دیکھا۔۔۔۔۔

تمہاری اوقات یہی ہے کہ تم نیچے سے اس کو اٹھا کے کھا لو بدتمیز کہیں کے گل اپنے پیر پٹختے ہوئے دوبارہ سے چلی گئی۔۔۔۔۔

میر نے غصے سے گل کی پشت کو دیکھا اور پھر دوبارہ سے ائس کریم کا ارڈر دیا دومنٹ کے اندر اندر ہی اپنی آئسکریم لے کر وہاں سے چلا گیا

گل تم اپنے لئے ائس کریم کیوں نہیں لے کرائی کیف۔۔۔۔

ایسے ہی کیف میرا دل نہیں کر رہا گل منہ منہ بنا کر بیٹھ گئی میر دور سے ہی مزے مزے ائس کریم کھاتا ہوا اس کے قریب ایا اس کے سامنے بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

جبکہ دوسری جانب دو کرسی چھوڑ کر ضمار اور امید ائس کریم کھا رہے تھے۔۔۔۔

بابا کتنے مزے کی ائس کریم ہے نا۔۔۔

ہاں میری جان ضمار نے تھوڑی سی آئسکریم لے کر امید کی ناک پر لگائی تو امید کھلکھلا کر ہنسی تھی۔۔۔۔۔

اس کے ہنسنے پر زرتاش نے امید کی جانب دیکھا۔۔۔

امید یہاں ذرتاش نے کہا تو ساحل نے بھی اس کی جانب دیکھا کہ وہ دونوں ہی ایک ساتھ بیٹھے ہوئے تھے دونوں ہی امید کو دیکھ کر اپنے اپنے کرسیوں سے اترے۔۔۔۔۔۔

تم لوگ کہاں جا رہے ہو لبابہ نے دونوں کو دیکھا۔۔۔۔

ماما وہ جو امید ہے اپ کو ملایا تھا نا امید سے اپ جانتی ہیں نا تو ہم اس سے ملنے جا رہے ہیں وہ دیکھو وہ اپنے بابا کے ساتھ بیٹھی ہوئی ہے

ذرتاش نے کہا تو لبابہ نے ادھر دیکھا لیکن ضمار کی پشت لبابہ کی جانب تھی۔۔۔۔

ٹھیک ہے تم لوگ مل او لبابہ نے کہا تو وہ دونوں امید ک جانب چلے گئے۔۔۔

امید۔۔۔۔۔۔۔زرتاش نے امید کو پکارا تو ضمار نے حیرانگی سے زرتاش کی جانب دیکھا اس کا بیٹا یہاں۔۔۔

السلام علیکم انکل زرتاش نے سلام کیا تو ضمار کا دل کیا وہ اسے پکڑ کر اپنے سینے میں میچ لے کتنا خوبصورت لگ رہا تھا اس کا بیٹا بالکل اس کی طرح کا ہی تھا۔۔۔۔

وعلیکم السلام بیٹا کیسے ہو۔۔۔

میں ٹھیک ہوں انکل امید تم کیسی ہو ساحل نے پوچھا تو امید نے ائسکریم کھاتے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

کس کے ساتھ ائے ہو بیٹا ضمار نے اپنا دھڑکتا دل کے ساتھ پوچھا تو زرتاش نے پیچھے کی جانب اشارہ کیا ماما کے ساتھ اور ماموں کی ساری فیملی کے ساتھ زرتاش کے کہنے پر ضمار نے پیچھے کی جانب مڑ کر دیکھا جہاں پر لبابہ کے ساتھ میر بیٹھا ہوا تھا اور میر اس کے اس کے ناک پر لگا رہا تھا کبھی گال پر جب کہ لبابہ بھی چھیڑتے ہوئے اس سے گال پر لگا رہی تھی اور یہ منظر دیکھتے ضمار کے تو تنگ بدن میں اگ لگی تھی-----"""""

Kiaff E DIL

Writer mahi shah

Episode 94 ❤□❤□

میر کو ایسی حرکتیں کرتے دیکھ ضمار نے غصے سے اپنی مٹھیاں میچی تھیں----

کیا ہوا انکل اپ اتنا غصے میں کیوں لگ رہے ہیں زرتاش نے ضمار کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا تو ضمار اپنے بیٹے کا لمس اپنے ہاتھوں میں پا کر اس کا غصہ منٹوں میں غائب ہوا تھا اس نے مسکراتے ہوئے زردتاش کہ چہرے کو چھوا نہیں----بیٹا مجھے غصہ نہیں ارہا ہے لیکن کچھ برے لوگوں کو دیکھ کر غصہ اجاتا ہے-----

وہ جو اپ کی ماما کے ساتھ انکل ہیں جو ائس کریم لگا رہے ہیں وہ کیا لگتا ہے اپ کے-----

پتہ نہیں ہے انکل شاید وہ ماما کے ساتھ کام کرتے ہیں وہ انکل ہیں اپ کیوں ان کے بارے میں پوچھ رہے ہیں----

کچھ نہیں میرا بیٹا ایسے ہی اپ کی ماما ویسے ہیں بہت پیاری ضمار نے پھر سے لبابہ کی جانب دیکھ کر کہا جو ہنستے مسکراتے ہوئے میر سے باتیں کر رہی تھی اور جو کہ ضمار سے بالکل بھی ہضم نہیں ہو رہا تھا----

چلو امید اؤ ہمارے ساتھ بیٹھ کر ائس کریم کھالو زرتاش نے کہا تو امید نے نفی میں سر ہلایا نہیں میں اپنے بابا کے ساتھ ائی ہوں اپنے بابا کے ساتھ ہی بیٹھ کر ائس کریم کھاؤں گی ------ امید نے صاف منع کیا تو ساحل نے زرتاش کا ہاتھ پکڑا

NOVEL-E-MEHAR

ہاں زرتاش کو اپنے بابا کے ساتھ ائی ہے اجاؤ ہم اپنی فیملی کے پاس جاتے ہیں ساحل نے کہا تو زرتاش بھی ساحل کے ساتھ چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔

ضمار نے مسکراتے ہوئے امید کی جانب دیکھا لیکن اس کا دھیان بار بار پیچھے کی جانب جارہا تھا میر اٹھ کر واش روم گیا تو ضمار نے میر کو جاتے ہوئے دیکھا اور پھر اس نے امید کو دیکھا۔۔۔۔۔

امید تمہیں میرا ایک کام کرنا ہے۔۔۔۔

کیا بابا کیا کام کرنا ہے کیا ہوا۔۔۔۔۔

وہ ادمی دیکھ رہی ہوں نا ضمار نے امید کو میر کی طرف اشارہ کیا تو امید نے ہاں میں سر ہلایا ہاں بابا کیوں ان انکل کو کیا ہوا۔۔۔۔۔

وہ انکل جب واپس ائے تو تم نے بھاگتے ہوئے میرے پاس انا ہے ٹھیک ہے تو ان انکل کو ایسی ٹکر مارنی ہے کہ وہ جو شو پیس پڑا ہوا ہے نا وہ ٹوٹ جائے ۔۔۔۔۔

کیوں بابا وہ اتنا پیارا لگ رہا ہے وہ کیوں توڑنا چاہتے ہیں اپ۔۔۔۔

او ہو بیٹا اپ اس بات کو نہیں سمجھو گی تمہیں جو میں نے کہا ہے وہ کرو ٹھیک ہے جاؤ اس واش روم کے پاس جا کر کھڑی ہو جاؤ اور اگر کوئی بھی تم سے پوچھے کہ ایسا کرنے کو تمہیں کس نے کہا تھا تم نے بولنا ہے کہ بس مجھے چکر ا گیا تھا ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

جی بابا ٹھیک ہے امید ضمار کی بات سن کر اس سائیڈ پر چلی گئی کیونکہ تھوڑی دیر پہلے ہی ضمار نے اس ریسٹورنٹ کے مینجر کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ یہ شو پیس جو پڑا ہوا ہے وہ اس ریسٹورنٹ کا مالک خاص طور پر اپنے ریسٹورنٹ کے شو پیس کے لیے لے کرایا تھا اور وہ دبئی سے لے کر ایا تھا پورے پانچ لاکھ روپے کا اور اسی شاپ پیس کو دیکھ کر ضمار کے دماغ میں میر کو پھنسانے کا پلان ایا تھا۔۔۔۔۔

اب آئے گا نا مزہ میری میڈم کے ساتھ زیادہ فری ہونے کی کوشش کر رہا تھا اور میڈم اپ اپ کو تو میں اب اپ کے گھر ا کر بتاؤں گا کہ اپ کسی کے ساتھ اتنا فری کیسے ہو سکتی ہیں غصے سے لبابہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا لیکن لبابہ اب دل کی طرف متوجہ ہو کر باتیں کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

امید وہاں پرواش روم کے ساتھ کھڑی میر کے باہر آنے کا انتظار کر رہی تھی جب اچانک سے امید کا سر چکرانے لگا اس نے اپنے سر کو زور سے پکڑا اسے پورا ریسٹورنٹ اپنے ارد گرد گھومتا ہوا دیکھائی دیا اس نے اپنی بند ہوتی انکھوں سے اپنے بابا کو دیکھا وہ چوری چوری اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

بب۔۔با۔۔با۔۔۔۔امید نے اٹکتے ہوئے ضمار کو پکارا اتنے میں میر بھی باہر آیا تھا لیکن امید کو کچھ بھی سمجھ میں نہیں ارہا تھا وہ دیکھ ہی نہیں پائی تو میر کو وہ ویسے ہی اپنے ہی دھیان سے اپنے بابا کے پاس جانے کی کوشش کرنے لگی اپنے لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ وہ میر کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی لیکن قسمت کا کھیل تھا یا شاید ضمار کو کامیاب ہونا تھا جیسے ہی میر اس شوپیس کے پاس پہنچا تھا امید کے قدم مزید لڑکھڑائے تھے وہ میر سے ٹکرائی تھی اس سے پہلے کہ امید نیچے گرتی میر نے اسے پکڑا تھا لیکن اسے پکڑتے پکڑتے میر بھی اپنا بیلنس نا رکھ سکا اور وہ سیدھا شوپیس کے ساتھ ٹکرایا تھا شوپیس اس نیچے ہی گرتا ہوا چکنا چور ہوا تھا۔۔۔۔۔

امید د۔۔۔۔۔ضمار امید کو نیچے گرتے دیکھ ایک دم سے پریشان ہوتا وہ اس کی جانب بھاگا تھا کیونکہ اس نے ٹکرانے کا کہا تھا نہ کہ بے ہوش ہونے کا امید امید میری بچی امید کو اٹھانے کی کوشش کی لیکن وہ ہلکی کھلی آنکھوں سے اپنے بابا کو دیکھ رہی تھی ۔۔۔۔۔

میر میر کیا ہوا ہے کیف لبابہ دل اور باقی سب بھی اس کے پاس اکر کھڑے ہو گئے جس کے ہاتھوں میں امید تھی ۔۔۔۔

امید۔۔۔۔۔زرتاش نے امید کو پکارا لیکن ضمار نے جلدی سے امید کو اٹھایا اور کرسی پر بیٹھ گیا پانی لے کر اؤ جلدی سے ضمار نے ویٹر تو کہا تو ویٹر جلدی سے پانی نے کہا اس نے امید کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے سے گہرے گہرے سانس برتے ہوئے اپنے بابا کو دیکھنے لگے۔۔۔۔۔۔

تم ٹھیک تو ہو نا لبابہ میر کے پاس جاتے ہوئے اس سے پوچھنے لگی جب کہ ضمار نے غصے سے لبابا کی جانب دیکھا جو اس کی بیٹی کا پوچھنے کی بجائے میر سے پوچھ رہی تھی یہ بالکل بھی اچھا نہیں کر رہی میڈم۔۔۔۔

ب۔۔بابا۔۔۔۔امید نے ہلکے سے پھڑ پھڑاتے ہوئے ضمار کے چہرے پر اپنے ہاتھ رکھے تو ضمار کی انکھوں سے انسو نکلے بابا کی جان کیا ہوا تھا اپ کو۔۔۔۔۔

بابا وہ بس مجھے چکر اگئے تھے امید ضمار کے سینے سے لگتی ہوئی بولی جب ضمار کی نظر میر پر پڑی جو زمین پر پڑے چکنا چور سو پیس کی جانب تھی اتنے میں مینیجر بھی اگئے۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

یہ اپ نے کیا کیا اتنا مہنگا شو پیس اپ نے توڑ دیا میں ایک ہفتے پہلے ہی اس ریسٹورنٹ میں لے کر ایا تھا لیکن اپ نے یہ کیا کر دیا مینجر نے غصے سے میر کی جانب دیکھا میر نے گھبراتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔۔۔۔

دیکھیں وہ بچی بے ہوش ہو کر نیچے گرنے والی تھی میں نے اسے بچایا تھا لیکن وہ بچاتے بچاتے میرا ہاتھ ہی شو پیس پر لگ گیا تو نیچے گر گیا میرا مقصد اس کو توڑنے کا نہیں تھا۔۔۔۔۔

اپ کا مقصد اسے توڑنے کا تھا یا نہیں یہ ہمیں نہیں پتہ لیکن اس کی بھرپائی کیے بغیر تو اپ اس ریسٹورنٹ سے باہر نہیں جائیں گے۔۔۔

اپ جانتے بھی ہیں اپ کس سے بات کر رہے ہیں میر کو تو مینجر کی بات سنتے ہیں غصہ ہی اگیا تھا۔۔۔۔

دیکھیں اپ کون ہیں کون نہیں میں نہیں جانتا ہوں لیکن پانچ لاکھ روپے کا میں یہ شو پیس لے کر ایا تھا اور اپ نے توڑ دیا اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اب کوئی بھی ہوں تو اپ کس کو بھی نقصان کر جائے اپ بھرپائی بھی نہ کریں۔۔۔۔۔۔

پانچ لاکھ روپے۔۔۔۔پانچ لاکھ کا سن کر تو میر کی انکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھی اتنی تو اس کی کمائی نہیں تھی جتنا وہ نقصان کر بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

اور میر کی حالت دیکھتے ضمار کو ہنسی بھی ارہی تھی اچھا ہوا اس کے ساتھ ایسا ہی ہونا چاہیے۔۔۔۔

لیکن دیکھیں مینجر میرے پاس ابھی اتنی رقم نہیں ہے اور شاید میں اپنا کارڈ بھی گھر پر رکھا ایا ہوں تو میں اپ کو بعد میں۔۔۔۔۔

دیکھیں سر اپ اس کی بھرپائی کیے بغیر تو یہاں سے باہر نہیں جا سکتے ہیں چاہے اپ ساری زندگی یہاں پر ہی بیٹھے رہیں۔۔۔

کیا مطلب یہاں پر بیٹھے رہوں میں یہاں پر نیا ایس ایس پی میر شاہ ہوں شاید اپ مجھے جانتے نہیں ہیں۔۔۔۔۔

اپ پولیس والے ہوں یا اپ ارمی والے ہوں نقصان کی بھرپائی تو اپ کرنی ہی پڑے گی اس مینجر نے ضمار کی جانب دیکھا تو ضمار نے مسکرا کر اس مینجر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں میر میں اس کے پیمنٹ اپنے کارڈ سے کر دیتی ہوں تم بعد میں مجھے پیسے دے دینا لبابہ نے جیسے ہی کہا ضمار کا دل کیا لبابہ کو پکڑ کر جھنجھوڑے کے اس کمینے میر کی اتنی فکر کیوں کر رہی ہے۔۔۔۔۔

لیکن لبابہ پانچ لاکھ روپے تھوڑی رقم نہیں ہے۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

لیکن میرا غلطی تم سے ہوئی ہے میر تو تمہیں ہی اس کی بھرپائی کرنی ہو گی وہ تو بچی تھی اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس سے پیسے تو لے نہیں سکتے نہ ہی اس کے بابا سے لے سکتے ہیں لبابہ نے ضمار کی جانب دیکھ کر کہا جو بیچار گی سے اب امید کی جانب دیکھ رہا تھا اسے سر پہ پیار کرر ہا تھا وہ جب تک میر سے بدلہ نہ لیتا اس کا یہاں سے جانے کا ارادہ نہیں تھا لیکن لبابہ کو پیسے دیتے دیکھا یہ ضمار کو ہضم نہیں ہوا۔۔۔۔۔

لبابہ نے اپنے کارڈ سے پیمنٹ کر دی تھی۔۔۔۔

تھینک یو میم اپ نے پیمنٹ کر دی ورنہ اس سر کے لیے بہت مشکل ہو سکتی تھی اس مینیجر نے غصے سے میر کی جانب دیکھا تو لبابہ نے انکھوں کی انکھوں سے میر کو اشارہ کیا کہ وہ اسے کچھ نہ کہیں۔۔۔۔

تھینک یو لبابہ تم نے میری مدد کر دی۔۔۔۔

کوئی بات نہیں میر کبھی موقع ایا تو تم میری مدد کر دینا لبابہ نے کہا تو میر بھی خوش ہوا تھا ضمار نے امید کو اپنی گود میں اٹھایا چلو امید ہم چلتے ہیں اب گھر۔۔۔۔

اپ اپنی بیٹی کا خیال رکھا کریں ضمار ویسے اسے ہوا کیا ہے چکر کیوں اگئے تھے لبابہ کو اب خیال ایا تو ضمار نے غصے سے لبابہ کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

جی میں اپنی بیٹی کا اچھے سے خیال رکھنا جانتا ہوں تھینک یو سو مچ یہ کہتے ہوئے ضمار امید کو لیے وہاں چلا کہ لبابہ کو خیرانگی ہوئی کہ وہ اتنا اکھڑ کر جواب کیوں دے کر گیا ہے لیکن پھر کندھے اچکاتے ہوئے پھر دل کے پاس گئی تو وہ لوگ بھی پھر ائس کریم کی پیمنٹ کرتے ہوئے وہاں سے چلے گئے اور میر اپنے گھر کی جانب چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔''''

''''''۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

طہام اپنے کمرے میں ادھر سے ادھر چکر لگا رہا تھا جب سے وہ تمنا کے گھر سے ایا تھا اسے بالکل بھی سکون نہیں مل رہا تھا اور جب تک وہ تمنا سے ملنا لیتا پھر سکون ملنا بھی نہیں تھا اسی لیے وہ تمنا کے گھر چلا گیا ابھی وہ تمنا کے گھر کے سامنے کھڑا تھا اور گہرا سانس بڑھتے ہوئے اس نے پائپ پر چڑھنا شروع کیا اور تمنا کے کمرے میں وہ پانچ منٹ کے اندر اندر پہنچ چکا تھا۔۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

کمرے میں داخل ہوا تو وہاں پر کوئی بھی نہیں تھا تمنا کدھر گئی جب اچانک سے اسے واش روم سے اواز ائی تو اس کے لبوں پر مسکراہٹ ائی اس کا مطلب ہے تمنا بی فریش ہو رہی ہے اچھی بات ہے فریش ہو جائے پھر مجھے اس سے بات کرنی ہے طہام ارام سکون سے بیڈ پر بیٹھا ٹی وی لگا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

پانچ منٹ کے بعد ہی تمنا واش روم سے باہر ائی تو اپنے کمرے کا ٹی وی لگا دیکھ حیران ہوئی کہ وہ تو ٹی وی بند کر کے گئی تھی پھر وہ کیسے گیا اس کا دل زور سے دھک دھک کرنے لگا جب تہام کی نظر تمنا پڑی تو وہ اسے دیکھتا ہی رہ گیا لمبے سنہری بال جو نہانے کی وجہ سے گیلے ہوئے تھے بلو کلر کے سوٹ میں اس کا سرخ سفید رنگت بے حد خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

کک۔۔وو۔ہون ہے۔۔۔۔۔۔تمنا نے اٹکتے ہوئے پوچھا وہ اس بات کو بالکل بھی نہیں ماننا چاہتی تھی کہ تہام دوبارہ سے اس کے پاس اگیا ہے۔۔۔۔۔

تمنا بے بی۔۔۔طہام نے جیسے ہی اسے پکارا تمنا دو قدم پیچھے ہوئی تھی پتہ تو تھا اسے کہ باہر کا دروازہ کہاں پر ہے اس نے جلدی سے باہر بھاگنا چاہا جب طہام نے جلدی سے بیڈ سے اٹھتے ہوئے اسے بازوں سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور اس کی کمر اپنے سینے کے ساتھ لگائی۔۔۔۔

امی امی۔۔۔۔۔تمنا زور زور سے پکارنے لگی جب طہام نے اس کے لبوں پر اپنا ہاتھ رکھا تمنا اپنا اپ چھڑوانے لگے۔۔۔۔۔۔

ریلیکس تمنا کیا ہو گیا ہے اتنا اچھل کیوں رہی ہو طہام نے اس کے کان کے پاس جھکتے ہوئے گھمبیر لہجے میں کہا تو تمنا کا پھر پھڑاتا ہوا جسم ایک پل کو سن ہوا تھا۔۔۔۔۔

میں نے تمہیں کہا بھی تھا نا کہ شادی سے انکار مت کرنا پھر تمہاری ہمت کیسے ہوئی شادی سے انکار کرنے کی طہام ہم نے اس کے لبوں سے ہاتھ اٹھاتے ہوئے اسے دیوار کے ساتھ لگایا تو تمنا نے اپنے اپ کو دیوار میں گھسانا چاہا اس کی حرکتیں دیکھ طہام کے چہرے پر مسکراہٹ بھی ارہی تھی لیکن پھر اسے وہ بے عزتی یاد ائی جو کہ کل اس کے باپ نے کی تھی اور اس نے سب کے سامنے کی تھی اس کے ساتھ شادی سے منع کر کے ۔۔۔۔۔۔

طہام کیوں اپ میرے پیچھے پڑ گئے ہیں جب میں نے ایک دفعہ منع کیا ہے کہ مجھے شادی نہیں کرنی اور اب مجھے دھمکاتے رہتے ہیں کہ اپ مجھے اٹھا کے لے جائیں گے مجھے قید کر لیں گے مجھے ڈر لگتا ہے اپ سے تمنا کو بھی غصہ اگیا تھا اس نے طہام کو دھکا دیتے ہوئے غصے

NOVEL-E-MEHAR

سے کہا تواپنی چھوٹی سی معصوم سی چڑیا کو غصے میں دیکھ وہ اپنے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے سر تا پاؤں دیکھنے لگا جو اس پر غصہ کر رہی تھی۔۔۔۔۔

اوہو تمنا بے بی کو غصہ آگیا لیکن مجھے کتنا غصہ آیا تھا جب تم نے سب کے سامنے منع کیا تھا اس بات کا لحاظ نہیں آیا تھا تم نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اسے بیڈ پر بٹھایا اور خود اس کے پاس بیٹھ گیا۔۔۔۔

تو تم میری ان باتوں سے ڈر رہی ہو جو میں تم سے کہتا تھا تم پاگل ہو تمنا محبت کرتا ہوں میں تم سے تم کو کیسے قید کر سکتا ہوں میری جان میں تمہیں اس قید سے نکالنا چاہتا ہوں میں تمہیں یہ احساس دلانا چاہتا ہوں کہ کوئی ہے جو تم سے محبت کرتا ہے جو تمہارے اندر یہ احساس کمتری پیدا ہو چکا ہے نا کہ تم اندھی ہو چکی ہو تم دیکھ نہیں سکتی تو تم اس دنیا کی رونکے نہیں دیکھ سکتی یہ تو میں کوئی اپنا نہیں سکتا میں یہ سب چیزیں غلط ثابت کرنا چاہتا ہوں تمنا تم اس بات کو سمجھو۔۔۔۔۔

اپ کو اتنی جلدی مجھ سے محبت ہو بھی گئی محبت اتنی جلدی تو نہیں ہوتی وہ بھی ایک اندھی لڑکی سے۔۔۔۔۔۔

محبت کا کیا ہے تمنا محبت تو ایک الہام ہوتی ہے جو کسی بھی وقت کسی بھی ٹائم کسی سے بھی ہو سکتی ہے اور تم سے جب مجھے محبت ہوئی تھی تب تم صرف 13 سال کی تھی اور اس ٹائم اندھی بھی نہیں دی اور میں ایسا انسان نہیں ہوں کہ اپنی محبت کو اندھے ہوتے دیکھ یا کوئی بھی اس کے معذوری دیکھ کر اسے چھوڑنے والا نہیں ہوں میں اور تم یہ بات اپنے دماغ میں بٹھالو میں تمہیں بھی کبھی نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

تمنا طہام کی باتیں سن کر اس کا دل زوروں سے دھڑکنے لگا تھا کہ کوئی اسے اتنی محبت بھی کر سکتا ہے لیکن پھر وہی بات کہ وہ کسی پر بوجھ۔۔۔۔

اگر تو تم یہ سوچ رہی ہو کہ تم مجھ پر بوجھ بنو گی تو ٹھیک ہے میں ساری زندگی جو بوجھ اٹھانے کے لیے تیار ہوں اب بھائی سمجھ۔۔۔۔

اب میں تمہیں شرافت سے پرپوز کرنے والا ہوں اور تم بھی شریف بچوں کی طرح نا میرا پروپوزل ایکسیپٹ کرو اور کل ہی تم اپنے امی ابو کو کہو گی کہ تمہیں مجھ سے شادی کرنے سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔۔۔

مجھ سے شادی کرو گی تمنا۔۔۔۔۔۔طہام نے تمنا کے ہاتھ کی پشت کو اپنے انگوٹھے سے سہلاتے ہوئے بولا تو تمنا کا جسم کپکپانے لگا تھا وہ خاموش رہی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے مجھے اس سے فرق نہیں پڑتا تم جواب دو یا نہ تو تمہاری شادی ہو گئی تو مجھ سے ہی ہو گی میں پورا لاہور اکٹھا کر لوں گا سارے لاہور کے سامنے تمہیں پروپوز کروں گا اور پھر تو تمہیں ماننا ہی پڑے گا نا۔۔۔۔۔

جبکہ تمنا چپ چاپ اس کی باتیں سن رہے تھے یہ کیسا پرپوز تھا پرپوز میں بھی وہ زبردستی ہی کر رہا تھا اس کی یہی باتیں سنتے تمنا نے منہ بنایا تھا۔۔۔۔۔

کیا ہوا تمنا اتنا کیوٹ سا منہ کیوں بنا رہی ہو کیا ہوا میرا پرپوز کرنا ہے تمہیں پسند نہیں ایا کیا۔۔۔

یہ کیسا پروپوز کر رہے ہیں اپ ایسے پروپوز کرتا ہے کوئی تمنا نے شکوہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہاں تو جب میں نے پوچھا کہ تم مجھ سے شادی کرو گی کہ نہیں تم خاموش رہی تو اس کا مطلب ہے لڑکی کی خاموشی میں ہاں ہی ہوتی ہے ٹھیک ہے نا تو میں تمہاری ہاں ہی سمجھوں۔۔۔۔

لیکن میں نے ہاں نہیں کہا۔۔۔۔۔

تم نے نہ بھی تو نہیں کہا۔۔۔

نا کہا تھا امی ابو کے سامنے۔۔۔۔

لیکن اب تم ہی امی ابو کے سامنے میرے سے شادی کرنے کے لیے ہاں کہو گی اور تم ہی مناؤں گی اپنے باپ کو کیونکہ تمہارے باپ کو کچھ خاص میں پسند نہیں ہوں۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

تو اپ میرے ابو کو کیوں پسند نہیں ہے۔۔۔۔

کیوں کہ انہیں لگتا ہے کہ میں ٹھرکی ہوں جوان کی بیٹی پر ڈور ڈالتا رہتا ہوں۔۔۔

کہتے تو وہ ٹھیک ہیں تمنا نے یہ کہتے ہی اپنی زبان دانتوں تلے دبائی کہ طہام غصہ ہی نہ کر جائے جبکہ تمنا کی بات سنتے ہیں کمرے میں طہام کا قہقہ گونجا تھا۔۔۔۔۔

تو ٹھرک پن بھی تو میں اپنی محبت سے ہی کرتا ہوں نہ کہ کسی اور سے۔۔۔۔

لیکن طہام اگر اپ کا دل مجھ سے جلدی ہی بھر گیا تو میں یہ برداشت نہیں کر سکوں گی۔۔۔

تمیں کس نے کہاکہ میرا دل تم سے بھر سکتا ہے پچھلے پانچ سالوں سے میں تمہیں ڈھونڈ رہا ہوں اور جب تم میرے سامنے ائے ہو میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں مجھے جانتے ہوئے کہ بھی کہ تم دیکھ نہیں سکتی اور تم ابھی بھی کہہ سکتی ہو کہ میرا دل تم سے بھر سکتا ہے تمہارا دماغ میں ایسی باتیں کیوں اتی ہیں تم ایک دفعہ تم مجھے بتا دو۔۔۔۔

کیونکہ میں کسی سے شادی نہیں کرنا چاہتی اپ کو یہ بات ایک دفعہ سمجھ کیوں نہیں اتی ہے۔۔۔۔۔

کیونکہ میں یہ بات نہیں سمجھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔

اور مجھے اب تمہاری کوئی بات نہیں سننی اس سے پہلے کہ میں کچھ الٹا سیدھا کرلوں تمنا تم کل جاکے اپنی امی ابو سے بات کرو کہ تمہیں مجھ سے شادی کرنے سے کوئی اعتراض نہیں ہے ورنہ اس یقین کرو اس دفعہ تمہارے گھر ایا تو خالی ہاتھ نہیں جاؤں گا تمہیں ساتھ لے کر جاؤں گا یہ بات یاد رکھنا۔۔۔۔۔

یہ بات بات پر جواپ دھمکی دیتے ہیں جب مجھے بالکل بھی اچھا نہیں لگتا ہے۔۔۔۔۔

مجھے جو بات بات پہ تم سے شادی کرنے سے انکار کرتی ہو یہ مجھے بھی اچھا نہیں لگتا ہے۔۔۔۔۔

طہام کی باتیں سن کر تمنا خاموش ہوگئی کیونکہ وہ سوچ رہی تھی کہ اب وہ اپنی امی ابو سے کیسے بات کریں اور طہاں اس سے شادی کے بغیر رہے گا رہے اور یہ تمہارے لیے میں گفٹ لے کر ایا تھا ایک موبائل تمنا کے ہاتھ میں دیتے ہوئے طہام نے کہا۔۔۔

یہ کیا ہے۔۔۔۔۔

یہ موبائل ہے دیکھ نہیں سکتی لیکن سن تو سکتی ہیں جب بھی میں کال کروں تو میں یہ والا بٹن دبانا ہے طہام اس کا انگوٹھا پکڑتے ہوئے اس بٹن پر رکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

لیکن میں کیسے کال اٹھا سکتی ہوں میں نے کبھی موبائل یوز نہیں کیا ہے۔۔۔۔

تو تمہیں سکھا رہا ہوں نا جب بھی میں کال کروں تو میں یہ والا بٹن پریس کرنا ہے اور تمہیں مجھ سے بات کرنی ہے جس دن تم نے مجھ سے بات نہ کی اس نے تمہارا گھر ٹپکاؤں گا میں۔۔۔۔

تمنا کو طہام کی باتیں سن کر دل کی دل میں بے حد غصہ ارہا تھا لیکن وہ کچھ کہہ نہیں سکتی تھی۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

اور ابھی میں چلتا ہوں ریسٹ کرو اور تمہارے یہ جو سنہری بال ہیں نا مجھے جو بے حد پسند ہے اس کو سنہری بالوں کے پاس جاتے ہوئے اس کی خوشبو اپنے اندر اتارتے ہوئے طہام بولا تو تمنا نے تو اپنا سانس ہی روک لیا تھا کیونکہ اسے اپنے بہت قریب طہام کی سانسیں محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

ایسے سانسیں بند کرنے سے کچھ نہیں ہو گا تمنا کیونکہ ابھی میں تمہیں سانسیں دینے کا حق نہیں رکھتا ہوں جب میرے پاس ہوتے ہوئے تم نے ایسے سانسیں بند کی تو تمہیں میں سانس دوں گا طہام نے بے باقی سے کہا جب کہ تمنا طہام کی باتیں سن کر اس کا چہرہ حلال ہوا تھا۔۔۔۔۔

ابھی تو میں جا رہا ہوں کل مجھے خوشخبری مل جانے چاہیے یہ کہتے ہوئے طہام ایک نظر تمنا کو دیکھتے ہوئے چلا گیا جب کہ تمنا ہاتھ میں موبائل پکڑے ایک جگہ پر دو منٹ تو بیٹھی رہی اور اس بات کا یقین کر لیا کہ اب کمرے میں کوئی نہیں ہے تو اس نے گہرا سانس بڑا اور موبائل کو جلدی سے سائڈ پر رکھا۔۔۔۔

طہام کھڑکی سے نیچے اترا تو اس نے تمنا کو کال کی ابھی اس نے سائیڈ ٹیبل موبائل رکھا ہی تھا کے موبائل کی گھنٹی بجتے دیکھ تمنا ایک دفعہ ۔۔۔ ڈر کر اچھل پڑی تھی یہ یا کیا مصیبت ہے جلدی سے موبائل کا پکڑا اور اسی بٹن کو پریس کیا اور کان کے ساتھ لگا لیا

گڈ گرل ایسے ہی تم نے میری کال اٹھانی کرنی ہے ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔

تمنا کا دل کیا وہ اس موبائل کو دیوار کے ساتھ مار دے لیکن بیچاری مار بھی نہیں سکتی تھی کال کو بند کرتے ہوئے اس موبائل کو سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور بیڈ پر لیٹ گئی اور وہ یہ سوچنے لگی تھی کہ وہ اپنی امی ابو کو کیسے منائے گی۔۔۔۔۔۔

""""""""

""""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ضمار کو وہ بات بول ہی نہیں رہی تھی کہ کیسے لبابہ نے میری مدد کی اسی بات کو سوچتے سوچتے اب وہ لبابہ کے کمرے میں موجود تھا لبابہ زرتاش کو اپنے سینے سے لگائے سوئے ہوئے تھی جب ضمار اس کے پاس جا کر بیٹھا۔۔۔۔

میڈم۔۔۔۔ ضمار نے ہلکی اواز میں لبابہ کو پکارا لیکن لبابہ گہری نیند سوئی ہوئی تھی ضمار اونچی اواز میں نہیں بولنا چاہتا تھا تا کہ زرتاش نہ اٹھ جائے اس لیے وہ اہستہ سے اسے بلا رہا تھا لیکن وہ اٹھی نہیں رہی تھی۔۔۔۔۔۔

میڈم۔۔۔۔ضمار نے زور سے اس کا کندھا ہلایا تو لبابہ ہڑبڑا کر اٹھی تھی اپنی انکھیں مسلتے ہوئے اس نے اپنے پاس دیکھا تو راج کو دیکھ کر اس کی انکھیں پھٹی کی پٹی رہ گئی تم یہاں۔۔۔۔

کیوں میڈم میں یہاں پر نہیں اسکتا ہوں کیا پیار سے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے اس کے چہرے پر ائے بال کو اس کے کان کے پیچھے کرتے ہوئے بولا تو لبابہ نے اس کا ہاتھ جھٹکا تھا۔۔۔۔۔

تم تمہاری ہمت کیسے ہو دوبارہ سے اس گھر میں انے کی اور میرے سامنے آنے کی میں نے تمہیں منع بھی کیا تھا کہ ائندہ میرے سامنے مت انا اور نہ ہی میرے بیٹے کے سامنے پھر تم کیوں ائے ہو لبابہ غصے سے بیڈ سے اٹھ کر اس کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے بولی تو ضمار بھی اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔۔۔""

میڈم کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ میں اب اپ لوگوں کے ساتھ رہوں کیونکہ اپ کے بغیر اب نہیں رہا جاتا اور نا ہی اپ کو اکیلا چھوڑ سکتا ہو آپ خراب ہو رہی ہے اب اکیلا چھوڑا تو مزید حراب ہو جائیں گی اور میں اپ کو مزید خراب ہونے نہیں دے سکتا ہوں نا اس لیے شوہر کا بیوی کے ساتھ ہونا ضروری ہے۔۔۔۔۔۔

کیا کیا بکواس کر رہے ہو تو میں کب خراب ہو گی ہو کیا کہنا چاہتے ہو تم صاف صاف کہو کیونکہ میرے پاس اتنا ٹائم نہیں ہے تمہاری بکواس سننے کا لبابہ کو تو غصہ ہی اگیا تھا اس کے گھر میں گھس کر اس پر رعب جما رہا تھا۔۔۔۔۔

اب مجھے یہ سمجھ نہیں ارہا میڈم کہ میں اپ سے اپنے کیے کی معافی مانگوں یہاں پھر اپ پر غصہ کرو۔۔۔۔

کس بات کا غصہ۔۔۔۔۔۔

میں نے کل اپ کو دیکھا اپ میرے سے کچھ زیادہ ہی فری نہیں ہو رہی تھی ائس کریم ریسٹورنٹ میں تو میں نے سوچا میں اپ کو یاد دلا دوں کہ اپ کا ایک عدد شوہر بھی ہے جو اپ کے پاس رہنا چاہتا ہے جو اپ کے بیٹے کا باپ بھی ہے تو شاید اپ اس بات کو بھول گئی تھی اس نے کمر پر ہاتھ ڈالے اسے اپنے نزدیک کرتے ہوئے تھوڑا سختی سے بولا تو لبابہ نے اپنی کمر سے اس کا ہاتھ چھڑوانا چاہا۔۔۔۔۔

تم مجھ پر زیادہ رعب نہ جمایا کرو راج کیونکہ مجھے یہ بالکل بھی پسند نہیں ہے تم مجھ پر سارے حق کھو چکے ہوں تم اسی دن مجھ پر حق ہو چکے تھے جب تم مجھے ٹھوکر مار کے اس گھر سے گئے تھے۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

لبابہ کی بات سنتے ضمار کا غصہ کہیں دور جا سویا تھا لبابا کی انکھوں میں وہیں پانچ سال پہلے والے تکلیف دے کر اس نے اس کے کمر کے گرد سے اپنے ہاتھ ہٹائے اور اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔

راج کو تھوڑا دور ہوتے دیکھ لبابہ نے تکلیف بھری نظروں سے دیکھا میں تمہیں کبھی معاف نہیں کر سکتی ہوں راج۔۔۔۔۔

میں چاہتا بھی نہیں اپ مجھے معاف کریں لیکن بس اپ مجھے اپنے پاس رکھ لیں میڈم اپ کے بغیر اس راج کا گزارا نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

کیا اپ وہ سب کچھ بول نہیں سکتی میرے لیے ہمارے بچوں کے لیے۔۔۔۔۔

تم مجھے وہ سب کچھ بھولنے کے لیے کہہ رہے ہو راج مجھے۔۔۔۔۔تم بھول سکتے ہو لیکن میں وہ سب کچھ نہیں بھول سکتی ہوں لبابہ کا جب ضبط ٹوٹا تو وہ شدت سے روتے ہوئے اس نے چیختے ہوئے کہا تھا میں نہیں بھول سکتی ہوں وہ تکلیف وہ درد جو میں نے تمہارے ٹھوکر مارنے سے میرے دل پر لگی تھی میں نہیں بھول سکتی ہوں وہ تکلیف جب میں نے اپنے بچے کو اکیلے جنم دیا تھا اور تمہارا ساتھ مجھے چاہیے تھا لیکن تم میرے ساتھ نہیں تھے۔۔۔۔۔

لبابہ روتے ہوئے زمین پر بیٹھی تھی اج راج کا اتنے نرم طریقے سے بات کرنا اسے پھر سے وہ پانچ سال پہلے والا راج نظر انے لگا تھا جو اس سے بے انتہا محبت کرتا تھا۔۔۔۔

میڈم۔۔۔۔۔۔راج جلدی سے لبابہ کے پاس جاتا ہوا زمین پر ہی اس کے پاس بیٹھا اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیے انکھوں سے انسو نکالے اسے دیکھنے لگا جب لبابہ نے بھی اسے دیکھا کیوں روتی ہیں اپ اتنا جب اپ کا راج اپ کے پاس اگیا ہے۔۔۔۔۔

راج مجھے شوق نہیں رونے کا میں بھی ہنسنا چاہتی ہوں خوشیاں منانا چاہتی ہوں لیکن تم نے تم نے میری ہر خوشی چھین لی تھی راج پانچ سال پہلے تم میری ساری خوشیاں مجھ سے دور لے گئے تھے میرے ہنسنے میری خوش رہنے کی وجہ وہ تھی جب تم میرے ساتھ تھے تم نے مجھے محبت دے کر یہ احساس دلایا تھا کہ ہاں اس دنیا میں میرا کوئی

میرا کوئی اس دنیا میں میرا کوئی ہے جو مجھ سے محبت کرتا ہے اور جب تم مجھے چھوڑ کے گئے تو پانچ سال میں اس پیار کے لیے اس احساس کے لیے تڑپتی رہی ہوں راج تمہارے دھوکے نے مجھے کبھی سکون سے نہیں رہنے دیا کبھی مجھے خوش نہیں رہنے دیا جب کبھی مجھے تمہاری یاد اتی تھی تو میری انکھیں بھر اتی تھی اور جب جو تمہارا بیٹا جو سویا ہوا ہے تو اپنے باپ کے بارے میں پوچھتا تھا تو پتہ ہے میں کیا

NOVEL-E-MEHAR

کہتی تھی کہ تمہارا باپ باہر گیا ہوا ہے تاکہ ہم اچھی سی زندگی گزار سکیں میں اسے یہ نہیں کہہ سکتی تھی تمہارا باپ دھوکے باز ہے تم نے کیوں ایسے کیا راج کیوں۔۔۔۔۔۔۔

پلیز میڈم مجھے معاف کر دیں پلیز میں ائندہ کبھی بھی اپ کو چھوڑ کے نہیں جاؤں گا راج کا وعدہ ہے راج ہمیشہ اپنی میڈم کا خیال رکھے گا راج ہمیشہ اپنی میڈم کا سایہ بن کے رہے گا اس دفعہ مجھے معاف کر دیں میں بھٹک گیا تھا میں نے بلاوجہ اس چیز کا بدلہ لیا جو شاید ہوئی ہی نہیں تھی مجھے معاف کر دیں راج اپنے ہاتھ جوڑے لبابہ کے اگے معافی مانگنے لگا لیکن لبابہ نے اپنے چہرے کے تاثرات کو سخت کی اور اپنے انسو صاف کیے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔۔

اتنی اسانی سے تمہیں معاف کر دوں پانچ سالوں کی اذیت کا مداوا کرنے ائے ہو۔۔۔۔۔۔

میں ہر اس چیز کا مداوا کروں گا میڈم جو چیزیں میں اپ کو دے نہیں سکا جو میں نے تکلیف دی ہے اپ کو۔۔۔۔۔

لیکن مجھے تمہارے ساتھ نہیں رہنا۔۔۔۔۔۔

تو کس کے ساتھ رہنا ہے اپ کو میڈم راج بھی لبابہ کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے ذرا سخت لہجے میں بولا اسے پھر سے وہ میر والا واقعہ یاد اگیا تھا۔۔۔۔۔

میں اپنے بیٹے کے ساتھ خوش ہوں اکیلی ہوں تو خوش ہوں مجھے اب کسی کا سہارے کی ضرورت نہیں ائی سمجھ تمہیں اور تم یہاں سے جا سکتے ہو میں نہیں چاہتی زرتاش اٹھے اور دوبارہ سے تمہیں دیکھیں اس کے دل میں یہ امید ہو کہ اس کا بابا واپس اگیا ہے۔۔۔۔۔۔

تو کیا میڈم اپ مجھ سے دوری چاہتی ہیں تو کیا اس میر کے قریب جانا چاہتی ہیں راج نے تھوڑا غصے سے کہا تو لبابہ کو بے حد غصہ ایا اس نے راج کے قریب اتے ہوئے ایک زوردار تھپڑ اس کے چہرے پر مارا تھا۔۔۔۔۔۔

خبردار خبردار ائندہ میں نے کردار پر بات کی اور میر جیسا کیف تھا میرے ساتھ میرے مشن میں مدد کر رہا تھا اس لیے میر بھی میں نے مشن میں مدد کر رہا ہے اور ریسٹورنٹ میں اگر تم نے دیکھ بھی لیا ہے تو مجھے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔۔

لبابہ کے تھپڑ مارنے سے ضرار نے گہرا سانس بڑا اور انکھیں کھول کر لبابہ کو دیکھا تو پھر میڈم یہ بات بھی اپ اپنے ذہن میں رکھ لیں کہ ائندہ وہ انسان اپ کے قریب بھی ایا نا تو یقین کریں کہ مجھے انسان سے حیوان بننے میں ایک سیکنڈ بھی نہیں لگے گا اور اگر اپ اس کے قریب گئیں تو میں اپ کو کوئی بری سزا تو نہیں دے سکتا لیکن ایسے سزا دوں گا کہ اب شرم کے مارے ڈوب مریں گی اور میرے سینے

میں ہی چھپنے کی جگہ ڈھونڈیں گی ضماراس کے قریب جاتاہوااس کی انکھوں میں انکھیں ڈالتاہوابے باکی سے بولا کہ اس کی بات سنتے لبابہ کا چہرہ لال ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

تم بے شرم انسان تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھ سے ایسی بات کرنے کی تم میرے قریب انے کی کوشش کی تو تمہیں جان سے مار ڈالوں گی۔۔۔۔۔۔

اپ کے ان اداؤں نے مجھے جان سے ہی مار ڈالا ہے میڈم جب اپ کے بغیر نہیں رہا جاتا یقین کریں اور اب میں یہاں پر ہی رہوں گا یہ بات یاد رکھیے گا۔۔۔۔۔۔

تم یہاں پر نہیں رہو گے۔۔۔۔۔۔

بابا۔۔۔۔۔اس سے پہلے کہ ضمار کچھ اور کہتا زرتاش ان دونوں کے شور کی وجہ سے اٹھا اور انکھیں مسلتے ہوئے اس نے سامنے دیکھا تو اسے اپنا باپ نظر ایا اور اس نے اپنے باپ کو پکارا۔۔۔۔۔

زرتاش کی اواز سنتے لبابہ نے ضبط سے اپنی انکھیں میچ کی تھی زرتاش نے اب دیکھ لیا اور یہ راج کو کہیں جانے نہیں دے گا راج نے تنزیہ مسکراہٹ سے لبابہ کی جانب دیکھا تو لبابہ نے غصے سے راج کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

جی بابا کی جان اٹھ کے راج زرتاش کے پاس جاتے ہوئے اپنی باہیں پھیلائیں تو زرتاش جلدی سے اٹھتا ہوا اپنے باپ کی باہوں میں سما گیا بابا اپ اگئے بابا میں تو خواب دیکھ رہا تھا کہ اب میرے پاس اگئے تو کیا اللہ نے میرا خواب سچ کر دیا۔۔۔۔۔

ہاں بیٹا اللہ نے وہ اپ کا خواب سچ کر دیا ہے اور میں اب یہاں پر ہی رہوں گا کہیں نہیں جاؤں گا۔۔۔۔۔

سچی میں بابا اپ میرے اور ماما کے پاس ہی رہیں گے ہمارے گھر میں۔۔۔۔

ہاں میرا بیٹا اب میں یہاں پر ہی رہوں گا اگر تمہاری ماں چاہے تو تمہاری ماں مجھ سے ناراض ہے نا تو وہ کہتی ہے کہ میں یہاں سے چلا جاؤں راج نے اپنی شکل پر بیچارگی لاتے ہوئے لبابہ کی طرف دیکھ کر کہا تو لبابہ کا دل کیا ہوا اس کا سر پھاڑ دے۔۔۔۔۔

ماما اپ کیوں بابا کو اس گھر سے نکالنا چاہتی ہیں بابا کہیں نہیں جائیں گے اب بابا اگئے ہیں نا بابا یہیں پہ رہیں گے ماما یہیں رہیں گے نا بابا زرتاش رونے لگا تو لبابہ نے غصے سے راج کی جانب دیکھا جو کہ اب اسے بیٹے کے ذریعے یہاں پر رہنا چاہتا تھا لیکن وہ اپنے بیٹے کے انسو بھی نہیں دیکھ سکتی تھی اسی لیے اس نے ہاں میں سر ہلایا ہاں بیٹا اب تمہارا باپ یہیں رہے گا ٹھیک ہے۔۔۔۔

تھینک یو ماما تھینک یو سوچ ادھر ائیں ایک ہگ دیے نازر تاش نے اپنی چھوٹی چھوٹی باہیں پھلائیں تو لبابہ بھی اگے جاتے ہوئے زرتاش کے گلے لگی تو زرتاش نے اپنی ماں اور اپنے باپ کو ایک ساتھ گلے لگا یا تھا اور دونوں نے ہی زرتاش کو اپنی باہیں پھیلاتے ہوئے گلے سے لگا یا جب لبابہ کا ہاتھ راج کے ہاتھ سے ٹچ ہوا اس نے پیچھے کرنا چاہا لیکن راج نے ایک انکھ مارتے ہوئے اس کا ہاتھ زور سے پکڑ لیا اور

""زرتاش کو تو وہم و گمان بھی نہیں تھا کہ اس کی کمر کے پیچھے کیا جنگ چل رہی ہے------

چلیں ٹھیک ہے میں اب درمیان میں سوؤں گا اور بابا ادھر سوئیں گے اور ماما پ ادھر سوئیں گی ٹھیک ہے کتنا مزہ ائے گا نا میرا خواب پورا ہو گیا ہے چلو جلدی سے سو جائیں راج ایک سائیڈ پر لیٹ گیا تو لبابہ بھی ایک سائیڈ پر لیٹ گی اور بیچ میں زرتاش لیٹ گیا-----

ویسے میڈم میرا دل کر رہا ہے زرتاش کو کہیں اور اٹھا دو اور ہم دونوں-----

اپنی بکواس بند کرو اپنے بیٹے کی وجہ سے تمہیں یہاں پر رکھا ہے زیادہ پھیلنے کی ضرورت نہیں ہے لبابہ نے کہا تو راج بھی مسکراتے ہوئے چپ کر کے لیٹ گیا جب کہ زرتاش تو اج اپنے باپ کو دیکھتے دیکھتے کب نیند کی وادی میں چلا گیا لبابہ بھی سو گئی جبکہ راج اپنی چھوٹی سی پیاری سے فیملی کو دیکھتے رہتے وہ بھی انکھیں موند گیا--------""""""

""""""---------------

NOVEL-E-MEHAR

Kaiff E DIL

Writer mahi shah

Episode 95 ❤️❤️

""-------- ضمار کا ماضی

اکرم کے دل میں نازلی کے لیے محبت بڑھتی جا رہی تھی اور دوسری جانب نازلی اور عاطف میں محبت گہری ہوتی جا رہی تھی اج عاطف کے گھر والے نازلی کے گھر ائے تھے اس کا رشتہ مانگنے کے لیے----

یہ بات ابھی اکرم کو پتہ نہیں تھی دوسری جانب امنہ بھی نازلی کے گھر گئی تھی وہ اپنی دوست کے لیے بے حد خوش تھی رخسانہ بیگم کو بھی عاطف بہت پسند تھا انہیں پتہ تھا کہ وہ ان کی بیٹی سے بے حد پیار کرتا ہے اور عاطف کی ماں کو بھی نازلی پسند تھی دونوں کی رضامندی کے ساتھ دونوں کا رشتہ ہو چکا تھا اور عاطف کے گھر والے جا چکے تھے دو دن کے بعد منگنی کی رسم کرتے ہی عاطف کو ٹرینگ کے لیے چلے جانا تھا۔۔۔۔۔۔

امنہ بھی عالم کو کہنے لگی کہ وہ اس کے گھر رشتہ لے کر ہیں لیکن عالم اپنے باپ کی دکان پر بیٹھا کرتا تھا وہ کہتا تھا کہ کچھ بن کر ہی تمہارے گھر رشتہ لے کر جاؤں گا لیکن امنہ کہتی تھی کہ وہ اسی حال میں اس کے ساتھ خوش رہ لے گی۔۔۔۔

عالم اور امنہ میں بھی محبت مزید گہری ہونے لگی دو دن بعد جب امنہ تیار ہو کر گھر سے نکلنے لگی تو گھر میں ہی صفدر اور اکرم بیٹھے ہوئے تھے اکرم نے امنہ کو دیکھا تو غصے سے اس کو پکارا۔۔۔۔

امنہ۔۔۔۔۔۔۔اکرم کے پکارنے پر امنہ نے ڈرتے ہوئے پیچھے کی جانب دیکھا جی بھائی۔۔۔۔

کہاں جا رہی ہو تم اتنا میک اپ کر کر منہ اٹھا کر اکرم نے غصے سے کہا تو امنہ نے ڈرتے ہوئے اپنے باپ کی جانب بھی دیکھا جو غصے بھری نظروں سے اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

بھائی وہ اج نازلی کی منگنی ہے نا تو اسی کے گھر جا رہی ہوں امنہ نے سر جھکاتے ہوئے کہا جب کہ امنہ کی زبان سے یہ سنتے اکرم کو دھچکا بھی لگا جیسے اسمان اس کے سر پر اگرا ہو کیا کہہ رہی ہو نازلی کی منگنی جو تمہارے دوست نازلی ہے اس کے کہہ رہی ہو اکرم حیران ہوتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔۔۔۔

جی بھائی اسی کی منگنی ہے تو اس نے کہا تھا گھر میں کام ہو سکتے ہیں تو اسی لیے مجھے جانا ہے کیا میں جاؤں۔۔۔۔۔

اکرم کا ایک دل کیا کہ وہ منع کر دیں لیکن لیکن وہ جاننا چاہتا تھا کہ وہ کون لڑکا ہے جس کے ساتھ نازلی کی منگنی ہونے والی ہے چلو ٹھیک ہے اکیلے نہیں جانا تمہیں چھوڑ کر اتا ہوں میں اگر ہم اٹھ کر جانے لگا تو امنہ بھی حیران ہوئی اور اس کے پاس اس کا بیٹھا باپ بھی حیران ہوا کہ اج جس کو کہاں سا خیال اگیا۔۔۔۔۔

نہیں بھائی میں چلی جاؤں گی یہ دو گھر چھوڑ کے یہ ویسے بھی بچپن سے میں اکیلی ہی جاتی رہی ہوں اور پہلے بھی اکیلی جاتی ہوں تو ابھی بھی چلی جاؤں گی۔۔۔۔۔

زیادہ بک بک کرنے کی ضرورت نہیں ہے میرے سامنے جو کہا ہے ناوہ کرو چلو اکرم بھی امنہ کے ساتھ نازلی کے گھر چلا گیا قسمت کی بات تھی کہ اسے ٹائم عاطف اور اس کے گھر والے بھی ناظرین کے گھر داخل ہو رہے تھے عاطف کو دیکھ کر اکرم کو بے حد غصہ ایا۔۔۔۔۔۔

اچھا تو یہ لڑکا ہے جس کے ساتھ میری محبت کی منگنی ہو رہی ہے اس کا تو میں ایسا حال کروں گا نا کہ ساری زندگی یاد رکھے گا اور نازلی کا نام بھی کبھی نہیں رہے گا اکرم ایک نظر عاطف کو دیکھ کر چلا گیا تو امنہ بھی اندر چلی گئی۔۔۔۔۔۔

امنہ کو دیکھ نازلی بے حد خوش ناظرین بھی ہلکا پھلکا سا تیار ہوئی تھی اسے میک اپ کرنے کی ضرورت ہی نہیں تھی وہ ویسے ہی خوبصورت ہیں نازلی اج تو تم بے حد خوبصورت رہی ہو لگتا ہے عاطف بھائی کی محبت کا کمال ہے جو تمہارے چہرے پر رونق اتی جا رہی ہیں۔۔۔۔۔

ہاں امنہ وہ مجھ سے پیار ہی اتنا کرتا ہے نازلی نے شرماتے ہوئے کہا ڈ بخشانہ بیگم بھی کمرے میں داخل ہوئی تو منگنی کی رسم ادا کرنے کے لیے وہ نازلی کو باہر لے گئی عاطف بھی وائٹ کلر کی شلوار قمیض پہنے وہاں پر ایا تھا۔۔۔۔

نازلی بھی عاطف کے سامنے جا کر بیٹھ گئی نازلی کو دیکھ عاطف کے لبوں پر مسکراہٹ ائی اور منگنی کی رسم ادا ہونے لگی عاطف نے اپنے ہاتھوں سے نازلی کو انگوٹھی پہنائی تھی اور نازلی نے بھی عاطف کو اپنے ہاتھوں سے انگوٹھی پہنائی۔۔۔۔۔

امنہ نے بھی نازلی کو مبارکباد دی اور تھوڑی ہی دیر بعد عاطف اٹھ کر گھر چلا گیا لیکن دوسری جانب اکرم کو کسی پل سکون نہیں ارہا تھا یہ سوچ سوچ کر کہ اس کی محبت کی منگنی کسی اور کے ساتھ ہو چکی ہے اسے اب کسی بھی طریقے سے نازلی کو اپنا کرنا تھا۔۔۔۔۔۔

امنہ بھی گھر اچکی تھی اور عاطف کو بھی ایک دن بعد جانا تھا وہ جانے سے پہلے نازلی سے ملنا چاہتا تھا اسی لیے اس نے نازلی کو کال کر کے اسی درخت کے پاس بلایا جبکہ امنہ بھی عالم سے ملنا چاہتی تھی دونوں دوستیں اسی طرح کے پاس چلی گئیں وہاں پر عالم اور عاطف بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

اس نے عالم نے امنہ کا ہاتھ پکڑا امنہ میں بھی بہت جو تمہارے گھر رشتہ لے کر اؤں گا تم کیوں پریشان ہوتی ہو۔۔۔۔

ہاں عالم مجھے بھی اب تم سے شادی کرنی ہے اس سے پہلے کہ میرے بھائی کو پتہ چل جائے تم میرے گھر رشتہ لے کر اجاؤ۔۔۔

دوسری جانب عاطف بھی نازلی کا ہاتھ پکڑے بیٹھا ہوا تھا اب تو تم خوش ہو نا کہ میں نے تمہارا ساتھ منگنی کر لی۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

ہاں عاطف اور میں بہت بہت خوش ہوں اور میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں عاطف۔۔۔۔

اور یہ بات بھی تم ہمیشہ یاد رکھنا کہ میں بھی تم سے بے انتہا محبت کرتا ہوں نازلی۔۔۔۔نہ چاہتے ہوئے بھی عاطف نے نازلی کا چہرہ پکڑا اور اس کے پیشانی پر اپنے لب رکھے تھے نازلی کو بے حد شرم محسوس ہوئی لیکن پھر بھی وہ شرماتے ہوئے سر جھکا گئی جبکہ دور کھڑا اکرم غصے سے نازلی اور امنہ کی جانب دیکھ رہا تھا اور کھا جانے والی نظروں سے عاطف اور عالم کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اچھا تو یہاں یہ ڈرامہ چل رہا ہے میری بہن بھی کسی لڑکے سے ملتی ہے اور نازلی بھی عاطف سے ٹھیک ہو گیا اب تم دونوں دیکھو دونوں کیا چاروں دیکھو تم چاروں کے ساتھ میں کرتا کیا ہوں اکرم غصے سے وہاں سے اپنے گھر چلا گیا اور امنہ کا انتظار کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

اچھا عالم اب ہم چلتے ہیں کافی دیر ہو گئی ہے امنہ اٹھتے ہوئے نازلی کو دیکھا تو وہ بھی اٹھ گئی دونوں وہاں سے جانے لگی تو عالم اور عاطف نے دونوں کا ہاتھ پکڑا تو دونوں نے اپنی اپنی محبت کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

کیا ہوا عالم ایسے کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔۔۔۔

امنہ تم بہت خوبصورت ہو اور یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا کہ میں تم سے بے انتہا محبت کرتا ہوں اور میں جلدی ہی تمہارے گھر رشتہ لے کر اؤں گا ٹھیک ہے نا۔۔۔۔۔۔

اور یہ بات بھی تم ہمیشہ یاد رکھنا عالم کہ تمہارے پاس پیسے ہیں یا نہیں مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا تم دکان پر بیٹھو تم جیسے بھی کماؤ بس اتنا کما لینا کہ ہم دو وقت کی روٹی اسانی سکھا سکیں میں تمہارے ساتھ ساری زندگی رہوں گی اتنی محبت کرتی ہوں میں تم سے امنہ نے بھی عالم کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا تو عالم کے چہرے پر مسکراہٹ ائی ائی لو یو امنہ۔۔۔۔

ائی لو یو ٹو عالم سوچ۔۔۔۔۔۔

امنہ یہ میں تمہارے لیے لے کر ایا ہوں عالم نے اپنی جیب میں سے ایک کنگن نکال کر امنہ کے سامنے کیا امنہ نے کنگن دیکھا تو دیکھتی رہے گی وہ بے حد خوبصورت بنا ہوا تھا درمیان میں اے لکھا ہوا تھا اور اس کے ارد گرد پورا موتیوں سے کام تھا۔۔۔۔۔

واؤ عالم یہ تو بہت پیارا ہے امنہ نے جلدی سے اپنا بازو اگے کیا تو عالم نے مسکراتے ہوئے اس کے بازو میں کنگن پہنایا ایک کنگن تم ہمیشہ اپنے پاس رکھنا امنہ تو مجھے لگے گا تم واقعی مجھ سے محبت کرتی ہوں۔۔۔۔۔۔

یہ کنگر میں اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز رکھوں کہ تم اس فکرمت کرو تمہیں پہلا گفٹ مجھے دیا ہے اور یہ ہمیشہ میرے پاس رہے گا

"""مرتے دم تک امنہ نے اس کنگن پر اپنا لم رکھیں تم مسکراتے ہوئے عالم کو دیکھا۔۔۔۔۔

کیا ہوا عاطف ایسے کیوں دیکھ رہے ہو مجھے۔۔۔۔

پتہ نہیں بس دل کر رہا ہے تمہیں دیکھتا جاوٴں دیکھتا جاوٴں دل ہی نہیں بھر رہا ہے اج رات چلا جاوٴں گا نا میں ڈریننگ کے لیے پھر میں پانچ سے چھ مہینے بعد اوٴں گا پھر تم سے ملوں گا اور جب بھی میں ٹریننگ سے واپس اوٴں گا انشاءاللہ ہم شادی ضرور کریں گے۔۔۔۔۔

پکا نہ عاطف ہم شادی کریں گے نا۔۔۔۔

ہاں ہاں میری جان ہم شادی ضرور کریں گے یا تمہارا عاطف سے وعدہ ہے ٹھیک ہے نا۔۔۔۔

ائی لو یو سوچ عاطف میں تم سے بے انتہا محبت کرتی ہوں کبھی مجھے چھوڑنا مت ورنہ میں مر جاوٴں گی۔۔۔۔۔

جس دن تم مری نا اس دن تمہارا عاطف بھی مر جائے گا یہ بات بھی یاد رکھنا نازلی کیونکہ عاطف اب تمہارے بغیر کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

عالم نے امنہ کو گفٹ دیا ہے عاطف کا تم میرے لیے کچھ نہیں لے کر ائے نازلی نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عاطف مسکرایا کیوں نہیں لے کر ایا لے کر ایا ہوں نا اور بہت اچھا یہ تو لے کر ایا ہوں عاطف نے اپنی جیب سے ایک ڈبی نکال لی اسے کھولا تو اس میں دو لاکٹ تھے۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

نازلی نے جیسے ہی وہ لاکٹ دیکھا اس کی انکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی اتنے خوبصورت لاکٹ عاطف۔۔۔۔

نازلی نے وہ لاکٹ دیکھیں وہ دو لاکٹ تھے ایک لاکٹ پر اے لکھا ہوا تھا اور وہ اے اس انداز میں نکاح ہوا تھا کہ اس کی ایک نوک چاکو کی طرح بنی ہوئی تھی اور دوسری نوک پر ایک بہت ہی پیارا قیمتی موتی لگا ہوا تھا ۔۔۔۔۔

ہوا تھا اس پہ بھی ایک نوک پر بہت ہی پیارا موتی بنا ہوا تھا اور نیچے والی نوک پر ایک چاکو بنا (N) اور دوسرا لاکٹ بھی ایسا ہی تھا جس پر ہوا تھا لیکن مجھے اپ کو ایسا تھا کہ وہ کسی کو لگ نہیں سکتا تھا وہ آرٹیفشل بنا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

واوٴ عاطف تم کتنے پیارے لاکٹ لے کر ائے ہو۔۔۔۔۔

مجھے پتہ تھا تو میں ایسے ہی گفٹس پسند ہیں تو میں یہی لے کر اؤں گا نالاؤ میں تمہیں پہنادوں عاطف نے اے والا لاکٹ اٹھا کر نا صلی کی گردن میں پہنا دیا اس کی گردن میں وہ لاکٹ بے حد خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔۔

والا لاکٹ تم مجھے پہناؤ تمہارا نام میں پہنوں گا میرا نام تم پہنو تا کہ ہمیں یہ اندازہ ہو کہ ہم ایک دوسرے کے ہیں (A) تو اب یہ عاطف نے کہا تو نازلی نے وہ لاکٹ اٹھا کر عاطف کی گردن پر پہنا دیا دونوں ہی ایک دوسرے کو محبت پاش نظروں سے دیکھتے ہوئے مسکرا رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

یہ لاکٹ تم ہمیشہ اپنی گردن میں رکھنا نازلی ہماری محبت کی نشانی ہے یہ۔۔۔۔۔

اور تم بھی یہ لاکٹ رکھنا تا کہ وہاں کوئی لڑکی تم پر لائن نہ مارے لائن مارنے کی کوشش بھی کی تو یہ لاکٹ دکھا دینا کہنا کہ میں اس کی نازلی مسکراتے ہوئے کہا تو بھی مسکرایا۔۔۔۔۔۔ "" پھر دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا دونوں ہی اپنا اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے گھر کی جانب چلی گئی۔۔۔۔۔

نازلی تو اپنے گھر چلی گئی لیکن امنہ جیسے ہی گھر گئی سامنے ہی اکرم کو اس سے بھرے چہرے کے ساتھ بیٹھے دیکھ امنہ کو کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا۔۔۔۔

کہاں سے ارہی ہو تم۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

بھائی وہ نازلی اور میں کسی دوست سے ملنے۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ امنہ کچھ کہتی اکرم نے اٹھ کر امنہ کے چہرے پر ایک ساتھ تین سے چار تھپڑ مارے تھے کہ امنہ زمین پر گری تھی صفدر اور پروین کو اکرم پہلے ہی سب کچھ بتا چکا تھا۔۔۔۔۔

میں سب جانتا ہوں کن دوستوں سے مل کر تم ارہی ہو کون تھے وہ لڑکے جس سے تم ملنے گئی تھی مجھے بتاؤ اکرم نے امنہ کے بالوں سے پکڑ کر اسے جنجھوڑتے ہوئے پوچھا تو جس بات کا ڈر تھا امنہ کو وہیں ہو گیا تھا امنہ نے کپکپاتے ہوئے اکرم کو دیکھا اور پھر اپنی ماں اور باپ کو جو اسے کھا جانے میں نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔

بتاؤ مجھے کون تھا وہ۔۔۔۔۔

بھائی وہ مجھ سے پیار کرتا ہے اور وہ بہت جلد میرے گھر رشتہ بھی لے کرانا چاہتے ہیں پلیز ہم دونوں ایک دوسرے سے بہت پیار کرتے ہیں ہم نے الگ مت کیجیے گا بھائی امنہ اکرم کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہنے لگی تو اکرم نے ایک اور زوردار تھپڑ امنہ کے چہرے پر مارا تھا خبردار خبردار اس بیچ انسان کا نام بھی لیا تھا اگر وہ ہمارے گھر ایا تو جان سے ماردوں گا میں اسے اکرم نے دھاڑتے ہوئے کہا تو امنہ کا دل ڈوب سا گیا تھا۔۔۔۔

نہیں نہیں بھائی ایسا مت کیجئے گا وہ مجھ سے بہت پیار کرتا ہے پلیز بھائی۔۔۔۔۔۔

ائندہ کے بعد تم اس گھر سے قدم باہر نہیں نکالو گے اگر تم نے قدم باہر نکالا تو ٹانگیں توڑ کر اس گھر میں بٹھادوں گا ائی سمجھ جاؤ کمرے میں۔۔۔۔

ہی نہیں بھائی ایسا ظلم مت کیجئے گا میرے ساتھ بھائی پلیز۔۔۔۔۔

تو پہلے ہی کہتی تھی صفدر اسے اس دوست کے گھر مت جانے دیا کرو خود تو خراب ہو گئی ہے ہماری لڑکی کو بھی خراب کر دیا اچھا ہوا اکرم نے اسے گھر سے باہر جانے سے منع کر دیا پتہ نہیں کس کے ساتھ منہ کالا کرتی رہی ہے شکر ہے ہماری عزت خراب نہیں ہوئی ابھی اس کی جلد سے جلد شادی کر دینی چاہیے ورنہ کسی دن کچھ ایسا نا کر دے کے ہم کسی کو منہ دکھانا قابل نہیں رہیں گے پروین نے بھی اپنے دل کی بھڑاس امنہ کو دیکھ کر نکالی تو اج پہلی بار امنہ کو اپنی سوتیلی ماں پر بے حد غصہ ایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

جاؤ دفع ہو جاؤ کمرے میں سفدر نے بھی دھاڑ کر امنہ کو کہا تو امنہ بھی روتے ہوئے اپنے کمرے میں بھاگی اور بیڈ پر لیٹ کر زور زور سے رونے لگی عالم پلیز مجھے لے جاؤ یہاں سے مجھے ان ظالم لوگوں میں نہیں رہنا پلیز عالم امنہ روتے ہوئے عالم کو پکارنے لگے دوسری جانب نازلی بے حد خوش تھی اپنی خوشیوں میں مگن تھی اور اس رات عاطف ٹریننگ کے لیے چلا گیا تھا یہ جانیں بغیر کہ اس کی محبت کے ساتھ کیا کچھ برا ہونے والا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

""""۔۔۔۔۔۔۔ حال

اگلے دن ضمار اٹھا تو زرتاش بھی اٹھ کر پہلے ہی اپنے باپ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

۔۔۔ ارے میری جان صبح صبح اٹھ گئے کیا ہوا ہے ضمار نے زرتاش کو اپنی گود میں بٹھاتے ہوئے کہا

کچھ نہیں بابا وہ میں نے سکول جانا ہے نا اس لیے میں تو جلدی اٹھ جاتا ہوں اور میں تو ایسے ہی اپ کو دیکھ رہا تھا اپ سوتے ہوئے کتنے معصوم لگ رہے تھے نازرتاش نے معصومیت سے کہا لبابہ جو زرتاش کی باتیں سن رہی تھی اس نے غصے سے ضمار کی جانب دیکھا انہہ معصوم ---

بیٹا تمہارے بابا صرف سوتے ہوئے ہی معصوم ہے ویسے وہ بالکل بھی معصوم نہیں ہے لبابہ نے بھی تنزیہ مسکراہٹ سے کہا تو ضمار کے لبوں پر مسکراہٹ ائی تھی----

اب جو بھی ہے میڈم جیسے بھی ہیں اب تو اپ کے ہی ہیں نا اب تو کہیں نہیں جانے والے نہ اور اپنی معصومیت بھی اہستہ اہستہ اپ کو دکھاتے رہیں گے----

میں زرتاش جیسی معصوم بالکل بھی نہیں ہوں راج مجھے دکھانے کی کوشش کی تو منہ بھی توڑ دوں گی اور زرتاش جلدی سے تم باہر اؤ ناشتہ کرو سکول جانا ہے یہ کہتے ہوئے لبابہ باہر چلی گئی جبکہ اکرم صاحب باہر پہلے ہی ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھے ان کا انتظار کر رہے تھے------

لبابہ اج تم اکیلے ائی ہو زرتاش کدھر ہے میرا بچہ-----

میں یہاں ہوں نانا ابو زرتاش کی اواز ائی تو اکرم نے جیسے ہی اس کی جانب دیکھا اکرم نے حیرانگی سے راج کی گود میں زرتاش کو دیکھا اور پھر اس نے لبابہ کی جانب دیکھا------

NOVEL-E-MEHAR

یہ کیا ہے بیٹا اور یہ انسان یہاں پر کیا کر رہا ہے اکرم کو راج کو دیکھ کر تو یقین نہیں ا رہا تھا کہ راج اس کے سامنے ہے کیونکہ پانچ سال اور کچھ مہینے بعد وہ اس کے سامنے ایا تھا----

السلام علیکم انکل راج نے بالکل شریف بنتے ہوئے اکرم کو سلام کیا اکرم نے سلام کا جواب دے دیا لیکن پھر غصے سے لبابہ کی جانب دیکھنے لگا------

بابا میری طرف ایسے مت دیکھیں میں نے نہیں بلایا اسے خود ہی اگیا ڈھیڈو کی طرح میں نے اسے کہا بھی تھا کہ میں نے اس کا ساتھ نہیں رہنا ہے لیکن پھر------

لیکن ماما اپ پاپا کے ساتھ کیوں نہیں رہنا چاہتی اپ ہی تو کہتی تھی نا کہ بابا کو بہت یاد کرتی ہیں اور بابا ایک دفعہ اجائیں تو اپ بہت زیادہ پیار کریں گی لبابہ کو زرتاش انکھیں پٹپٹاتے ہوئے بولا تو لبابہ کو ذرتاش پر بے حد غصہ آیا جو اس کے رازراج کے سامنے کھولتے جارہا تھا جبکہ راج یہ سنتے مسکرایا تھا کہ ہاں لبابہ اب اسے یاد کرتے تھے۔۔۔۔۔۔

بابا زرتاش کے جانے کے بعد پھر ہم بات کرتے ہیں چلو اوٗذرتاش ناشتہ کرو سکول سے دیر ہورہی ہے راج نے بھی لبابہ کی بات سنتے ذرتاش کو کرسی پر بٹھایا اور اپنے ہاتھوں سے ناشتہ کروانے لگا۔۔۔۔۔

بابا اج کتنا مزہ ارہا ہے ناشتہ کرنے میں اپ کے ہاتھوں سے ناشتہ کررہا ہوں زرتاش اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے راج کے ہاتھ پکڑتے ہوئے اس کے ہاتھوں کی پشت پر اپنا لب رکھتے ہوئے کہا تو راج نے سکون سے اپنی انکھیں بند کی تھی اتنی محبت کرتا تھا اس کا بیٹا """راج کی انکھوں سے انسو نکلنے لگے جس نے پانچ سال اس سے دور رہ کر وہ سال ضائع کردیے تھے۔۔۔۔۔

ماما یہ منی نہیں ارہی کتنے دن ہوگئے ہیں وہ کدھر ہے میں اس سے ناراض ہوں اسے اپنے ذی کی بالکل بھی یاد نہیں اتی نا پتہ نہیں کہا ہے ذرتاش کو منی کی یاد ارہی تھی تو لبابہ سے منی کے بارے میں پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

ہاں پتہ نہیں ہے زرتاش کافی دن ہوگئے ہیں منی نہیں ائی میں اسے کال کرکے دیکھتی ہوں اس سے پہلے کہ لبابہ اسے کال کرتی راج کے ہاتھوں سے کپ چھوٹ کرنیچے گرا تھا۔۔۔۔۔

کیا کیا ہوا ہے بابا کپ کیوں نیچے گر گیا اپ ٹھیک تو ہے نازرتاش راج کے طرف دیکھ کر کہنے لگا تو راج نے ہاں میں سر ہلایا ہاں بیٹا میں ٹھیک ہوں اتنے میں ذرتاش کے سکول کی بس اگئی کیونکہ منی کی دو سے تین دن طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لیے لبابہ بھی فری نہیں ہوتی تھی تو زرتاش بس سے جانے لگا تھا اور واپسی پر اسے منی یا پھر لبابہ لے ایا کرتی تھی۔۔۔۔۔۔۔

میں چھوڑ ایا کروں گا اپنے بیٹے کو راج نے کہا۔۔۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں ہے میرے بیٹے کی عادتیں بگاڑنے کی کیونکہ تمہارا کام ہے اپنی عادت ڈال کر چھوڑ کر جانے کی تو میں نہیں چاہتی کہ میرے بیٹے کو بھی وہ اذیت ملے جو مجھے ملی تھی۔۔۔۔

لبابہ کے کہنے پر راج نے اپنے لب میچے اب تم لوگوں کو چھوڑ کر کبھی نہیں جاؤں گا میڈم کیوں نہیں سمجھتے ہیں اپ۔۔۔۔

کیونکہ میں سمجھنا نہیں چاہتی ہوں اور ذرتاش تمہیں سمجھ نہیں ایا جاؤ باہر گاڑی کھڑی ہے لبابہ نے ذرا سخت لہجے میں کہا تو زرتاش نے منہ بناتے اٹھ کر اپنا بیگ پکڑا اور باہر جانے لگا تو راج نے زرتاش کا ہاتھ پکڑ لیا چلو اؤ میں تمہیں چھوڑ کر اتا ہوں ایک نظر دونوں کو دیکھ کر وہ زرتاش کو لے کر باہر چلا گیا۔۔۔۔۔

لبابہ یہ انسان یہاں پر کیا کر رہا ہے میں اس کو اپنے گھر میں تھوڑا سا بھی برداشت نہیں کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔

تو بابا میں کون سا ایسے برداشت کر سکتی ہوں لیکن پھر بھی صرف بیٹے کی خاطر یہ یہاں پر رکے گا میرا اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہو گا۔۔۔۔۔

انکل اپ کو میرے سے اتنی نفرت ہو گئی ہے کہ اپ مجھے اس گھر میں برداشت نہیں کر سکتے۔۔۔۔

تم سے مجھے بے انتہا نفرت ہے راج کیونکہ تم وہ انسان ہو جس پر میں نے یقین کیا تھا لیکن تم نے میرا یقین توڑا میری بیٹی کا یقین توڑا میری بیٹی کو توڑ کر تم اسے جھٹکتے ہوئے دھتکارتے ہوئے یہاں سے چلا گئے تھے اور یہ میں ہی جانتا ہوں کہ میں نے اپنی بیٹی کو کیسے سنبھالا تھا ۔۔۔۔۔۔

اکرم کی باتیں سنتے راج نے گہرا سانس بھرا میں جانتا ہوں انکل کہ میں نے بہت غلط کیا تھا لیکن میں ہر اس چیز کا مداوہ کروں گا اپنی غلطی سدھاروں گا اب ایک دفعہ پھر سے میرا یقین کر کے دیکھیں۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

تم پر یقین کرنا اس کا مطلب ہے سانپ کو دوبارہ سے موقع دینا ہے اور یہ میں کبھی نہیں دوں گا اکرم یہ غصے سے کہتے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا جبکہ راج نے لبابہ کی جانب دیکھا۔۔۔۔

میری طرف ایسے مت دیکھو بابا ٹھیک کہہ رہے ہیں میں تمہیں دوبارہ موقع نہیں دے سکتی لبابہ بھی نم لہجے میں کہتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئی کیونکہ اسے پولیس اسٹیشن جانا تھا جبکہ راج اپنے کندھے اچکاتے ہوئے بیٹھ کر ناشتہ کرنے لگا میں جانتا ہوں سب کو منالوں گا اتنی قابلیت تو ہے مجھ میں یہ سوچتے ہوئے وہ ناشتہ کرنے لگا جب کمرے میں لبابہ جا کر تیار ہونے لگی وہ سوچ رہی تھی راج اس کے پیچھے ائے گا لیکن وہ پیچھے ایا ہی نہیں تھا۔۔۔۔۔

یہ کہاں رہ گیا کہیں غصے میں دوبارہ تو نہیں چلا گیا۔۔۔۔۔

ہاں تو چلا جائے مجھے ایسا کوئی فرق نہیں پڑتا بس اپنے بیٹے کی وجہ سے کہہ رہی ہی اس کا خیال جھٹکے لبابہ تیار ہو گئی۔۔۔۔

جب راج کمرے میں ایا میڈم میں اپ کو چھوڑ ہوں۔۔۔۔۔

تم نے جو پانچ سال پہلے مجھے چھوڑا تھانا اتنا بہت ہے ابھی ضرورت نہیں ہے ٹھیک ہے نایہ کہتے ہوئے لبابہ چلی گئی جب کے راج انکھیں پٹپٹاتے ہوئے لبابہ کو جاتے ہوئے دیکھتا رہا پتہ نہیں میڈم کو اتنا غصہ کیوں اتا ہے پہلے تو ایسی نہیں تھی خیر وہ بھی بلیک محل کی جانب چلا گیا کیونکہ امیدا سے بہت یاد ارہی تھی۔۔۔۔۔۔

""""____________

دل کمرے میں ٹہل رہی تھی جب کیف اندر داخل ہوا اسے ٹہلتے دیکھ ہلکا سا مسکرا کر بیڈ پر بیٹھ گیا دل فوراً اس کے پاس جا کر بیٹھی۔۔۔

ہبی جان میں اپ کا ویٹ کر رہی تھی اپ کہاں پر تھے۔۔ کیف کے دونوں ہاتھ پکڑے وہ فکر مند لہجے میں پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

کام تھا بس وہی سرانجام دے رہا تھا۔۔وہ ہمیشہ کی طرح نارمل لہجہ اپنا کر بولا۔۔۔

کام ہو گیا؟ بس اب اس کے کندھے پر سر رکھ کر پوچھ رہی تھی کیف نے ہاں میں سر ہلا دیا تو دل نے اس کے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا۔۔۔

ہبی جان دل نے محبت سے اسے پکار کر اس کے چہرے کا رخ اپنی جانب کیا۔۔ کیف کے دل کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھی۔۔

ہاں بولو!

NOVEL-E-MEHAR

کچھ نہیں دل ایک دم خاموش ہو گئی اور اس کے سینے پر سر رکھ دیا شاید یہ اپنا موبائل پکڑ کر چلانے لگی گیلری کھولی جب سامنے اس کی اور کیف کی ویڈیو ائی تھی۔۔۔۔۔

ہبی جان اپ کو پتہ ہے یہ ہم نے یہاں بیڈ پر بیٹھ کر ویڈیو بنائی تھی دل نے ویڈیو ان کی تو کیف بھی دیکھنے لگا اس ویڈیو میں کیف دل کو بازو کے حسار میں لیے بیٹھا تھا اور دل مسکرا کر اس کی جانب دیکھ رہی تھی دل کا سر کیف کے سینے پر تھا۔۔۔۔۔

ہبی جان اپ کتنے پیارے لگ رہے ہو۔۔دل نے موبائل پر چلتی اس کی تصویریں پر ہاتھ پھیرا تو جیسے کیف کے دل میں ہلچل مچی تھی۔۔۔

اس ویڈیو میں کیف اپنے دل کے رخسار پر لب رکھے رکھ دیا تھا اور اس ویڈیو میں دل شرما رہی تھی دل کا چہرہ لال ہو رہا تھا کیف ویڈیو دیکھ کر اس کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی کتنا بدل گی تھی وہ ویڈیو والی چھوٹی سی لڑکی اب جو اس کے سینے سے لگی تھی ۔۔۔۔۔""

ہبی جان دل نے اس کے دل کے مقام پر ہاتھ رکھ کے اس کی گردن میں چہرہ چھپایا۔۔۔۔۔۔

میں اپ کو بہت مس کرتی تھی روز ویڈیو دیکھنا اور بہت روتی بھی تھی جملہ مکمل کر کے وہ رونے لگی کیف نے اس کے گرد حصار بنایا اور اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرنے لگا۔۔۔۔۔۔""""

رومت! کیف نے اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھامگر اپنے مقابل کر کے اس کی انکھوں میں دیکھا بدلے میں بھی اس کے دور خسار پر ہاتھ رکھے اور اس کی انکھوں میں دیکھنے لگی۔۔۔۔

ائی مس یو۔۔۔۔ کھوئے ہوئے لہجے میں کہتے وہ اس کی ٹھوڑی پر لب رکھ دی جبکہ کیف انکھیں بند کر کے اس کے لمس کو محسوس کرنے لگا اسے اندازہ نہیں تھا وہ یوں اس طرح اس کی تھوڑی پر لب رکھے گی۔۔۔۔

کیف کا دل پسلیاں توڑ کر باہر انے کو بے تاب ہونے لگا اس نے دل کے لبوں کو دیکھا جو خشک ہوئے تھے اس کے خشک ہونٹوں کو دیکھتے ہیں اس نے اپنے لبوں پر زبان پھیری دل نے جب اس کی نظروں کا تعاقب کیا تو انکھیں بند کر لی چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا۔۔۔ دل کی دھڑکن بڑھنے لگی۔۔

کیف نے جب دیکھا وہ انکھیں میچ گئی ہے اور لبوں شرمیلی مسکراہٹ، چھوٹے سے ہونٹ اور دل کے ہونٹ کے پاس وہ چھوٹا سا تل جیسے کیف دیکھ کر ہمیشہ بہک جاتا تھا آج بھی وہ اسے دیکھ کر وہ بے خود ہوتا اس کے لبوں پر جھکا اور شدت دکھانے لگا نہ جانے کیوں اج وہ اپنے اپ پر قابو کھو بیٹھا تھا جذبات حاوی ہوئے ۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

وہ شدت سے اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں لیے محسوس کر رہا تھا جب کہ دل اپنے اپ کو اس کے سپرد کر گئی۔۔ اس کے دل روح کا مالک اس کے وجود پر قابض تھا وہ تو چاہتی تھی وہ اپنے ہبی جان کے ساتھ زندگی گزارے اسی لیے وہ ریلیکس ہو گی تھی ۔۔۔۔""""

کتنی دیر کیف اس پر شدت نچھاور کرتا رہا۔۔ دل کی سانسیں اکھڑتے محسوس کر کے وہ اسے دور ہوا۔۔ وہ گہرے سانس بڑھتی ہے اس کی گردن میں چہرہ چھپا گئی کیف نے اسے خود میں میچا اور بے خود ہوتا پھر سے اس کے رخسار پر لب رکھنے لگا اسے بیڈ پر لٹا کر اس کی گردن پر لب رکھے تو دل کی سسکی نکلی تھی ۔۔۔۔۔""""

ہہ۔۔۔ب۔ ہبی جان۔۔۔۔ دل سسکتے ہوئے بولی جب اچانک اس کی سسکی سنتے کیف کو ہوش آیا ۔۔۔۔""""

ایم سوری اس کے لبوں سے نکلا تھا اور دل لبوں پر مسکراہٹ سجانے کی کوشش کی جب کہ انکھوں میں نمی شامل ہوئی اس کا شوہر اس کے قریب اکر اسے سوری کہہ رہا تھا۔۔۔

ایم سوری مجھے نہیں! دل کے انسو انکھوں سے بہہ کر گود میں گرنے لگے کیف کو یکدم اپنی غلطی کا احساس ہوا۔۔اس کا شوہر تھا اگر اس کے قریب انا اچھا لگ رہا تھا تو سوری کیوں کہا۔۔۔

میرا وہ مطلب نہیں می

میرا وہ مطلب نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا دراصل مجھے اچھا نہیں لگا۔۔۔۔میرے قریب انا۔۔۔؟؟ وہ اس کی بات درمیان میں کاٹتے بول پڑی کیف نے فورا نفی کی۔۔۔

دراصل دل تم چھوٹی بہت ہو اگر میں مزید بہک جاتا تو تمہارے لیے مشکل ہو جاتی اس لیے میں یک دم پیچھے ہوا۔کیف نے سچی بات اسے بتائی تو دل کی انکھوں سے مزید انسو بہے۔۔۔۔۔۔

ہبی جان اگر اپ کو یاد ہو تو 19 سال کی عمر میں لڑکی کی شادی کر دی جاتی ہے اور اتنی بھی چھوٹی نہیں ہوں میں ہر چیز کی سمجھ ہے مجھے۔۔دل نے اس کے کندھے پر زور سے مکا مارا اور اپنے انسو صاف کیے۔۔۔

کس چیز کی سمجھ ہے تمہیں کیف نے اس کا موڈ ٹھیک کرنے کی خاطر بات گھمائی لیکن وہ پوچھنا بھی چاہتا تھا کہ اخر سے کس کس چیز کی سمجھ ہے۔۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

ہر چیز کی اپ کو لگ رہا ہے کہ میں معصوم ہوں مجھے شادی کی سمجھ نہیں ہے میں اب وہ چھوٹی بچی نہیں رہی دل کو سمجھ نہیں ارہا تھا وہ کیا بول رہی ہے جیسے اس نے جملہ مکمل کیا اس کا دل کیا اپنا سر دیوار کے ساتھ دے مارے وہ کیا بول گئی تھی۔۔۔۔۔

اچھا میں وہی پوچھ رہا ہوں تمہیں شادی کے معاملے میں کس کس چیز کی سمجھ ہے۔۔کیف نے اس کا ہاتھ پکڑ کے اپنے پاس کیا دل نے نفی میں سر ہلایا جبکہ چہرہ پسینے سے شرابور ہو چکا تھا وہ اسے کیا بتاتی شرم سے اس کے پسینے چھوٹ رہے تھے۔۔

جو سمجھ ہر لڑکی کو ہوتی ہے۔۔۔

اور ہر لڑکی کو کیا سمجھ ہوتی ہے کیف اس کے پیچھے پڑ گیا تھا وہ اسے اگلوانا چاہتا تھا اس کے چہرے پر ائی بال کان کے پیچھے کیے۔۔۔

یہی کہ شوہر پیار کرتا ہے پھر سے وہ بے دھیانی میں بول گئی اور اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ گئی کیف نے اس کے چہرے سے ہاتھ ہٹا کر اس کے دونوں ہاتھ اپنے ایک ہاتھ میں پکڑے۔۔۔

اور شوہر کیسے پیار کرتا ہے یہ بھی پتہ ہے۔۔اس کے معنی خیز لفظوں پر دل بے ہوش ہونے کے در پر پہنچ گئی وہ اس کے سینے میں چہرہ چپا گئی جب کیف کا چھت پھاڑ قہقہ کمرے میں گونجا تھا۔۔۔

میری بیوی بس عمر میں ہی چھوٹی ہے جبکہ عقل اسے ہر چیز کی ہے۔۔کیف ہنستے ہوئے بولا دل نے کئی مکے اس کے سینے پر مارے اور خود بھی ہنسنے لگی۔۔۔

ہاں تو ٹھیک کہا ہے ابھی اپ نے مجھے پیار کیا نا تو بس وہی۔۔۔۔

اگر تم کہتی ہو دوبارہ پیار کر دیتا ہوں کیف اس کے قریب ہونے لگا جب دل بیڈ کی دوسری جانب جا کر بیٹھ گئی۔۔

ویسے مجھے نہیں پتہ تھا ہی جان اپ اتنے بے شرم ہیں۔۔وہ اسے زبان دکھانے لگی جب کیف بیڈ کے اوپر چڑھ کر دوسری سائیڈ پر گیا اور اسے بازو سے پکڑنے لگا جب دل صوفے پر جا کر بیٹھی۔۔۔

دل کیف ملک کو پکڑنے والا اج تک کوئی پیدا نہیں ہوا۔۔وہ اپنا دوپٹہ درست کرتے ہوئے جب وہ ایک ہی جست میں اس کے پاس پہنچا اسے بازو سے پکڑ کے اپنے قریب کیا۔۔۔

اچھا جی تو میں اپنی بیوی کی یہ غلط فہمی دور کر دیتا ہوں کیف نے اسے بازوں میں اٹھایا اور گول گول گھومنے لگا دل کے ہنسنے کی اواز پورے کمرے میں گونجنے لگی۔۔

کیف کئی لمحوں سے پکڑ کر گھوم رہا جب اس کا خود سر چکرانے لگا اور گرنے والے انداز میں بیٹھا دل اس کی گود میں تھی۔۔۔

۔۔۔۔ ہی جان مجھے چکر ا رہے ہیں دل نے اس کے سینے پر سر رکھا تو کیف پھر سے ہنسنے لگا دل اسے ہنستے دے خود بھی ہنسی نکلی تھی

ایک بات کا جواب دو گی کیف نے اس کا چہرہ پکڑتے کہا تو دل نے اس کی جانب دیکھا۔۔

جی پوچھیں۔۔

بیوی شوہر کو بے شرم کیوں کہتی ہے جب بھی وہ پیار کرتا۔۔کیف اس کی انکھوں میں دیکھ کر پوچھ رہا تھا دل کا چہرہ سرخ ہو گیا۔۔

کیونکہ شوہر کو شرم نہیں اتی نا جب شوہر پیار کرتا ہے بالکل بیوی سرخ ہو جاتی ہے لیکن شوہر سرخ نہیں ہوتا۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

""-----لیکن یہ شرمانے کا کام تو عورت کا ہوتا ہے نا کیف نے دل سے کہا تو دل نے حامی میں سر ہلایا

اس لیے تو شوہر کو بے شرم کہتے ہیں کیونکہ اسے شرم نہیں اتی---دل اسے منہ کھولنے پر مجبور کر گئی--وہ واقعی یہ بہت بولنا شروع ہو گئی تھی--

اگر شوہر شرمانے لگ گئے تو پھر دنیا کی ابادی بڑھ گئی---اس کے لفظ اس قدر معنی خیز تھے کہ دل کا سر چکرانے لگا اسے اندازہ نہیں تھا کیف اس سے اس طرح بے باقی سے بات کرے گا------

اس کے لیے تو کیف اس کا سویٹ سا شوہر تھا--جبکہ اہستہ اہستہ اس کی اصلیت سامنے ا رہی تھی وہ کس قدر سویٹ اور معصوم ہے-----

""اپ بس چہرے سے ہی معصوم لگتے ہیں--کیف نے اس کی بات قہقہہ لگایا------

""---میں واقع میں معصوم ہو ورنہ اب تک تمہارے قریب اچکا ہوتا میں

""-----اسی بات کا تو غرور ہے مجھے ہی جان کے آپ نے ابھی تک اس بات کا فایدہ نہیں اٹھایا

""-----میں چاہتا ہو مجھے اچھی طرح یاد اجائے اور تم میرا اتنا خیال تو رکھ رہی ہو اب میں جلدی ہی ٹھیک بھی ہو جاؤ گا

"""""------انشاللہ ہی جان----""""دل نے پھر سے کیف کے سینے پر سر رکھ دیا

NOVEL-E-MEHAR

Kiaff E DIL

Writer mahi shah

Episode 96 ❤□❤□

گل گھر میں بہت بور ہو رہی تھی اس نے سوچا کہ وہ کیف سے جا کر کہے کہ وہ اسے باہر گھمانے لے جائے لیکن جب وہ اس کے کمرے کے پاس گئی تو اندر دل اور کیف کے قہقہوں کی اوازیں سن کر لب بیچے واپس کمرے میں اگئی------

کیا میں واقعی کیف اور دل کے بیچ میں ارہی ہوں کیا مجھے یہاں سے چلے جانا چاہیے گل سوچتے ہوئے پورے کمرے میں ٹہلنے لگی جب اسے یہ سوچ کر ہی گھٹن محسوس ہونے لگی ہے کہ اس کی شادی اب کیف سے نہیں ہو سکتی اس کا دل کیا ہوا وہ گھر سے باہر نکل جائے وہ بنا کسی کو بتائے سوچے سمجھے باہر نکل گئی اسے تو لاہور کے بارے میں اتنا پتہ بھی نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

وہ پیدل ہی چلتی جا رہی تھی اور خیالوں میں وہ کیف کے بارے میں سوچ رہی تھی کیا واقعی کیف مجھ سے شادی نہیں کرے گا لیکن دل نے بھی تو اچھا نہیں کیا نہ میری شادی والے دن اکر مجھ سے میری محبت چھین لی گل کی انکھوں سے انسو نکلنے لگے اور یہی سوچتی سوچتی کافی دور نکل ائی تھی اسے تو یہ بھی احساس نہ ہوا کہ رات ہونے والی ہے اور وہ کہاں جا رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔

جب ایک جگہ سرک پر وہ ٹریک پر بیٹھ گئی وہ مسلسل سوچتی جا رہی تھی اور رات ہوتی جا رہی تھی اس نے احساس تب ہوا جب ایک بائک پر کچھ لڑکے اس کے پاس اکر کھڑے ہوئے ارے حسینہ ادھر اکیلی کے لیے بیٹھی ہو ہمیں بھی موقع دو ہم تمہیں کمپنی دیں گے وہ بھی بہت اچھی سی ان لڑکوں نے ہوس بھری نظروں سے گل کو دیکھتے ہوئے کہا تو گل نے ڈرتے ہوئے ادھر ادھر دیکھا تب اسے احساس ہوا کہ رات ہو چکی ہے اور وہ وہاں پر اکیلی ہے اس نے سامنے ڈرتے ہوئے ان لڑکوں کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔

نہیں بھائی مجھے ضرورت نہیں اپ لوگ کمپنی کے مجھے یہاں سے جانا ہے اٹھ کر جانے لگی تو بائک سے دو لڑکے اتر کر اس کے سامنے کھڑے ہو گئے جب اتنی حسین لڑکی سامنے کھڑی ہو تو اتنی اسانی سے جانے نہیں دیتے ہم ایک لڑکے نے گل کا ہاتھ پکڑا تو گل نے ڈرتے ہوئے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کی لیکن وہ چھوڑنے کو تیار ہی نہیں تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

ارے حسینہ ڈر کیوں رہی ہو ہمارا ساتھ دو دیکھنا تمہیں بھی مزہ ائے گا ایک لڑکا اسے گلے سے دوپٹہ پکڑ کر اتارنے لگا جب گل نے ہمت کرتے ہوئے اس لڑکے کو تھپڑ مارا اور دوسرے کو دھکہ دیتے ہوئے وہ بھاگی تھی لیکن وہ یہ سمجھ ہی نہیں پائی تھی کہ اس کا گھر کی سائیڈ پہ ہے کیونکہ اسے لاہور کے بارے میں کچھ پتہ بھی نہیں تھا اور نہ ہی اسے اپنے گھر کے بارے میں پتہ تھا جب بھی گھر سے دو سے تین دفعہ نکلی تھی وہ کیف کے ساتھ نکلی تھی لیکن اب وہ گھر کا راستہ بھول چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔

گل نے پیچھے کی جانب دیکھا وہیں لڑکے بائیک پر بیٹھا اب اس کے پیچھے ارہے تھے گل کا دھیان پیچھے تھا جب اگے پڑے پتھر کی وجہ سے اس کو ٹھوکر لگی تو گل دھرم سے نیچے گری تھی ایک چیخ گل کے منہ سے نکلی تھی۔۔۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

دوسری جانب سب کھانا کھانے بیٹھے تو گل کمرے میں نہیں تھی کیف گل کہاں ہے عالم نے گل کو دیکھ کر پوچھا تو کیف نے نفی میں سر ہلایا نہیں انکل مجھے نہیں پتہ شاید کمرے میں ہو گی۔۔۔۔۔

نہیں بیٹا میں اس کا کمرے سے ہو کر ایا ہوں وہ کمرے میں نہیں ہے اس لیے تم سے پوچھ رہا ہوں شاید تمہیں پتہ ہو عالم نے پریشانی سے کیف کو دیکھا اور پھر امنہ کو دیکھا جو کہ عالم کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

پتہ نہیں انکل کہ میں کال کرتا ہوں کیف نے گل کو کال کرنے کی کوشش کی لیکن اس کا نمبر بند جا رہا تھا انکل اس کا تو نمبر بند ا رہا ہے شاید یہی کہیں ہو تھوڑی دیر انتظار کرتے ہیں میں دیکھ لیتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔

جب عالم نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے امنہ کی جانب دیکھا تو امنہ نے مسکراتے ہوئے عالم کی جانب دیکھا عالم کے لبوں پر بھی ۔۔۔۔۔۔ مسکراہٹ ائی

وہ لڑکے اب گل کے سر پر پہنچ چکے تھے تیری اتنی اوقات تو نے میرے دوست کو تھپڑ مارا ایک لڑکے نے اسے بالوں سے پکڑ کر جھنجوڑ کر اوپر کو اٹھایا تھا گل کو اپنے سر میں درد کی ٹیسٹیں اٹھتی ہوئی محسوس ہوئی تمہاری تو میں ایسا حال کروں گا نا کہ تمہاری سات نسلیں بھی یاد رکھیں گی اس سے پہلے کہ وہ لڑکا گل کے ساتھ کوئی بدتمیزی کرتا کسی نے اس لڑکے کا ہاتھ پکڑا تھا گل نے اپنی انکھیں سہتی سے میچی تھی لیکن اپنے ساتھ کچھ ہوتے نہ دیکھ اس نے انکھیں کھول کر دیکھا تو میر نے اس لڑکے کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا میر جو گھر کی جانب ہی جا رہا تھا کچھ لڑکوں کو ایک لڑکے کو تنگ کرتے ہوئے دیکھ وہ جلدی سے ان کی جانب ایا تھا لیکن گل کو دیکھ اسے پاگل لڑکی پر بے حد غصہ ایا جو ادھی رات کو باہر نکل ائی تھی۔۔۔۔۔۔

میر کو پولیس والی وردی میں دیکھ کر لڑکوں کی تو چھکے چھوٹ گئے تھے اور تم لوگوں کی اتنی ہمت کہ ہم لوگ کے رکھوالے ہوتے ہوئے تم لوگ لڑکیوں کو چھیڑو میر نے ان لڑکے کو زوردار تھپڑ مارا کہ وہ زمین پر گرا تھا اور باقی لڑکے بے موٹر سائیکل پر بیٹھتے ہوئے نکلنے لگے جب میر نے ایک اور لڑکے کو اور پکڑا اور اسے لاتوں سے مارنے لگا۔۔۔۔۔۔

گل تو حیرانگی سے میر کا یہ روپ دیکھ رہی تھی جو غصے سے انہیں مار رہا تھا۔۔۔۔

سر معاف کر دے معاف کر دے ائندہ نہیں کریں گے سر معاف کر دے وہ لڑکے ہاتھ جوڑے میر کے سامنے معافی مانگنے لگے اج تو میں تم لوگوں کو معاف کر رہا ہوں آیندہ تم لوگوں کو ایسے حرکت کرتے دیکھا تو جان سے ماردوں گا بھاگو یہاں سے میر نے غصے سے کہا

NOVEL-E-MEHAR

تووہ لڑکے توسو کی سپیڈ سے وہاں سے بھاگے تھے اور غصے سے میر گل کی جانب ایا پاگل ہو تم ہاں پاگل ہی ہو تم مجھے تو پہلے ہی پتہ تھا تم پاگل ہو لیکن اتنی پاگل ہو یہ نہیں پتہ تھا ادھی رات کو تم ان لاہور کے سڑکوں میں گھوم کر کیا کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

وو۔۔ووہ۔و۔۔م۔۔میں۔۔۔گل نے پہلی دفعہ میر کو غصے میں دیکھا تھا اس کے سامنے تو اس کی زبان ہی اٹک رہی تھی پہلے تو وہ سب غصے سے سنا دیتی تھی لیکن اج۔۔۔۔۔

کیا وہ وہ میں میں کر رہی ہوں بتاؤ کیا کر رہی ہو تم۔۔۔۔

میری مرضی میں جو یہاں پر مرضی جاؤ تمیں کیا اور تمہیں کسی نے کہا تھا مجھے بچاؤ اگر مجھے بچا بھی لیا ہے تو اتنا غصہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے مجھ پر ائی سمجھ بھاڑ میں جاؤ تم گل کو گرنے کی وجہ سے پہلے ہی ٹانگ اور بازو پر درد ہو رہی تھی شاید اسے چوٹ لگ گئی تھی اور اوپر سے یہ ڈانٹ رہا تھا گل کو رونا ارہا تھا بلکہ گرے انکھوں میں انسو دیکھ میر کے دل کو کچھ ہوا اس کی انکھوں میں نمی میر کو اتنی خوبصورت لگ رہی تھی کہ یک تک اس کے خوبصورت چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اس میں اب رونے والے تو کوئی بات نہیں ویسے تو ٹر ٹر تمہاری زبان دکھتی نہیں ہے اور ان لڑکوں کے سامنے تم بیگی بلی بنی ہوئی تھی جب اچانک میر کی نظر اس کے بازو پر پڑی جہاں سے خون نکل رہا تھا یہ کیا ہوا ہے تمہارے بازو پر میر نے اس کا بازو پکڑا تو گل نے اپنا بازو چھڑوانے کی کوشش کی لیکن میر نے اس نظروں سے دیکھا تھا گل نے اپنی مزاحمت روک دیتی ہوں۔۔۔۔۔۔

یہ میں جب گری ہوں تو مجھے خوٹ لگ گئی بس اسی لیے گل روتے ہوئے بولی تو میر نے اسے دیکھا جو بے حد معصوم لگ رہی تھی شکل سے تو کتنی معصوم لگ رہی ہے لیکن زبان تو ویسے چلتی جیسے کینچی ہو میر نے دل ہی دل میں سوچا اس کے سامنے نہیں کہنا چاہتا تھا ورنہ وہ پھر سے شروع ہو جاتی۔۔۔۔۔

پہلے تمہیں ہاسپٹل لے کر چلتا ہوں پھر تمہیں گھر چھوڑ دوں گا۔۔۔۔

نہیں مجھے ہاسپٹل نہیں جانا پلیز مجھے گھر چھوڑ دو گل نے منع کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اچھا بتاؤ تمہارا گھر کہاں ہے اور اؤ گاڑی میں بیٹھو میر یہ کہ گاڑی میں چلا گیا تو گل بھی گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی اب بتاؤ تمہارا گھر کہاں ہے۔۔۔۔

گھر۔۔۔۔۔۔گھر مجھے نہیں پتہ وہ کہاں ہے۔۔۔۔۔

کیا مطلب تمہیں گھر کا نہیں پتہ کہ وہ کہاں ہے تم جس گھر میں رہتی ہو تمہیں یہی نہیں پتہ کہ وہ کہاں ہے۔۔۔۔۔۔

ہاں وہ میں کیف کے گھر رہتی ہوں نا تو میں پہلے اسلام اباد میں اتی تھی تو کچھ دن پہلے ہی لاہور میں تو مجھے نہیں پتہ لاہور کے سڑکوں کا یہ لاہور کی جگہوں کا میں تمیں کیسے بتاؤں گل کو بھی غصہ ایا تھا وہ اسے باتیں سناتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اچھا اچھا بس زیادہ غصہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں لبابہ سے پوچھتا ہوں میر نے لبابہ کو کال کی لبابہ جو واش روم گئی ہوئی تھی اور راج کمرے میں ہی تھا لبابہ کے موبائل پر کال اتے تھے اس نے موبائل اٹھا کر دیکھا تو وہاں پر میر کی کال ارہی تھی۔۔۔۔

ایک تو اس لڑکے کو سکون نہیں پتہ نہیں یہ میرے ہاتھوں شاید مرنا چاہتا ہے اس کا نمبر دیکھتے ہیں راج نے غصے سے کہا جب لبابا واش روم سے نکلی تو راج کو اپنے موبائل کی جانب غصے سے گھورتے دیکھو جلدی سے اس کی جانب لپکی اور اس کے ہاتھوں سے موبائل چھین لیا میر کی کال اتے دیکھ کو دیکھا اور پھر کال اٹھالی۔۔۔۔

ہاں میر بولو کیا ہوا اس ٹائم تم نے کال کی خیریت۔۔۔۔۔۔

لبابہ کیا تم مجھے کیف کے گھر کا ایڈریس بتا سکتی ہو۔۔۔۔۔۔

کیف کے گھر کا ڈریس کیوں تمہیں کیوں چاہیے لبابہ نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔۔۔۔

وہ ان کی جو دوست ہیں نا گل وہ راستہ بھٹک گئی ہے اسے اپنے گھر کا پتہ نہیں ہے تو پلیز مجھے بتا دوں میں اسے گھر چھوڑ دوں۔۔۔۔

او اچھا اچھا گل تمہارے ساتھ ہے اچھا ٹھیک ہے پھر بتاتی ہوں لبابہ نے لوکیشن میر کو سینڈ کر دی اور موبائل رکھ دیا راج کو دیکھا جو اسے گھور کر دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

کیا ایسے کیا گھور کر دیکھ رہے ہو کام کی وجہ سے اس نے مجھے کال کی تھی گھورنے کی ضرورت نہیں ہے مجھے۔۔۔۔۔

راج نے لبابہ کی کمر پکڑ کر اسے اپنے کھینچا اور اسے بیڈ پر لٹایا ہو تو اس کے اوپر جھک گیا۔۔۔۔۔۔

لوکیشن اگئی ہے تمیں چھوڑ کر اتا ہوں یہ کہتے گاڑی اس طرف موڑلی اور دس منٹ کے راستے پر ہی کیف کا گھر تھا۔۔۔۔

کیف بھی گل کا انتظار کرتے کرتے تھک گیا تھا وہ اسے ڈھونڈنے کے لیے نکلنے لگا کیونکہ سب لاونج میں ہی بیٹھے تھے کھانا ابھی تک ویسے کا ویسے ہی پڑا تھا کسی نے بھی نہیں کھایا تھا تبھی میر گل کو پکڑے گھر میں داخل ہوا گل کو ایک انجان لڑکے کے ساتھ دیکھ کر عالم حیران بھی اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

گل یہ کون ہے تم کس کے ساتھ ائی ہو عالم نے پوچھا۔۔۔۔۔۔

السلام علیکم انکل السلام علیکم کیف میر نے پہلے عالم کو سلام کیا پھر کیف کو سلام کیا کیف تو میر کو پہچان گیا تھا اس لیے ہاں میں سر ہلایا میر تم گل کے ساتھ کیسے۔۔۔۔۔

کیف کیا تم اس لڑکے کو جانتے ہیں جس کے ساتھ گل ائی ہے۔۔۔۔۔

جی انکل یہ دوست ہی ہے میرا کچھ دن پہلے ہماری ملاقات ہوئی تھی گل کو لڑکھڑاتے دیکھ جلدی سے کیف نے اسے پکڑا اسے کرسی پر بٹھایا جیسے ہی کیف نے گل کو ہاتھ لگایا دل نے اپنے ہاتھوں کے مٹھیاں میچی تھی یہ لڑکی میرے ہاتھوں سے مرے گی۔۔۔۔۔۔

یہ انکل شاید اپ کی بیٹی کو لاہور کے راستوں کا پتہ نہیں ہے تو وہ ایسے ہی پاگلوں کی طرح نکل پڑی تھی اور پھر راستہ بھٹک گئی تو شاید یہ نیند میں تھی تو پتھر سے ٹکرا گئی تو نیچے گر گئی اس لیے یہ چوٹیں ائی ہیں اور پھر میں جانتا تھا گل کو اس لیے میں سے گھر چھوڑنے کے لیے اگیا میر نے ارام سکون سے احترام عالم کو جواب دیا تو عالم کو میر بے حد پسند ایا اس نے ایک نظر کیف کو دیکھا اور پھر میر کو کہ وہ وہ بھی پولیس میں ہیں۔۔۔۔۔

شکریہ بیٹا تمہارا یہ احسان میں کبھی نہیں بھولوں گا عالم نے کہا تو میر نے نفی میں سر ہلایا کیسی باتیں کر رہے ہیں اپ انکل یہ میری دوست کی کی بہن ہے تو میرا فرض بنتا ہے اسے خیریت سے گھر پہنچانا ہے۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

اؤ بیٹا کھانا کھالو۔۔۔۔

نہیں نہیں انکل میں بس کھا کر ایا ہوں ابھی مجھے نکلنا ہے جس طرح میر بات کر رہا تھا عالم کو میر بہت پسند ایا تھا جبکہ وہ اس کے باپ کا سامنے اس کی بے عزتی کرتا جا رہا تھا گل اسے گھور کر دیکھی جا رہی تھی لیکن میر اسے گھوریوں کو اگنور کرتے ہوئے سب کو سلام کرتے ہوئے چلا گیا۔۔۔۔۔

گل تمہیں کس نے کہا تھا کہ ادھی رات کو تم باہر نکل جاؤ اگر کچھ ہو جاتا تو عالم نے ڈانٹا تو گل نے روتے ہوئے اپنے بابا کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔۔

بابا اپ بھی نہیں ڈانٹے نا مجھے درد ہو رہا ہے یہ ٹانگ پر اور بازو پر گل نے اپنا پاؤں دکھایا جہاں پر چوٹ لگی تھی اور پھر بازو بھی دکھایا جہاں پر ہلکی سے چوٹ لگی تھی وہ وہاں سے خون نکل رہا تھا۔۔۔۔۔

دل جاؤ فرسٹ اینڈ باکس لے کر اؤ اسے پٹی کرو میں دل پیر پٹکتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئی اور فاسٹ اینڈ باکس سے لے کر ائی اور کیف کو دیا کیف نے ارام ارام سے گل کو ہاتھوں اور پاؤں پر پٹی کی تو اسے سہارا دے کر وہ کمرے میں چھوڑ کر ایا جبکہ دل یہ سب دیکھتے ہی پیر پٹکتی ناراضگی سے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔

عالم بھی اپنے کمرے میں جانے لگا تو امنہ نے عالم کو پکارا عالم کھانا کھالو تم نے صحیح سے کھانا بھی نہیں کھایا امنہ نے ہچکچاتے ہوئے کہا نا جانے کیوں اتنے سالوں بعد عالم کو دیکھ کر اس کا لہجے میں ہچکچاہٹ اگئی تھی اس کو اس کو ہچکچاتے دیکھ عالم نے مڑ کر امنہ کو دیکھا اگر تم میرا ساتھ ہو کھانا کھانے میں تو میں کھا سکتا ہوں تمہارے ساتھ بیٹھ کے۔۔۔۔۔۔

عالم نے کہا تو امنہ نے مسکراتے ہوئے عالم کو دیکھا اچھا اجاؤ ہم بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں مجھے تو بھوک لگی ہے امنہ نے کہا تو عالم بھی اس کے ساتھ چیئر پر بیٹھ گیا جب اچانک عالم کی نظر امنہ کی کلائی پر گئی اور اسے وہیں کنگن دکھائی دیا جو اتنے سالوں پہلے عالم نے اس سے بچھڑنے سے پہلے اسے پیار کی نشانی دی تھی امنہ پہلے بھی اس کے سامنے اتی تھی لیکن وہ کنگن نہیں دیکھ پایا تھا اس کی اج وہ نشانی دیکھ کر عالم کی انکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔۔۔۔۔۔

امنہ تم نے وہ کنگن ابھی تک پہنا ہوا ہے جو میں نے تمہیں دیا تھا۔۔۔۔۔۔

امنہ نے ایک نظر کنگن کو دیکھا اور پھر عالم کو میں نے تم سے وعدہ کیا تھا عالم کہ میں یہ کنگن ہمیشہ اپنے پاس رکھوں گی کبھی اس نے اسے الگ نہیں کروں گی کیا ہوا اگر میری شادی کسی سے اور سے ہو گئی تھی لیکن کنگن تو میں تمہارے نام کا پہن ہی سکتی تھی نا امنہ کی انکھوں سے انسو نکلنے لگے تو عالم کے دل کو کچھ ہوا تھا عالم کی انکھوں سے بھی انسو نکلے۔۔۔۔۔۔۔

تم کیوں رو رہی ہو امنہ اللہ نے ہمیں سالوں پہلے الگ کیا تھا لیکن سالوں بعد ملا بھی تو دیا ہے نا۔۔۔۔۔

ہاں ملا دیا ہے تم بھی ایک بیٹی کے باپ اور میں بھی ایک بیٹے کی ماں امنہ بھی اپنے انسو صاف کرتے ہیں اپنے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ لاتے ہوئے اس کی پلیٹ پر سالن ڈالنے لگی اور اپنی پلیٹ میں سالن ڈالا۔۔۔۔۔۔

تو کیا ہوا ابھی بھی تم چاہتی ہو تو ہم شادی کر لیتے ہیں عالم نے شرارت بھرے لہجے میں کہا تو امنہ نے گھور کر عالم کی جانب دیکھا شرم کرو عالم تمہاری بیٹی کا پتہ چل گیا نا تو وہ کیا سوچے گی امنہ بھی سر جھٹکتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

تو کیا ہے اگر میں اپنی بیٹی کی شادی کر دوں تو وہ بھی تو اپنے باپ کی شادی کر سکتی ہیں نا اور ویسے بھی ہم ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں۔۔۔۔۔

میں نے کب کہا کہ میں تمہیں پسند کرتی ہوں امنہ بھی ہنستے ہوئے کہنے لگی تو عالم امنہ کو ہنستے دیکھ اس کے دل کو سکون ملا تھا واقعی اسے ہی کہتے ہیں محبت سالوں بعد میں ملی ہو نا تو محبت سچی ہو تو اسے دیکھ کر سکون ہی اتا ہے۔۔۔۔۔۔

تم بھی نہ عالم تم کبھی نہیں بدل سکتے نہ ہی ابھی بدلے ہو کھانا کھاؤ ورنہ بچے بولے ہیں کہ پتہ نہیں کیا باتیں کر رہے ہیں دونوں بڑا بڈھی بیٹھ کر۔۔۔۔۔۔

""""""عالم بھی ہنستے ہوئے کھانا کھانے لگا۔۔۔۔۔۔

""""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ میر کچھ زیادہ ہی نہیں تمیں کال کرنے لگ گیا میڈم اسے کال کرنے سے منع کیا کرو اسے بتا دو کہ اپ کا شوہر جو ہے نا وہ واپس اچکا ہے اس لیے وہ اپ سے دور رہے لبابہ کے چہرے پر ائے بال پیچھے کرتے ہوئے راج بولا تو لبابہ نے اس کا ہاتھ جھٹکا۔۔۔۔۔

تمیں اس سے کوئی تکلیف نہیں ہونی چاہیے راج کہ میرے سے کون بات کرتا ہے کون نہیں اور ویسے بھی میر میرے ساتھ کام کرتا ہے تو ہزار دفعہ کال انی ہوتی ہے تمیں اس سے کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔۔۔

مسئلہ ہوتا ہے مجھے اور ہوتا رہے گا جب جب وہ میر اپ کے پاس ائے گا یہ یہ بات اپنی چھوٹے سے دماغ پہ نہ بٹھالیں اور ویسے بھی میڈم ہمیں نہیں لگتا کہ ہمیں دوسرے کے قریب۔۔۔۔۔۔

بکواس بند کرو اج راج کو پیچھے دھکیلتے ہوئے لبابہ جلدی سے بیڈ سے اٹھی اور غصے سے راج کی جانب دیکھا تم زیادہ پھیل رہے ہو یہ بات مت بھولو کہ تمہیں صرف اپنی بیٹے کی وجہ سے یہاں میں نے رکھا ہے تو دوبارہ سے میرے ساتھ ایسے بدتمیزی کرنے کی کوشش مت کرنا جو تم نے میرے ساتھ کیا تھا میں بھولی نہیں ہوں اور نہ ہی اتنی جلدی تمہیں معاف کر سکتی ہوں۔۔۔۔۔۔

ایک دفعہ مجھے منانے کا موقع تو دیں بہت اچھے طریقے سے بناؤں گا اپ کو راج دوبارہ سے اٹھ کر لبابہ کی جانب گیا اس سے پہلے لبابہ کچھ کہتی زرتاش بھاگتا ہوا راج کے گلے لگا تھا۔۔۔۔۔۔

بابا بابا جب سے اپ ائے ہیں اپ کمرے میں ہی رہتے ہیں میرے ساتھ کھیلتے ہی نہیں چلے ائے نا میرے ساتھ کھیلے نا۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

جی میری جان جیسااپ کاحکم راج نے زرتاش کاسامنا کہاتوزرد تاش کھلکھلا کر ہنساتھالبابہ اپنے پیرپٹکتے ہوئے کمرے سے باہر چلی گئی تو

''''''پیچھے راج اور زرتاش اپس میں کھیلنے لگے۔۔۔۔۔۔

''''''۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

طہام کو کوئی خبر نہیں ائی تھی کہ تمنا کے گھر والے مان گئے ہیں اسے تو تمنا پر غصہ ارہا تھا اس نے موبائل پکڑا اور تمنا کو کہا کہ تمنا جو کھانا کھا کر ابھی کمرے میں ائی تھی اپنے موبائل پر کال اتے سن وہ جلدی سے موبائل ڈھونڈنے لگے لیکن اس نے موبائل میں نہیں رہا تھا

۔۔۔۔۔۔

اور دوسری جانب طہام کو غصہ ارہا تھا کہ تمنا اس کی کال نہیں اٹھا رہی تھوڑی ہی دیر بعد تمنا کے موبائل ملا تو اس نے جلدی سے کال اٹھا کر کان کے ساتھ لگایا۔۔۔۔۔

تم کہاں تھی تمنا کب سے تمہیں میں کال کر رہا ہوں لیکن تم کال نہیں اٹھا رہی لگتا ہے تمہارے گھر انا ہی پڑے گا طہام تو غصے میں بول رہا تھا ۔۔۔۔

نہیں نہیں طہام وہ میں باہر کھانا کھا رہی تھی مجھے کال کا پتہ نہیں چلا تو ابھی کمرے میں ائی ہوں تو کال اٹھائی ہے تمنا نے ڈرتے ہوئے کہا تو طہام کو تھوڑا ریلیکس ہوا اچھا بتاؤ تم نے اپنے گھر میں ابھی تک بات کیوں نہیں کی دیکھو تمنا میں تمہارے بغیر اب نہیں رہ پا رہا ہوں مجھے تو تمہارے ساتھ رہنا ہے تمہیں اپنے ساتھ رکھنا ہے اور تم ہو کے لیٹ کرتی جا رہے ہو۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

۔۔۔۔۔۔۔۔ دیکھو طہام

دیکھ نہیں سکتا سن رہا ہوں اگر کہتی ہو تو تمہارے گھر اجاتا ہوں تمیں دیکھ بھی لیتا ہوں طہام نے شرارت بھرے لہجے میں کہا تو تمنا کو بے حد غصہ ایا اس نے اپنے دانت کچکائے۔۔۔۔۔

دیکھو طہام ابھی فی الحال بات کرنا مشکل ہے ابھی دو دن پہلے تو میں نے اپنی امی ابو کو منع کیا ہے کہ میں نے تم سے شادی نہیں کرنی تو پھر ابھی کیسے۔۔۔۔۔

مجھے یہ نہیں پتہ تمنا کہ تم کیسے مناتی ہو اپنے امی ابو کو کل تک خبر اجانی چاہیے کل مجھے کال کرو گی ٹھیک ہے یا میں تمہیں کال کر لوں گا مجھے خوشخبری ملنی چاہیے کہ تم نے اپنی امی ابو کو بنا لیا ہے تو پھر میں کیف بھائی کو اور دل کو تمہارے گھر دوبارہ بھیجوں گا۔۔۔۔۔

طہام تم اتنے ضدی کیوں ہو جب مجھے پتہ ہے کہ میرے شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔۔۔۔

چلو ٹھیک ہے اگر تم عزت سے شادی نہیں کرنا چاہتے تمہیں اٹھا کے لے اتا ہوں مجھے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

ہاں ہر بات میں تم اٹھانے کی بات کیا کرو۔۔۔۔

تو تم بھی پیار سے مان لیا کرو۔۔۔۔۔

تمنا کا دل کیا اسے بول دے کے بھاڑ میں جاؤ لیکن وہ بول نہیں سکتی تھی ٹھیک ہے میں صبح امی ابو سے بات کروں گی۔۔۔۔

چلو ٹھیک ہے میں انتظار کروں گا ویسے تمنا کال نے بند کرو پھر میرا دل کرتا ہے میں تم سے بہت ساری باتیں کروں لیکن جب تم میرے گھر اؤ گی میری دلہن بن کر تو پھر ہی تم سے باتیں کروں گا۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے ابھی کیا میں سو جاؤں۔۔۔۔

ایک تو جب بھی میں تم سے کوئی بات کرنے لگتا ہوں تمین نیند اجاتی ہے ابھی تو فلحال اپنی نیندیں پوری کر رہا ہوں لیکن شادی کے بعد بالکل بھی تمہیں سونے نہیں دوں گا تمہیں اپنے ساتھ اٹھا کے رکھوں گا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے شادی کے بعد دیکھی جائے گی طہام کی بات سنیں بغیر ہی تمنا نے کال بند کر دی جبکہ طہام موبائل کو گھور رہا تھا یہ ایک دفعہ تو میرے سامنے اجاؤ صبح پھر میں بتاؤں گا میں لیکن پھر تمنا کی باتیں یاد کر کر اس کے لبوں پر مسکراہٹ ائی اور وہ بھی لیٹ گیا۔۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

"""""__________

"""""_______ ضمار کا ماضی

اگلے دن عاطف ٹریننگ پر چلا گیا تھا یہ سوچے بنا کہ اس کی محبت اس سے بچھڑنے والی ہے دوسری جانب امنہ کا بھی نازلی کے گھر انا جانا بند ہو گیا تھا نازلی پریشان تھی کہ امنہ اس کے گھر کیوں نہیں ارہی ہے عالم نے بھی کئی دفعہ امنہ کو کال کرنے کی کوشش کی لیکن اس کا نمبر مسلسل بن جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

عالم نے نازلی سے بھی بات کی لیکن نازلی کو بھی امنہ کے بارے میں کچھ پتہ نہیں تھا اور ایک طرف پروین بھی اپنی بھانجی کی شادی اکرم سے کروانا چاہتی تھے کیونکہ اس کی بھانجی اکرم کو پسند کرتی تھی اس کا نام عائشہ تھا۔۔۔۔۔

لیکن اکرم نازلی کو پسند کرتا تھا ایک دفعہ اکرم اور کبیر کسی کام سے جا رہے تھے تو نازلی بھی اپنی ماں کے ساتھ بازار سے واپس ارہے تھے جب کبیر نے نازلی کو دیکھا۔۔۔۔۔

کبیر یہ وہیں لڑکی ہے نا نیلی انکھوں والی جو میں نے بچپن میں دیکھی تھی تب چھوٹی ہوا کرتی تھی تم نے کہا تھا کہ تمہارے محلے میں ہی یہ لڑکی رہتی ہے اب دیکھو بڑی ہو گئی ہے تو مجھے یہ لڑکی چاہیے کبیر مسلسل نازی کو دیکھتے ہوئے اکرم سے کہہ رہا تھا۔۔۔۔

نازلی کو دیکھ اکرم کو غصہ ارہا تھا جو منہ اٹھائے کہیں بھی چلی جاتی تھی اور اس کی تو اب انگیجمنٹ بھی ہو گئی تھی جو کہ اکرم سے ہضم نہیں ہو رہا تھا اور دوسری کبیر اسے دیکھ کر ہوس بڑی نظروں سے دیکھ رہا تھا اکرم کے دل میں واقع ہی نازلی کے لیے محبت تھی لیکن اسے سمجھ نہیں ارہا تھا کہ نازلی کو حاصل کرنا چاہتا ہے یا پھر اس سے محبت کرتا ہے۔۔۔۔

کبیر چھوڑو نا تمہارے ارد گرد اور بھی بہت ساری لڑکیاں ان کسی کو بھی دیکھ لو۔۔۔۔

نہیں اکرم جو اس لڑکی میں بات ہے ناوہ کسی اور لڑکی میں نہیں ہے جو لگ رہا ہے یا لڑکی اہستہ اہستہ میرا جنون بنتی جائے گی اس کی خوبصورتی کچھ کر کے دکھائے گی کبیر مسلسل نازلی کو دیکھ رہا تھا جو ہنستے مسکراتے اپنی ماں سے باتیں کرتے ہوئے جا رہی تھی اور ان کے پاس سے گزر گئی تھی نا ہی نازلی نے اکرم کو دیکھا تھا نہ ہی کبیر کو لیکن کبیر کی نظریں دور تک نازلی کا پیچھا کرتے رہیں۔۔۔۔۔۔

تم سن رہے ہو نا مجھے یہ لڑکی چاہیے اس سے ہمیشہ میں اپنے پاس رکھوں گا اپنی رکھیل بنا کر نکاح تو میں اس سے کبھی نہیں کروں گا کبیر نے کہا تو اکرم کو غصہ تو بہت ایا لیکن ابھی وہ کچھ اگر کبیر کو کہہ نہیں سکتا تھا اس لیے دونوں ہی چپ چاپ کر کے اڈے پر چلے گئے۔۔۔۔۔۔

دو دن گزر گئے تھے امنہ نازلی کے گھر نہیں گئی تھی نازلی ارادہ کیا کہ وہ امنہ کے گھر جائے گی نازل نے جیسے ہی دروازہ کھٹکھٹایا اکرم نے ۔ دروازہ کھولا اج صفدر اور پروین پروین کی بہن کے گھر گئے تھے رشتہ مانگنے کے لیے اگر اکرم کو بتایا بھی نہیں تھا۔۔۔۔

بھائی وہ امنہ کہاں ہے کتنے دن ہو گئے ہیں وہ گھر میں نہیں ائے نا اسی لیے مجھے پریشانی ہو رہی تھی نازلی اکرم کو دیکھ کر پوچھنے لگی نازلی کو اکرم کی نظریں اپنے اوپر محسوس ہوتی تھی تو اسے بالکل بھی اچھا نہیں لگتا تھا۔۔۔۔

اندر اؤ امنہ اندر ہی ہے اکرم سائیڈ پر ہوا تو نازلی اندر اگئی اس سے پہلے کہ نازلی امنہ کے کمرے میں جاتی اکرم نے نازلی کا ہاتھ پکڑ لیا نازلی نے پھٹی پھٹی انکھوں سے اکرم کو دیکھا جو اس کا ہاتھ پکڑے اسے ہی دیکھ رہا تھا ۔۔۔۔

کیا کر رہے ہیں اپ بھائی ہاتھ چھوڑیں میرا نازلی نے اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا لیکن اکرم نے نہ چھوڑا نازلی کی اواز سنتے امنہ بھی اپنے کمرے سے باہر نکلی لیکن اکرم کو نازلی کا ہاتھ پکڑے دیکھ وہ بھی پتھر کی بنے اکرم کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

نازلی میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جی بھائی بولے لیکن میرا ہاتھ تو چھوڑے نا؟۔۔۔۔۔۔

بھائی۔۔۔بھائی نہیں ہوں میں تمہارا ائی سمجھ بھائی نہیں ہوں میں تمہارا میں تمہیں پسند کرتا ہوں پیار کرتا ہوں تم سے تمہاری یہ خوبصورتی میرے دل میں گھس چکی ہے نازلی اور تمہاری تو منگنی میں ہو چکی ہے نا اس عاطف کے ساتھ تو تم اس شخص کے ساتھ منگنی توڑ دو کیونکہ میں تمہیں پسند کرتا ہوں نازلی میں تمہیں بہت خوش رکھوں گا وہ نازلی کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھے اسے کہنے لگا جبکہ نازلی کے تو ہاتھ پیر کپکپانے لگے تھے امنہ منہ پر ہاتھ رکھے حیرانگی سے اکرم کی جانب دیکھنے لگے جو اس جو اس کی دوست سے اظہار محبت کر رہا تھا۔۔۔۔۔

اکرم بھائی کیسی باتیں کر رہے ہیں اپ چھوڑیں میری منگنی ہو چکی ہے اور جس سے منگنی ہوئی ہے میں اس سے بہت پیار کرتی ہوں اور یہ اپ کے غلط فہمی ہے کہ میں اپ کا پروپوزل ایکسیپٹ کروں گی کبھی نہیں چھوڑیں میرا ہاتھ نازلی نے ہمت کرتے ہوئے اکرم سے اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے امنہ کو دیکھا جو روتے ہوئے نازلی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

اپنے اپ کو ریجیکٹ ہوتے دیکھ اکرم کو بے حد غصہ ایا اس نے غصے سے نازلی کے بالوں سے جکڑ کر اس کا چہرہ اپنے قریب کیا یہ تمہاری غلط فہمی ہے نازلی کہ میں تمہیں کسی اور کا ہونے دوں گا میں نے تمہیں پیار سے پرپوز کیا ہے لیکن تم نے رجیکٹ کر دیا یہ تم نے اچھا نہیں کیا تمہارے شادی ہو کہ جو صرف اور صرف مجھ سے ہی ہو گی ورنہ کسے سے نہیں ہو گی یہ بات یاد رکھنا تم۔۔۔۔۔

چھوڑیں بھائی کیا کر رہے ہیں اپ بہنوں جیسی ہیں وہ اپ کی بہن کی دوست ہے امنہ نے اکرم کو دھکہ دیتے ہوئے کہا تو اکرم نے ایک زوردار تھپڑ امنہ کے چہرے پر مارا تھا خبردار میری باتوں کے بیچ میں تمہاری اواز بے تو سانس کھینچ لوں گا اور تم دونوں ہی اپنے یاروں کے ساتھ جاتی ہو رات کو ملتی ہو سب پتہ چل گیا ہے مجھے اور تمہاری دوست امنہ کوئی میں نے اسے گھر سے نکلنے سے منع کیا تھا اگر اس نے اس گھر سے کہتے ہیں باہر نکالا تو ٹانگیں توڑ دوں گا میں امنہ کو نیچے گرتے دیکھ نازلی کا پورا جسم کپکپانے لگا تھا اس کی نیلی انکھوں میں خوف دیکھ اکرم نے اپنے غصے کو تھوڑا ٹھنڈا کیا۔۔۔۔۔

دیکھو نازلی میری بات سنو۔۔۔۔۔

مجھے مجھے کسی کی بات سے نہیں سننی اکرم کو دھکہ دیتے ہوئے نازلی اس گھر سے بھاگ اپنے گھر گئی تھی جبکہ امنہ نے نفرت سے اپنے بھائی کی جانب دیکھا تھا اپ کو تو اپنے بھائی کہتے ہوئے بھی شرم ارہی ہے مجھے نفرت ہے مجھے نفرت ہے اپ سے مجھے یہ کہتے ہوئے امنہ بھی اپنے کمرے میں بھاگی تو اکرم اپنے بال جکڑتے ہوئے ادھر ادھر چکر لگا نہیں نہیں مجھے کسی کی نفرت سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن نازلی کو میں کسی اور کا نہیں ہونے دوں گا اگر وہ میری نہیں ہوئی تو کسی کی نہیں ہونے دوں گا جو بھی ضد ہے میری اکرم وہاں کرسی کو ٹھوکر مارتا ہوا گھر سے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

امنہ اپنے کمرے میں جاتے ہوئے زور زور سے رونے لگے کیونکہ اج وہ اپنی ہی دوست کے سامنے شرمندہ ہو گئی تھی دوسری جانب نازلی بھی کپکپاتے گھر میں داخل ہوئی اس نے شکر کیا تھا کہ اس کی امی گھر پر نہیں ہے ساتھ ہر ہمسایہ گھر گئی ہیں نازلی اپنے اپ کو کمرے میں بند کرتے ہوئے زور زور سے رونے لگی وہ تو سوچ بھی نہیں سکتی تھی جسے وہ اپنے بھائی کی نظروں سے دیکھتی تھی وہ اس کے ساتھ اج ایسا کچھ کر دے گا۔۔۔۔۔

وہ بھی اپنی امی کو نہیں بتانا چاہتی تھی تاکہ وہ امنہ کے گھر میں اس کا جانا نہ بند کریں نہ ہی امنہ کا اس سے ملنے اس نے تو پکا ارادہ کر لیا تھا کہ وہ امنہ کے گھر کبھی نہیں جائے گی لیکن اسے ڈر تھا کہ کہیں اکرم امنہ میں کچھ کر نہ دیں۔۔۔۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

دوسری جانب امنہ عالم بھی بے حد پریشان تھا کہ امنہ اس سے کیوں بات نہیں کر رہی ہے وہ نازلی سے بھی ملنا چاہتا تھا لیکن نازلی بھی نہیں مل رہی تھی اور رات کو پروین اور صفدر گھر میں داخل ہوئے تھے پروین تو بے حد خوش تھی کیونکہ اس کی بہن نے اس کے بھتیجی عائشہ کا رشتہ اکرم کے لیے دے دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اکرم رات کو گھر واپس ایا تو پروین نے اکرم سے بات کی اور یہ بات سنتے اکرم ہتھ سے ہی اکھڑ گیا تھا میں نے اپ کو نہیں کہا تھا کہ میرا رشتہ عائشہ سے کریں مجھے عائشہ بالکل بھی پسند نہیں ہے ۔۔۔۔۔۔

یہ کیسی باتیں کر رہے ہو اکرم کہ تمہیں عائشہ پسند نہیں ہے اگر کوئی اور پسند ہے تو مجھے بتا دو پروین کو تو غصہ ہی اگیا تھا وہ اپنی بہن کے سامنے بالکل بھی شرمندہ نہیں ہونا چاہتی تھی اس نے اپنی بھتیجی عائشہ بہت پسند تھی کیونکہ کی بہن ایک امیر گھر میں بیاہی گئی تھی اور عائشہ اس کی اکلوتی بیٹی تھی اور وہ چاہتی تھی کہ عائشہ ساری جائیداد اس کے گھر لے کرائے۔۔۔۔۔۔

مجھے کوئی بھی پسند نہیں اور میں عائشہ سے بالکل بھی شادی نہیں کروں گا یہ بات یاد رکھیے گا اکرم یہ بات کہتے ہوئے غصے سے اپنے کمرے میں چلا گیا تو پروین نے صفدر کی جانب دیکھا صفدر اپ ہی سے سمجھائیں۔۔۔۔۔

صبر کرو سمجھاؤں گا میں جاؤ کھانا لے کر مجھے بھوک لگی ہے صفدر نے کہا تو پھر پروین کھانا لینے کے لیے چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عالم نے نازلی سے مل کر امنہ کے بارے میں پوچھا تو نازلی نے بتا دیا کہ اکرم کو تمہارے اور امنہ کے بارے میں پتہ چل چکا ہے اسی لیے اکرم بھائی نے امنہ کو گھر میں قید کر لیا ہے عالم کو تو بے حد غصہ ایا لیکن اس نے صبر و تحمل سے کام لیا اس نے اپنے گھر میں بات کی اور اپنی ماں کو لے کر عالم کے گھر چلا گیا تاکہ وہ امنہ کا رشتہ مانگ سکیں۔۔۔۔۔۔۔

عالم نے دروازہ کھٹکھٹایا تو صفدر نے دروازہ کھولا سامنے ایک نوجوان لڑکے اور ایک عورت کو دیکھ کر صفدر حیران ہوا لیکن اندر انے کی اجازت دی عالم اور اس کی ماں اندر تو پروین بھی دونوں کو دیکھ کر حیران ہوئی صفدر نے انہیں لانچ میں بٹھایا۔۔۔۔۔۔

جی اپ لوگ کون ہیں صفدر نے پوچھا تو عالم نے گہرا سانس بھرا۔۔۔۔

جی بھائی صاحب یہ میرا بیٹا ہے اور میں اپنے بیٹے کا رشتہ اپ کی بیٹی امنہ کے لیے لے کر ائی ہوں عالم کی ماں نے ہمت کرتے ہوئے کہا کیونکہ صفدر کا چہرہ ہی ایسا تھا کہ دیکھ کر ہی ڈر لگ رہا تھا کہ وہ کچھ کر ہی نہ دے امنہ نے اپنے کمرے میں اور اس کی ماں کی اواز سنی تو جلدی سے باہر ائی اکرم بھی اپنے کمرے سے باہر ایا تو عالم کو دیکھ کر تو اس کا پارہ ہائی ہو گیا تھا اس نے اتے ہی عالم کا گریبان پکڑتے اسے جھنجھوڑا۔۔۔۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے گھر میں انے کی وہ بھی میری بہن کا رشتہ مانگنا۔۔۔۔۔

اکرم بھائی ہم ارام سے بھی بات کر سکتے ہیں عالم نے تحمل سے اپنا گریبان چھڑواتے ہوئے کہا تو اکرم نے ایک زوردار مکہ عالم کے چہرے پر مارا ایک تو میری بہن کے ساتھ محبتیں کرتے ہو اس کے ساتھ چوری چوری چھپے چھپے ملتے ہم اور اب تم کہہ رہے ہو کہ میں تحمل سے بات کروں تم جیسے لڑکے کو تو مار ہی دینا چاہیے اکرم درپہ در عالم کو تھپڑ مکے مارتا جا رہا تھا جبکہ عالم کی ماں اپنے بیٹے کو چھڑوانا چاہ رہے تھے۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ اکرم عالم کو اور مارتا امنہ اکرم اور عالم کے بیچ میں ائی تھی بھائی چھوڑ دیں پلیز بھائی عالم کو چھوڑ دیں امنہ ہاتھ جوڑتے ہوئے اپنے بھائی کے سامنے عالم کی جان بچانے لگی۔۔۔۔۔۔

امنہ کو اپنے اگے اتے دیکھ اکرم کو بے حد غصہ آیا صفدر کو بھی بے حد غصہ آیا پروین نے تو اگے بھر کر امنہ کے بالوں سے پکڑ کر اسے سائیڈ پر کیا تھا بغیرت لڑکی ایک تو لڑکوں کو ملتی ہے اور محبتیں کرتی ہے اور اوپر سے بھائی اسے مار رہا ہے اور اسے بچانے کے لیے اگئی ہو اگر تم اندر نہ گئی تو بھی کہ ابھی عالم کو ماردوں گا اکرم نے غصے سے کہا تو امنہ کے ہاتھ کپکپانے لگے تھے عالم بھی اپنی نم انکھوں سے امنہ کو دیکھنے لگا جس کے چہرے پر تھپڑوں کے نشان تھے امنہ عالم کی زندگی کے لیے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔۔

اور تم لڑکے سنو خبردار ائندہ اس گھر کی طرف تم نے انکھ بھی اٹھا کر دیکھا تو جان لے لوں گا تمہاری اور انٹی اپ اپنے بیٹے کو لے جائیں اس سے پہلے کہ یہ میرے ہاتھوں قتل ہو جائیں اکرم غصے سے بھرے ہوئے عالم کی ماں کہا تو عالم کی ماں نے اکرم کو پکڑا۔۔۔۔۔

پلیز اپ لوگ مجھے میری محبت دے دیں عالم امنہ کے لیے گڑگڑانے کو تیار تھا لیکن عالم دوبارہ سے مارتا کہ عالم کی ماں اگے ائی تھی نہیں نہیں بیٹا پلیز میری بیٹے کو چھوڑ دو ہم دوبارہ اس گھر میں کبھی نہیں ائیں گے عالم کی ماں نے عالم کا پکڑا اور گھر کے باہر لے گی اامنہ کی محبت اج یہاں پر ہار چکی تھی صرف اور صرف اس کے بھائی کی وجہ سے اور اج اسے صحیح معنوں میں اپنے بھائی سے نفرت محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔"""""

"""""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NOVEL-E-MEHAR

NOVEL-E-MEHAR

NOVEL-E-MEHAR

NOVEL-E-MEHAR

NOVEL-E-MEHAR

NOVEL-E-MEHAR

NOVEL-E-MEHAR

NOVEL-E-MEHAR

NOVEL-E-MEHAR

NOVEL-E-MEHAR

NOVEL-E-MEHAR